بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خانزادی نے یہ ناول (تیر جا تجھے معاف کیا) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین(New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔اس ناول (جا تجھے معاف کیا) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین(New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے،ڈائجسٹ، سوشل میڈیا،ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ:نیو ایرا میگزین

****

زرتشہ تم ہمیں بھول ہی جاتی ہو اپنے گھر جا کر۔۔۔۔۔،

اب ہم تمہیں جلدی نہیں جانے دیں گی ہمارا دل نہیں لگتا تمہارے بغیر۔۔۔

نیلم منہ بناتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

ہاں سہی کہا!

عافیہ نے بھی اس کا ساتھ دیا۔

اب ہم اسے کہی نہیں جانے دیں گے یہ گھر کیا چلی جاتی ہے۔

ہمیں بھول ہی جاتی ہے ہم دونوں ناراض ہیں تم سے۔۔۔

نیلم اور عافیہ منہ بناتے ہوئے بولیں۔

زرتشہ آج ہی واپس آئی تھی یونیورسٹی کینٹین میں بیٹھی سب دوستیں گپیں لگا رہی تھیں۔

گپیں کم شکوے زیادہ چل رہے تھے نیلم اور عافیہ کی زرتشہ کے علاوہ کوئی دوست نہیں تھی۔

کیا کروں یار جانا تو پڑتا ہے ناں بھائیوں کے علاوہ اور ہے ہی کون میرا وہاں۔

تم دونوں جانتی ہو بھابیوں کے رویوں کو۔۔۔

ان کا بس چلے تو ایک منٹ نہ رہنے دیں مجھے وہاں۔

ان کے رویوں کے باوجود بھی میں وہاں جاتی ہوں اپنے بھائیوں سے تعلق ختم نہیں کر سکتی میں۔

بابا جان کے بعد اب بھائی ہی میرا سب کچھ ہیں!

زرتشہ کی آنکھیں بھیگنے لگیں۔

New Era Magazine

اچھا اچھا بی بی جب دل چاہے چلی جایا کرو بس جلدی واپس آ جایا کرو۔

چل چھوڑ یار تو چپ ہو جا۔۔۔

نیلم زرتشہ کو چپ کرواتے ہوئے بولی۔

ہاں زرتشہ تم دکھی مت ہوا کرو پلیز۔۔۔ چلو جلدی سے اپنا لنچ ختم کرو۔

کلاس کا ٹائم ہونے والا ہے۔

عافیہ ٹائم دیکھتے ہوئے بولی۔

تینوں لنچ کر کے جلدی سے کلاس روم کی طرف بڑھیں۔

زرتشہ اپنا بیگ سنبھالتے ہوئے تیز تیز چلتی جا رہی تھی کہ اچانک اس کا پاؤں کسی چیز کے ساتھ ٹکرایا۔

اس کے ہاتھ میں جوس والا گلاس سامنے کرسی پر ٹانگ پر ٹانگ جمائے فون میں مصروف سٹوڈنٹ پر پڑا۔

عافیہ اور نیلم کے ہاتھ پیر کانپنے لگے۔

آئی ایم سوری!

زرتشہ شرمندہ ہوتے ہوئے بولی۔

سامنے والے کے فون پر جوس گر چکا تھا اور وہ بس ضبط سے لب بھینچے زرتشہ کو گھور رہا تھا۔

"میرا کوئی قصور نہیں ہے اس میں دراصل راستے میں یہ پتھر تھا۔

میرا پاؤں ٹکرا گیا۔

New Era Magazine

زرتشہ شرمندہ سی نظریں جھکائے بول رہی تھی۔

ہاں۔۔۔اس کی کوئی غلطی نہی ہے

غلطی سے ہو گیا اس سے آپ پلیز زرتشہ کو معاف کر دیں۔

عافیہ اور نیلم تیزی سے زرتشہ کے سامنے آگئیں۔اس کے حق میں بولنے لگیں۔

اس نے ہاتھ کے اشارے سے ان کو یہاں سے جانے کو کہا اور اپنا فون ٹشو سے صاف کرنے لگا۔

زرتشہ نے حیرانگی سے اس کی اس حرکت کو نوٹ کیا اور پھر عافیہ اور نیلم کو گھورا۔

وہ دونوں اسے وہاں سے بازو سے کھینچتے ہوئے لے جا رہی تھیں۔

زرتشہ ان سے اپنے بازو چھڑاتے ہوئے تیزی سے اس گھمنڈی شخص کی طرف بڑھی۔

اے مسٹر!

زرتشہ نے اس کے سامنے چٹکی بجائی۔

اس کا فون صاف کرتا ٹشو والا ہاتھ رُکا اور وہ حیرانگی سے زرتشہ کی طرف دیکھنے لگا۔

"کیا سمجھتے ہو تم اپنے آپ کو؟

کیا تمہاری نظر میں عورت کی کوئی عزت نہیں ہے جو بنا بولے ہاتھ کے اشارے سے ہمیں یہاں سے جانے کے لیے کہہ رہے ہو۔۔۔

میری غلطی نہیں تھی پھر بھی میں نے معافی مانگی۔

مگر تمہارے تو مزاج ہی نہی مل رہے۔۔۔

کینٹین میں موجود سارے سٹوڈنٹس زرتشہ کو دیکھنے لگے۔

کیا ہو جاتا اگر منہ سے دو الفاظ بول دیتے تم؟

مگر نہیں ایسا کرنے سے آپ کی شان میں فرق پڑ جانا تھا ناں۔۔۔

زرتشہ چلو یہاں سے!

عافیہ اور نیلم اسے وہاں سے لے کر جانے کی ناکام کوشش کر رہی تھیں۔

مگر زرتشہ ان کی کوئی بات سُن ہی نہیں رہی تھی۔

وہ بہت غصے میں تھی۔

"آج کے بعد کسی بھی لڑکی کے ساتھ ایسا رویہ اختیار مت کرنا"

زرتشہ اسے انگلی دکھاتے ہوئے وارن کر رہی تھی۔

وہ بس حیران نظروں سے زرتشہ کو بولتے ہوئے سُن رہا تھا۔

اس کے دوست بھی حیران تھے کہ وہ کچھ بول کیوں نہیں رہا۔

زرتشہ اسے وارن کرتے ہوئے وہاں سے چل پڑی اور وہ حیران پریشان سا اسے جاتے دیکھتا رہ گیا۔

کلاس سے وہ تینوں لیٹ ہو چکی تھیں۔

کلاس لگ چکی تھی اور اب ان کی کلاس لگنے والی تھی۔

لیٹ آنے پر تینوں کو کلاس میں داخل ہی نہیں ہونے دیا گیا۔

وہ تینوں کلاس سے باہر خاموش کھڑی تھیں۔

کیا زرتشہ۔۔۔دیکھو نا ہماری کلاس مِس ہو گئی۔۔۔عافیہ نے بات شروع کی۔

سہی کہا۔۔نا یہ زرتشہ وقت ضائع کرتی نا یہ سب ہوتا۔۔۔نیلم نے بھی عافیہ کا ساتھ دیا۔

زرتشہ نے دونوں کو گھوری سے نوازا۔

تم دونوں بہت بری ہو میرا ساتھ دینے کی بجائے مجھے وہاں سے چپ چاپ کھسکانا چاہتی تھیں تم دونوں۔

ہاں تو اور کیا کرتی ہم؟

اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے۔۔۔

تم جانتی نہیں اسے کون ہے وہ!

اگر جان جاتی تو کبھی اس کے سامنے بولنے کی ہمت نہی کرتی۔

ڈان ہے وہ یونیورسٹی کا!

یونیورسٹی کے پہلے ہی دن اس کی دہشت دیکھ چکی ہیں ہم دونوں۔

تم ایک ہفتے بعد آئی تھی نا اسی لیے تم نہیں جانتی اس کے بارے میں۔

جب سے تم آئی تب سے وہ غیر حاضر تھا آج نظر آیا ہے ہمیں۔

سینئیر ہے وہ ہم سے اور سٹوڈنٹس کی ریگنگ وغیرہ کرنا اس کے شوق ہیں۔

اور حیرانگی تو اس بات کی ہے کہ کوئی بھی اس کے خلاف آواز نہیں اٹھاتا۔

کیونکہ اس کے خلاف آواز اٹھانے والے کو وہ یونیورسٹی سے ہی آوٹ کر دیتا ہے۔

اسی لیے ہم تمہیں بولنے سے منع کر رہی تھیں۔

دونوں باری باری بول رہی تھیں۔

ہم کسی قسم کی مصیبت میں نہیں پڑنا چاہتیں اور نا ہی تمہیں مصیبت میں پڑتے ہوئے دیکھ سکتی ہیں۔

تم نے جو اس کے ساتھ کیا ہے دیکھنا اب وہ اتنی آسانی سے تمہارا پیچھا نہیں چھوڑے گا۔

پتہ نہیں کیا کرے گا اب ہمارے ساتھ !

عافیہ اور نیلم دونوں پریشانی سے بول رہی تھیں۔

زرتشہ نے افسوس سے دونوں کو دیکھا۔

میں نہیں جانتی تھی کہ میری فرینڈز اتنی ڈرپوک ہیں۔

کچھ نہیں بگاڑ سکتا وہ ہمارا تم دونوں فضول میں ڈر رہی ہو۔

وہ ایک معمولی انسان ہے ہماری طرح۔۔۔

میں ہوں تم دونوں کے ساتھ۔

میرے ہوتے ہوئے تم دونوں کو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

وہ مجھے بھی نہیں جانتا ابھی۔۔۔

"زرتشہ خان سے پالا پڑا ہے اس کا یاد رکھے گا"

کون تھی یہ لڑکی؟

زرتشہ کے جاتے ہی وہ اپنے دوستوں پر پھٹ پڑا۔

زرتشہ نام ہے شاید اس کا!

نوید کچھ سوچتے ہوئے بولا

شاید نہیں۔۔۔مجھے سارا بائیو ڈیٹا چاہیے اس لڑکی کا۔

اُس کی ہمت کیسے ہوئی مجھ سے ایسے بات کرنے کی۔

غصے سے فون ٹیبل پر پھینکتے ہوئے وہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بول رہی تھی وہ"

آج تک کسی کی ہمت نہیں ہوئی یونیورسٹی میں مجھ سے ایسے بات کرنے کی۔

وہ مجھ سے ڈری بھی نہیں!

اور پہلے کبھی دیکھا نہیں میں نے اس کو آج ہی دیکھا ہے یونیورسٹی میں۔

شاید مجھے جانتی نہیں وہ ابھی اسی لیے اتنی ہمت ہوئی اس کی۔

اس کے سامنے تو کچھ بولے نہیں تم!

اب ہم پر غصہ نکال رہے ہو۔

فیصل نے بھی جواب دینا ضروری سمجھا۔

تم نے شاید سنا نہیں!

اس کی فرینڈ زاسے زرتشہ کہہ کر بلا رہی تھیں۔

"تم چپ رہو۔۔۔میں بس حیران تھا اس کی جرات پر وہ غصے سے دانت پیستے ہوئے بولا۔

اچھا خیر چھوڑو تم یہ جوس پی لو ہم سب پتہ کروالیں گے اس کے بارے میں۔

نوید نے اس کے سامنے جوس کا گلاس رکھا۔

نہیں۔۔۔مجھے نہیں چاہیے!

مجھے بدلہ لینا ہے اس لڑکی سے۔۔۔۔

واٹ؟؟؟

نوید چلایا

کیا کہا تم نے بدلہ لو گے؟

وہ بھی ایک لڑکی سے!

نوید نے افسوس سے اس اکڑو شخص کی طرف دیکھا۔

ہاں ٹھیک سُنا تم نے!

میں اس لڑکی سے بدلہ لوں گا۔

جب تک اس کو جواب نہ دے لوں میں مجھے چین نہیں آنے والا۔

آج اس نے ہمت کی ہے دیکھتے ہی دیکھتے دوسرے سٹوڈنس بھی آواز اٹھانے لگیں گے میرے سامنے۔

آج اگر اس کو جواب نہیں دیا تو بہت مشکل ہو جائے گی میرے لیے۔

تم دونوں میری مدد کرو گے یا نہیں؟

بھنوئیں اُچکاتے ہوئے سوال پوچھا گیا۔

New Era Magazine

ظاہری سی بات ہے یار ہم دوست ہیں تمہارے ساتھ دیں گے تمہارا۔۔۔

اس سے پہلے کہ نوید کچھ بولتا فیصل نے اسے کہنی ماری اور چُپ رہنے کا اشارہ کیا۔

ہاں بھئی سہی کہا اب دوست ہیں تو ساتھ تو دینا ہی پڑے گا ہر اچھے برے کام میں۔

نوید زیرِ لب بولا۔

تو جاو پھر لگ جاو کام پے!

انداز حکم دینے والا تھا۔

وہ دونوں اٹھ کر وہاں سے چل پڑے۔

وہ اپنے فون کو اٹھاتے ہوئے ٹشو سے صاف کرنے لگا۔

اگر میرا فون خراب ہوا تو جان لے لوں گا میں اُس لڑکی کی۔

تھوڑی دیر بعد نوید اور فیصل واپس آئے۔

بی ایس سی کی سٹوڈنٹ ہے۔۔۔

زرتشہ خان نام ہے اس کا۔۔۔

کہاں سے آئی ہے یہ ابھی نہیں پتہ چل سکا۔

ہاسٹل میں رہتی ہے اپنی فرینڈز کے ساتھ۔۔۔

وہی جو دو لڑکیاں اس کے ساتھ تھیں ان کے ساتھ۔

کیونکہ ان دو لڑکیوں کے سوا کسی سے دوستی نہیں ہے اس کی تو بس اتنی ہی معلومات مل سکی ہیں۔

New Era Magazine

دونوں جلدی جلدی سب بول گئے۔

ٹھیک ہے اتنا ہی کافی ہے!

چلو میرے ساتھ۔۔۔

وہ تینوں اٹھ کر کینٹین سے باہر نکل گئے۔

وہ کلاس روم کی طرف بڑھ ہی رہے تھے کہ اچانک ان کی نظر سامنے سے آرہی زرتشہ پر پڑی۔

عافیہ اور نیلم اس کے ساتھ نہیں تھیں۔

زرتشہ نے اسے اپنی طرف دیکھ کر رکتے ہوئے دیکھ لیا۔

وہ دوسرے راستے کی طرف بڑھ گئی۔

اس نے دور سے ہی زرتشہ کو راستہ بدلتے دیکھ غصے سے آنکھیں سکوڑیں۔

تم دونوں جاو کلاس میں آتا ہوں میں نوید اور فیصل سے کہتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر کندھے اچکاتے ہوئے کلاس کی طرف بڑھ گئے۔

زرتشہ نے ابھی سیڑھیاں اترنے کے لیے قدم بڑھایا ہی تھا کہ وہ سامنے کھڑا تھا۔

زرتشہ ڈر کر پیچھے ہٹی

کوئی اور سٹوڈنٹ بھی نظر نہیں آرہا تھا اسے وہاں۔

زرتشہ نے ارد گرد نظر دوڑائی کوئی بھی نہیں تھا ان دونوں کے سوا۔

زرتشہ کو اپنے راستہ بدلنے کے فیصلے پر بہت افسوس ہوا۔

زرتشہ نے جیسے ہی قدم آگے بڑھائے وہ سامنے آکھڑا ہوا۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے؟

زرتشہ پیچھے ہٹتے ہوئے بولی۔

مجھے بات کرنی تھی آپ سے!

زرتشہ نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔

سیڑھیوں کے ساتھ بنی دیوار سے ٹیک لگائے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے نظریں جھکائے بولا۔

"اوہ۔۔۔آپ بولتے بھی ہیں؟

میں تو سمجھی تھی تم گونگے ہو۔

زرتشہ کی بات پر اس نے غصے سے اس کی طرف دیکھا۔

انگلی اٹھا کر کچھ بولنے ہی لگا تھا کہ رُک گیا۔

اس کے لیے ضبط کرنا بہت مشکل تھا۔

مگر پھر اپنا پلان سوچتے ہوئے اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

آئی ایم سوری!

زرتشہ کی طرف دلفریب مسکراہٹ اچھالتے ہوئے بولا۔

زرتشہ حیران و پریشان اسے دیکھنے لگی اس کا بدلتا رویہ زرتشہ کو حیرت میں ڈال گیا۔

"میں اپنے رویے پر شرمندہ ہوں۔

مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔

دراصل میں اپنے فون کی وجہ سے پریشان ہو گیا تھا۔

پریشانی میں ایسا کر دیا آئیندہ دھیان رکھوں گا میں۔

اگر کوئی پرابلم ہو تو بلا جھجک مجھ سے شئیر کر سکتی ہیں۔

مائی سیلف سمیر!

اس نے زرتشہ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

زرتشہ کسی خواب سی کیفیت میں اسے بولتے ہوئے سُن رہی تھی۔

اتنا اکڑو شخص اچانک اتنا نرم دل کیسے ہو گیا۔

سوری۔۔۔میں لڑکوں سے دوستی نہیں کرتی۔

زرتشہ راستہ بناتے ہوئے بس اتنا بول کر تیزی سے سیڑھیاں اتر گئی۔

سمیر نے ضبط سے اپنے آگے بڑھے ہاتھ کو دیکھا۔

زرتشہ جا چکی تھی۔

اتنی بے عزتی آج تک کسی نے نہیں کی میری

اس کا انجام تمہیں بھگتنا پڑے گا!

مس زرتشہ خان۔۔ایک ایک لفظ غصے سے چباتے ہوئے بولا۔

سمیر نے غصے سے مٹھی بند کر لی اور وہاں سے چل پڑا۔

پھر اس نے زرتشہ کے سامنے اچھا بننے کی ایکٹنگ شروع کر دی۔

نوید اور فیصل کو اسی کام پر لگا دیا اس نے جیسے ہی زرتشہ کو دیکھتے وہ لوگ سمیر کو بتا دیتے کہ وہ اسی طرف آرہی ہے۔

سمیر کسی نا کسی سٹوڈنٹ کو گھور کر اپنے ساتھ بٹھالیتا۔

کبھی کسی کی مدد کر رہا ہوتا تو کبھی کسی کی۔۔۔شروع شروع میں تو زرتشہ اگنور کرتی رہی۔

مگر پھر جلدی ہی اسے احساس ہونے لگا کہ سمیر اتنا برا لڑکا بھی نہیں ہے جتنا میں نے سمجھا تھا۔

ایک دن زرتشہ نے خود اس کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔

مگر وہ اگنور کرتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

بھاڑ میں جاو تم!

زرتشہ پیر پٹختے ہوئے وہاں سے چل پڑی۔

سمیر کے ہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

کچھ دن بعد زرتشہ نیلم اور عافیہ کے ساتھ باتیں کرتی ہوئی کینٹین سے باہر نکل کر پارک کی طرف بڑھ رہی تھی کہ اچانک سمیر اپنے دوستوں کے ساتھ اس کے سامنے آرکا۔

عافیہ اور نیلم کی تو حالت خراب ہونے لگی۔۔۔زرتشہ چلو یہاں سے ان دونوں نے زرتشہ کو وہاں سے ہٹانے کی کوشش کی۔

مگر زرتشہ اپنی جگہ سے نہیں ہلی۔

اچانک سمیر زرتشہ کے سامنے گھٹنوں کے بل جھک گیا۔

زرتشہ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

نیلم اور عافیہ کا بھی یہی حال تھا۔

زرتشہ ڈر کر تھوڑا پیچھے ہٹی مگر عافیہ اور نیلم نے اسے روک دیا۔

New Era Magazine

دیکھتے ہی دیکھتے سارے سٹوڈنس ان کے ارد گرد دائرہ بنا کر جمع ہونے لگے۔

گھنی لمبی مونچھیں 'ہلکی سی شیو'۔

'کان میں بالی۔

لمبے کندھوں تک آتے براون شیڈ ڈائی کیے بال۔

اونچا قد۔

کالی شلوار قمیض پہنے 'ہاتھ میں گلاب کا پھول تھامے 'وہ ایک وجیہہ مرد لگ رہا تھا۔

وہ پوری یونیورسٹی پر چھایا ہوا تھا۔

گھنٹوں کے بل بیٹھا اپنے دل کی بات کہنے لگا ہے وہ آج۔

سارے سٹوڈنٹس ان کے ارد گرد دائرہ بنائے دم سادھے یہ منظر دیکھنے لگے۔

سب لڑکیاں دل پر ہاتھ رکھے اُس کے بولنے کا انتظار کر رہی ہیں۔

اُس لڑکی کی قسمت پر رشک کر رہی ہیں جس کے سامنے وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا ہے۔

مگر وہ لڑکی اسے نفرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی ہے۔

لانگ وائٹ شرٹ، بلیو جینز، گلے میں بلیو ڈوپٹہ اور اس کے کھلے لمبے سنہری بال ہوا میں لہرا رہے ہیں۔

وہ بار بار اپنے چہرے پر آتے بال ہاتھ سے کان کے پیچھے سمیٹنے کی ناکام کوشش کرتی ہے۔

وہ یہاں سے جانا چاہتی ہے مگر اس لڑکے کی دہشت ہی اتنی ہے یونیورسٹی میں کہ اس کی فرینڈز اسے زبردستی وہاں روکے ہوئی ہیں۔

آخر کار اس نے بولنا شروع کیا۔

"زرتشہ میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے"

"جب سے تمہیں دیکھا ہے پاگل سا رہنے لگا ہوں"

"اپنا ہوش ہی نہیں رہتا مجھے"

"تم میری زندگی بن چکی ہو"

"کیا تم میری ہمسفر بنوں گی"

"میرے ساتھ میرے گاوں چلو گی"

"میری بھینسوں کو نہلاو گی"

"ہم ساتھ مل کر بھینسوں کو چارہ ڈالیں گے ان کو نہلائیں گے"

"تم میری بھینسوں کی بھابی بنوں گی"

واٹ۔۔؟

وہ زیرِلب بولا اور ایک نظر سامنے ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہوتے نوید اور فیصل پر ڈالی۔

وہ دونوں ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔اور صرف وہ ہی نہیں پوری یونیورسٹی "ڈاڈان سمیر گجر" کا یہ پرپوزل سُن کر ہنس رہی تھی۔

سمیر نے لب بھینچے دونوں کی طرف دیکھا جیسے کہنا چاہ رہا ہو۔

آج تم دونوں کی خیر نہیں۔

سمیر کو اپنے یہ دونوں دوست آج دشمن محسوس ہو رہے تھے۔

New Era Magazine

اس نے زرتشہ کی طرف دیکھا اور مسکرا دیا۔

زرتشہ نے پاس کھڑی نازیہ کے ہاتھ سے پانی کی بوتل کھینچی۔

اور سارا پانی سمیر کے سر پر الٹ دیا۔

"فٹے منہ تم پر بھی اور تمہاری بھینسوں پر بھی"

زرتشہ سمیر کو حیران کرتے ہوئے وہاں سے چل پڑی اپنی دوستوں کو ساتھ لیے۔

سمیر کی اتنی بے عزتی کبھی نہیں کی پہلے کسی نے۔

وہ چہرے پر آئے گیلے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے سمیٹتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

سمیر نے اِدھر اُدھر نظر دوڑائی فیصل اور نوید یہاں سے غائب ہو چکے تھے۔

اُس نے ایک غصیلی نظر ارد گرد کھڑے قہقے لگاتے سٹوڈنس پر ڈالی۔

"کیا مسئلہ ہے یہاں کوئی فلم چل رہی ہے کیا جو سارے منہ اٹھائے کھڑے ہو۔

سمیر چلانے کے انداز میں بولا۔

سارے سٹوڈنٹس دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہو گئے وہاں سے۔

سمیر نے ہاتھ میں پکڑا گلاب کا پھول مسل ڈالا۔

وہ پیپر جو فیصل اور نوید نے لکھ کر دیا تھا اسے وہ غصے سے پھاڑ کر پاس پڑی باسکٹ میں ڈال دیا اور کلاس کی طرف بڑھ گیا۔

زرتشہ یہ تم نے کیا کر دیا؟

عافیہ اور نیلم وہاں سے جاتے ہی زرتشہ کی کلاس لینے لگیں۔

زرتشہ تم ابھی جانتی نہیں ہو اس کو وہ ڈان ہے یونیورسٹی کا۔

جو تم نے سمیر کے ساتھ کیا ہے ناوہ تمہیں نہیں چھوڑے گا۔

نیلم گھبراتے ہوئے بول رہی تھی۔

صرف اسے ہی نہیں وہ ہمیں بھی نہیں چھوڑے گا ہم سب سے بدلہ لے گا۔

عافیہ نے نیلم کی بات درست کی۔

ابھی وہ دونوں بول ہی رہی تھیں کہ نازیہ بھی وہاں ٹپک پڑی۔

زرتشہ یہ کیا کر دیا تم نے؟

میری پانی والی بوتل سمیر کے سر پر الٹ دی۔

اب وہ مجھے بھی نہیں چھوڑے گا۔

کم از کم ایک ہفتے کے لیے تو مجھے اس کا غصہ جھیلنا ہی پڑے گا۔

نازیہ اپنی موٹے موٹے شیشوں والی عینک درست کرتے ہوئے بولی۔

"اوبی بی بس کر دو تم میرا دماغ مت کھاو تم۔

پہلے ہی میرا دماغ خراب ہو چکا ہے۔،،

زرتشہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

تم جانتی نہیں ہو "سمیر گجر" کو وہ ڈان ہے اس یونیورسٹی کا۔

نازیہ بھی اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولی۔

ڈان۔۔۔؟

بس کرو تم تینوں یہ "سمیر نام کا قصہ بند کر دو اب

بس بہت ہو گیا۔

ڈان نہیں غنڈا ہے وہ۔۔۔لوفر کہی کا!

اتنی لمبی لمبی مونچھیں، لڑکیوں کی طرح لمبے بال رکھے ہوئے ہیں۔

اوپر سے ہر وقت لفنگوں کی طرح اس کی شرٹ یا قمیض کے بٹنز جب دیکھوں کھلے ہوتے ہیں۔

ایسے ہوتے ہیں مرد؟

مجھے یہ مرد کم ہیجڑا زیادہ لگتا ہے۔

دل کرتا ہے اپنی چوڑیاں پہنا دوں اسے۔

سمیر گجر کی نسبت سمیرا گجر زیادہ اچھا لگے گا اس کا نام۔

ہاں یہی نام ہونا چاہیے تھا اس کا!

بڑا آیا پرپوز کرنے والا۔

اگر لالہ کو پتہ چل گیا نہ تو اس کے ہاتھ، پیر توڑ کے اس کی بھینسوں کے پاس چھوڑ آئیں گے

اسے۔

وہ تینوں پتھر بنی زرتشہ کا سمیر کے نام خراجِ تحسین سن رہی تھیں۔

کچھ دن پہلے میری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا اس نے جو میں نے قبول نہیں کیا۔

تو اب یہ نئے طریقے ڈھونڈ رہا ہے مجھ سے دوستی کرنے کے۔

جب زرتشہ چپ ہوئی تو وہ تینوں ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہونے لگیں۔

"دوستی کرنے کے لیے نہیں۔۔۔گھر بسانا چاہتا ہے سمیر گجر تمہارے ساتھ۔۔۔

کیا کہہ رہا تھا وہ!

ہاں میرے ساتھ میرے گاوں چلوں گی زرتشہ،

میری بھینسوں کو نہلاو گی۔۔۔

میری بھینسوں کی بھابی بنوں گی"

ہاہاہاہا۔۔۔تینوں سمیر کے بولے گئے ڈائیلا گز دہرا دہرا کر ہنس رہی تھیں۔

زرتشہ بس حیرت اور غصے کی ملی جلی کیفیت سے ان تینوں کو دیکھ رہی تھی۔

بھاڑ میں جاو تم تینوں!

زرتشہ اپنا بیگ اٹھاتے ہوئے کینٹین سے باہر نکل گئی۔

وہ تینوں بھی اس کے پیچھے پیچھے باہر نکل گئیں۔

سامنے سے آتے باسط کو دیکھ کر سب رُک گئیں۔

لو زرتشہ آ گیا تمہارا ایک اور چاہنے والا۔۔۔

نیلم زرتشہ کے کان کے پاس جا کر بولی آہستہ آواز میں۔

زرتشہ نے اسے گھورا۔

میرا مطلب تمہارا باڈی گارڈ نیلم ہنسی ہوئے بولی۔

زرتشہ مجھے میرے کلاس فیلو نے بتایا کہ سمیر نے تمہارے ساتھ بد تمیزی کی ہے؟

وہ سوالیہ انداز میں پوچھنے لگا۔

New Era Magazine

زرتشہ خاموش ہی رہی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیا بولے اب اس کو۔

اس مصیبت کو کیسے ٹالوں؟

زرتشہ نے اپنے آپ سے ہی سوال کر ڈالا۔

اگر اس نے لالہ یا بھابی کو بتادیا تو میرے لیے مسلہ ہو جائے گا۔

مجھے کسی بھی طرح اس کو ٹالنا پڑے گا۔

نہیں باسط لالہ ایسا تو کچھ بھی نہیں ہے وہ تو بس نازیہ کے ساتھ مزاق کر رہا تھا۔

نازیہ اپنا نام سُن کر چونکی!

میرے ساتھ مزاق کر رہا تھا وہ؟

نازیہ نے زرتشہ کان میں کہا۔

زرتشہ نے اسے گھورا اور چپ رہنے کا اشارہ دیا۔

باسط دونوں کی طرف دیکھ رہا تھا اور معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

زرتشہ اگر کوِئی مسلہ ہے تو مجھے بتا سکتی ہو!

ہاں تاکہ تم بھابیوں اور لالہ کو بتا سکوں!

زرتشہ آہستہ آواز میں بولی۔

کیا کچھ کہا تم نے؟

باسط کے سوال پر زرتشہ چونکی۔

ننہیں تو باسط لالہ جیسا آپ سمجھ رہے ہیں ویسا کچھ نہیں ہے۔

New Era Magazine

وہ تو بس ایک چھوٹا سا مزاق کر رہا تھا نازیہ کے ساتھ۔

لیکن آپ فکر مت کریں اچھا سبق سکھایا ہے میں نے اس کو۔

آئیندہ ایسی غلطی دوبارہ نہیں کرے گا وہ!

آپ بے فکر ہو کر اپنی کلاس میں جائیں ہماری بھی کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے۔

زرتشہ وہاں سے جان چھڑاتے ہوئے چل پڑی۔

باسط کی سمجھ میں سارا معاملہ آ چکا تھا۔

"میں فکر نہیں کروں گا تو کون کرے گا تمہاری فکر زرتشہ"

اس سمیر کو تو سبق سکھانا ہی پڑے گا۔

وہ بیگ کندھے سے لٹکاتے ہوئے غصے سے وہاں سے چل پڑا۔

سمیر کینٹین میں فون میں مصروف سا بیٹھا تھا۔

فیصل اور نوید اسے کہی نظر نہیں آئے شاید باہر چلے گئے تھے وہ دونوں۔

اسی لیے سمیر اکیلا ہی آ بیٹھا۔

اس کے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا تو وہ پلٹا۔

سامنے باسط کھڑا تھا۔

مسکراتے ہوئے کرسی کھینچ کر سمیر کے پاس بیٹھ گیا۔

کوئی پرابلم ہے کیا؟

سمیر اسے گھورتے ہوئے بولا!

سمیر نے باسط کو پہلی بار دیکھا اپنے سامنے۔

باسط تو اس کو جانتا تھا مگر سمیر باسط کو نہیں جانتا تھا۔

ہاں پرابلم ہے ایک چھوٹی سی۔۔۔باسط مسکراتے ہوئے بولا۔

کیا؟

سمیر بے زار ہوتے ہوئے فون پر نظریں جمائے بولا۔

زرتشہ!

زرتشہ کے نام پر سمیر نے ناسمجھی سے باسط کی طرف دیکھا۔

مطلب۔۔۔؟

سمیر حیران ہوتے ہوئے بولا۔

مطلب یہ کہ دور رہو زرتشہ سے!

باسط غصے سے بولا۔

وجہ؟؟؟

سمیر اس کے جواب کو کسی خاطر میں نہ لاتے ہوئے بولا۔

وجہ یہ کہ زرتشہ میری منگیتر ہے!

باسط کے لہجہ غصے سے بھرا تھا۔

سمیر ہنسنے لگا۔۔۔اچھا تو تم باسط لالہ ہو زرتشہ کے!

سمیر کی ہنسی زہر لگی باسط کو اور اس کے الفاظ کانٹے کی طرح چبے اسے۔

یہ تمہارا مسلہ نہیں ہے۔وہ ابھی جانتی نہیں اس رشتے کے متعلق اسی لیے لالہ کہتی ہے مجھے۔۔۔

تم اپنے کام سے کام رکھو اور دور رہو زرتشہ سے !

آئیندہ مجھے زرتشہ کے آس پاس بھی دکھائی دیئے تو اچھا نہیں ہو گا تمہارے لیے۔

باسط اپنی بات مکمل کرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

اے رُک۔۔۔۔!

سمیر نے اسے رکنے کو بولا۔

باسط ناچاہتے ہوئے بھی رک گیا۔

سمیر نے اسے گریبان سے پکڑ کر اپنے سامنے لا کھڑا کیا۔

"آج کے بعد اگر تم زرتشہ کے پاس نظر آئے مجھے تو اپنی ٹانگوں پر تو ہاسٹل واپس نہیں جا سکوں گے۔

صاف صاف لفظوں میں پیار سے سمجھا رہا ہوں ابھی تمہیں۔

اگر مان گئے تو ٹھیک نہیں تو۔۔۔!

سمیر نے گن نکال کر باسط کے سر پر رکھی۔

سمجھانا آتا ہے مجھے !

سارے سٹوڈنٹس ڈر کے مارے وہاں سے کھسکنے لگے۔

دیکھتے ہی دیکھتے ساری کینٹین خالی ہونے لگی۔

New Era Magazine

زرتشہ اپنی دوستوں کے ساتھ کینٹین میں داخل ہوئی اور سامنے کا منظر دیکھ کر اس کا سر چکرا گیا۔

وہ تیزی سے ان کی طرف بڑھی۔

"یہ کیا کر رہے ہو تم سمیر؟

زرتشہ کی آواز پر سمیر پلٹا۔

اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

چھوڑو باسط لالہ کو۔۔۔۔زرتشہ کے لہجے میں التجا تھی۔

سمیر نے باسط کے سر سے گن ہٹا کر دونوں ہاتھ اوپر کر دیئے۔

"آپ کا حکم سر آنکھوں پر"

ایک ہاتھ سینے پر رکھے ہلکا سا سر خم کرتے ہوئے بولا۔

باسط لالہ آپ ٹھیک ہیں نا؟

زرتشہ جلدی سے باسط کی طرف بڑھی۔

سمیر کی ہنسی چھوٹ گئی اس نے گن واپس جیب میں رکھ لی۔

باسط اس کی ہنسی کا مطلب سمجھ چکا تھا۔

وہ زرتشہ کی کسی بھی بات کا جواب دیئے بغیر غصے میں وہاں سے نکل گیا۔

"اوہو لگتا ہے ڈر گیا بیچارہ"

سمیر کی آواز پر زرتشہ اس کی طرف واپس پلٹی۔

New Era Magazine

"آخر چاہتے کیا ہو تم؟

زرتشہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

سمیر کے چہرے کی مسکراہٹ پل بھر میں غائب ہوئی۔

وہ زرتشہ کی طرف بڑھا۔

"رو کیوں رہی ہو؟

رونے والی تو کوئی بات نہیں تھی اس میں اور تم اچھی طرح جانتی ہو میں کیا چاہتا ہوں۔

"جو تم چاہتے ہو وہ کبھی نہیں ہو سکتا۔۔۔

کیوں تم میرے لیے مشکلات پیدا کر رہے ہو؟

آخر بگاڑا کیا ہے میں نے تمہارا؟

زرتشہ غصے سے بولنے لگی۔

عافیہ، نیلم اور نازیہ دور کھڑی یہ سب دیکھ رہی تھیں۔آگے بڑھنے کی ہمت ہی نہیں ہوئی ان میں۔

کیونکہ سمیر ان تینوں کو گھور چکا تھا۔جس کا مطلب تھا کہ یہاں سے آگے نہیں بڑھنا۔

"ناممکن کو ممکن بنا سکتا ہوں میں تم ہاں کر دو بس"

سمیر جزبات سے بھرپور لہجے میں بولا۔

وہ جانتا تھا وہ یہ سب جھوٹ کہہ رہا ہے مگر پھر بھی ناجانے کیوں وہ زرتشہ کو روتے ہوئے نہیں دیکھ سکا۔

"کیا سمجھتے ہو تم خود کو؟

کیا لگتا ہے تمہیں کہ تمہارے ایسے ڈرانے پر تمہاری بات مان لوں گی میں؟

نہیں "سمیر گجرِ داڈان" میں تم سے ڈرنے والی نہیں ہوں۔

بہت لڑکیاں مرتی ہو گی تم پر۔۔۔ مگر میں ان لڑکیوں میں سے نہیں ہوں۔

"تم ایک نہایت ہی گھٹیا انسان ہو۔

غنڈے ہو تم!

لوگوں کے دلوں میں اپنے نام کا خوف پیدا کر رکھا ہے تم نے"

بس بہت ہو گیا!

اب تمہاری یہ غنڈا گردی نہیں چلے گی۔

ورنہ انجام کے زمہ دار تم خود ہو گے۔

بند کر دو یہ سب کچھ میرا فیصلہ نہیں بدلنے والا۔

"انجام کی فکر نہیں ہے مجھے"

اپنے فیصلوں سے پیچھے نہیں ہٹتا میں اور رہی بات تمہارے فیصلے کی تو تمہارا فیصلہ میرے حق میں ہی ہو گا۔

آج نہیں تو کل یہ معجزہ ضرور ہو گا!

"ایسا کبھی نہیں ہونے والا مسٹر سمیر مائنڈاٹ!

تم ایک غنڈے ہو!

New Era Magazine

اور ایک غنڈے کے ساتھ زندگی نہیں گزارنا چاہتی میں۔

اگر میں کہوں کہ میرے لیے خود کو بدل لو تو کیا کر سکو گے ایسا؟

"اپنے بال کٹوا دو!

"یہ مونچھیں بھی کٹوا دو۔

"یہ غنڈہ گردی چھوڑ دو۔

بولو کر سکتے ہو ایسا؟

زرتشہ سمیر کو چیلنج کرتے ہوئے بولی۔

سمیر بس ہکا بکا سا زرتشہ کو بولتے ہوئے سُن رہا تھا۔

نہیں کر سکتے نا ایسا؟

بس نکل گئی ساری اکڑ!

"بڑی بڑی باتیں کرنا آسان ہے لیکن ان پر عمل کرنا بہت مشکل ہوتا ہے"

تم نا ایک کام کرو!

زرتشہ نے اپنی چوڑیاں اتارتے ہوئے سمیر کے ہاتھ پر رکھ دیں۔

"تم یہ چوڑیاں پہن لو!

کیونکہ تم اسی لائق ہو!

بندوق کی نوک پر مرد بنے پھرتے ہو۔

سمیر کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ زرتشہ ایسا بھی کر سکتی ہے۔

اس نے غصہ ضبط کرتے ہوئے چوڑیوں والی مٹھی بند کر دی۔

چوڑیاں ٹوٹ کر اس کا ہاتھ زخمی کر رہی تھیں مگر اسے پرواہ نہیں تھی۔

زرتشہ جا چکی تھی۔

سمیر کے ہاتھ سے خون کے قطرے زمین پر گرنے لگے۔

سمیر کے ہاتھ سے خون بہہ کر فرش پر گرتا جا رہا تھا مگر اسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔

نوید اور فیصل اچانک وہاں آ گئے۔

سمیر کے ہاتھ سے بہتا خون دیکھ کر تیزی سے اس کی طرف بڑھے۔

یہ سب کیا ہوا سمیر؟

تمہارے ہاتھ سے خون کیوں نکل رہا ہے؟

دونوں پریشان ہوتے ہوئے بول رہے تھے۔

فیصل نے آگے بڑھ کر سمیر کا ہاتھ تھامنا چاہا۔

مگر سمیر نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

خون بہہ رہا ہے یار چل ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔

نوید نے اس کا بازو تھامنا چاہا مگر سمیر نے اپنا بازو واپس کھینچ لیا۔

یار ہوا کیا ہے کچھ بتا تو سہی!

وہ دونوں بہت پریشان ہو چکے تھے۔

سمیر نے مٹھی کھول کر ان کے سامنے پھیلا دی۔

ٹوٹی ہوئی کچھ چوڑیاں زمین پر بکھر گئیں۔ جبکہ چند ٹوٹے ہوئے ٹکرے سمیر کی ہتھیلی میں دھنس چکے تھے۔

چوڑیاں خون سے لت پت ہو چکی تھیں۔

چوڑیاں۔۔۔؟

دونوں نے حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

یہ چوڑیاں کہاں سے آئیں؟

فیصل نے سمیر کے ہاتھ میں چھبی چوڑیاں نکالنے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔

سمیر نے ہاتھ واپس کھینچ لیا اور سر نفی میں ہلا دیا۔

وہ تیزی سے وہاں سے نکل گیا۔

فیصل اور نوید اس کے پیچھے بھاگے مگر وہ ان کی آوازیں نظر انداز کرتے ہوئے آگے بڑھتا چلا گیا۔

وہ دونوں بھی سمجھنے سے قاصر تھے کہ آخر ہوا کیا ہے سمیر کے ساتھ۔

چھٹی کا وقت تھا۔ وہ چاروں آخری کلاس اٹینڈ کرتی ہوئیں یونیورسٹی سے باہر نکل گئیں۔

چاروں ہاسٹل کی طرف بڑھ رہی تھیں۔

زرتشہ تم نے ٹھیک نہیں کیا سمیر کے ہاتھ میں اپنی چوڑیاں تھما کر۔

نازیہ نے بات شروع کی۔

بلکل ٹھیک کیا ہے میں نے بلکہ مجھے بہت پہلے ایسا کر دینا چاہیے تھا۔

اور تم کیوں اس کی اتنی طرف داری کر رہی ہو۔

تمہارا رشتہ دار ہے کیا؟

ایک بات میں اور نوٹ کر رہی ہوں تم آج صبح سے ہمارے پیچھے پیچھے ہو۔

کہی اس نے تو نہیں تمہیں میرے پیچھے لگایا ہوا۔

نہیں تو۔۔۔!

نازیہ گھبرائی۔

نیلم اور عافیہ کو بھی اس پر شک پڑا۔

سچ سچ بتاو کیا بات ہے؟

نیلم دونوں ہاتھ کمر پر ٹکاتے ہوئے آگے بڑھی۔

ننہیں۔۔ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔

تم لوگ غلط سمجھ رہی ہو مجھے۔

نازیہ نے اپنے ہاتھ میں پکڑا فون پیچھے کی طرف چھپایا۔

کیا ہے تمہارے فون میں؟

زرتشہ نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے فون کھینچا۔

سکرین سوائپ کی تو زرتشہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

سامنے کال لاگ شو ہو رہا تھا۔

New Era Magazine

سب سے اوپر سمیر کا نام جگمگا رہا تھا۔

اس پر لاسٹ کال سمیر کی تھی۔

کال کا دورانیہ تقریباً تیس منٹ تھا۔

زرتشہ کی حیرت کی انتہا نا رہی۔

اس نے حیرانگی سے نازیہ کی طرف دیکھا۔

نازیہ نظریں چرا کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔

یہ سب کیا ہے؟

زرتشہ نے فون نازیہ کے سامنے لہرایا۔

نازیہ کا جھوٹ پکڑا جا چکا تھا۔

نیلم اور عافیہ بھی حیرت سے نازیہ کی طرف دیکھنے لگیں۔

کیا ہوا زرتشہ؟

وہ دونوں بھی زرتشہ کو پریشان دیکھ کر پریشان ہو گئیں۔

زرتشہ نے فون ان کی طرف بڑھایا۔

وہ دونوں بھی حیران رہ گئیں نازیہ کی اس حرکت پر۔

وہ مجھے سمیر نے بولا تھا ایسا کرنے کو نازیہ سر جھکاتے ہوئے بولی۔

اس کا مطلب!

اس کا مطلب سمیر ہماری کچھ دیر پہلے ہونے والی ساری گفتگو سن لی۔

New Era Magazine

نیلم زرتشہ کی بات کاٹتے ہوئے بولی۔

اوہ مائی گاڈ!

اب تو ہم سب کو نہیں چھوڑے گا وہ!

عافیہ گھبراتے ہوئے بولی۔

یہ سب بہت غلط کیا تم نے نازیہ!

تم ہمارے ساتھ بیٹھی گپیں لڑاتی رہی۔

زرتشہ کے منہ سے سمیر کے لیے باتیں اگلوائیں۔

ہم سوچ بھی نہیں سکتی تھیں کہ سمیر ہماری ساری باتیں سن رہا ہے۔

نیلم بھی کہاں چپ رہنے والی تھی۔

"میرا کوئی قصور نہیں تھا اس میں!

یہ سب زرتشہ کی وجہ سے ہوا ہے۔

نا یہ میرے ہاتھ سے پانی کی بوتل کھینچ کر سمیر کے سر پر ڈالتی۔ نا میں اس جھنجال میں پھنستی۔

کیا ضرورت تھی میری بوتل کھینچنے کی۔

نازیہ غصے سے پھٹ پڑی۔

تم تینوں تو وہاں سے چلی گئیں۔ لیکن کلاس میں داخل ہوتے ہی سمیر کی نظر مجھ پر پڑ گئی۔

میرا لائبریری کارڈ، گاڑی کی چابی سب ضبط کر لیا اس نے۔

اگر میں اس کی کال کاٹ دیتی تو مجھے ان سب سے ہاتھ دھونا پڑتا۔

New Era Magazine

اب تم ہی بتاؤ زرتشہ میں کیا کرتی؟

"ہم لڑکیاں بہت کمزور پڑ جاتی ہیں اور اسی کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہیں یہ مرد۔

زرتشہ دکھ بھرے لہجے میں بولی۔

جو ہوا اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں تھی۔

مجھے کوئی شکایت نہیں تم سے۔

زرتشہ نازیہ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔

ہم ڈر جاتی ہیں اسی لیے یہ لوگ ڈراتے ہیں ہمیں۔

"ہمیں مظبوط بنانا ہو گا خود کو!

"آخر کب تک ہم ان کے ڈر کا سامنا کرتی رہیں گی۔

کیوں نا آج تم سب اپنے دل سے یہ سمیر نامی ڈر نکال کر پھینک دو۔

عہد کر لو سب اپنے آپ سے کہ آج کہ بعد چاہے سمیر ہو یا پھر کوئی اور ان غیر مردوں سے ڈرنا نہیں۔

اپنی کمزوری ان کے سامنے ظاہر نہیں کرنی، مظبوط بنانا ہو گا خود کو۔

ہم اکیلی نہیں ہیں۔ ہمارے ساتھ ہمارے باپ، بھائی۔۔اور سب سے بڑھ کر اللہ کا تحفظ ہے۔

ان سب کے ہمارے ساتھ ہوتے ہوئے ہمیں کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

امید ہے میری بات تم سب سمجھ گئی ہو گی۔

ہمیں تمہاری بات سمجھ آ گئی ہے زرتشہ مگر جو تم کہہ رہی ہو وہ اتنا آسان نہیں ہے۔

New Era Magazine

عافیہ مسکراتے ہوئے بولی۔

تو چلو آؤ سب مل کر عہد کریں زرتشہ نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔

تینوں نے مسکراتے ہوئے زرتشہ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیئے۔

ہم عہد کرتی ہیں کہ آج کے بعد سمیر نامی یا پھر اس جیسی کسی بھی بلا سے نہیں ڈریں گی۔اس کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گی۔اور ہم ایک دوسرے کا ساتھ نبھائیں گی ہمیشہ۔ایک دوسرے کی طاقت بن کر رہیں گی۔

ڈن۔۔۔!

چاروں نے ایک ساتھ قہقہ لگایا۔اور ہاسٹل کا گیٹ پار کر گئیں۔

سب اپنے اپنے کمروں میں چلی گئیں۔

زرتشہ بھی کمرے کا لاک کھولتے ہوئے اندر داخل ہو گئیں۔

بیگ ٹیبل پر رکھ کر کھڑکی سے پردہ ہٹا کر باہر دیکھنے لگی۔

آنکھوں میں سمیر کا درد بھرا چہرہ لہرایا۔

اس کی حیرت سے کھلی آنکھیں،ضبط سے بھینچے ہونٹ۔

پتہ نہیں کیوں پر زرتشہ کو اب اپنے کیے پر پچھتاوا ہو رہا تھا۔

مجھے حیرانگی اس بات کی ہو رہی ہے اگر سمیر میری ساری باتیں پہلے ہی فون پر سن چکا تھا تو پھر باسط کے سامنے ایسے بی ہیو کیوں کر رہا تھا جیسے کچھ سنا ہی نہ ہو۔

وہ میری ساری باتیں پہلے بھی سن چکا تھا تو پھر مجھ سے کچھ بولا کیوں نہیں۔

New Era Magazine

مجھے کچھ کہنے کی بجائے وہ تو الٹا مسکرا رہا تھا۔

پھر میں نے اس کے سامنے بھی وہی سب کچھ اس کو بولا۔

اتنا ذلیل کیا۔۔!

پھر بھی کچھ نہیں بولا وہ۔

آخر چاہتا کیا ہے یہ لڑکا؟

زرتشہ جھنجلاتے ہوئے خود سے ہی سوال کرنے لگی۔

چھوڑو مجھے کیا جو مرضی کرے!

جو میں نے اس کے ساتھ کیا ہے امید ہے آج کے بعد میرے راستے میں نہیں آئے گا۔

میں لالہ کو فون کر لوں زرا۔۔کافی دن ہو گئے ان سے بات کیے ہوئے۔

زرتشہ کھڑکی کا پردہ درست کرتے ہوئے اپنے بیگ سے فون نکال کر اپنے بھائی سے بات کرنے لگی۔

اگلے دن پورا دن یونیورسٹی میں سمیر نظر نہیں آیا زرتشہ کو۔

زرتشہ نے خدا کا شکر ادا کیا۔

دو دن مزید گزر گئے مگر سمیر یونیورسٹی نہیں آیا۔

اب زرتشہ کی خوشی پریشانی میں تبدیل ہونے لگی۔

فیصل اور نوید بھی یونیورسٹی نہیں آرہے تھے۔

اسی وجہ سے زرتشہ کو زرتشہ کو زیادہ پریشانی ہو رہی تھی۔

New Era Magazine

وہ جہاں بھی جاتی اس کی نظریں سمیر کی تلاش میں ہی رہتیں۔

سمیر ہر وقت اس کے ارد گرد منڈلاتا رہتا تھا۔

اسے دیکھنے کی عادت سی ہو گئی تھی زرتشہ کو۔

وہ چاہ کر بھی سمیر کو نظر انداز نہیں کر سکی۔

اسے ڈر تھا کہ کہی سمیر میری وجہ سے یونیورسٹی چھوڑ کر تو نہیں چلا گیا۔

یا پھر اس نے خود کو کوئی نقصان تو نہیں پہنچا لیا۔

نہیں۔۔ نہیں۔۔اس سے آگے زرتشہ سوچنا نہیں چاہتی تھی۔

اس کی وجہ سے کسی کو تکلیف پہنچے اس سے برداشت نہیں ہوتا تھا۔

ایسا ہی کچھ زرتشہ کے ساتھ اب ہو رہا تھا۔

اس کی وجہ سے سمیر کو تکلیف پہنچی یہ بات زرتشہ کو بے چین کیے ہوئے تھی۔

زرتشہ کی بے چینی ان تینوں سے چھپی نہ تھی۔وہ تینوں اچھی طرح سمجھ رہی تھیں زرتشہ کے بدلتے رویوں کو دیکھ کر۔

مگر وہ زرتشہ سے اس بارے میں سوال کرنے کی ہمت نہیں کر سکتی تھیں۔

زرتشہ کے بھائی کا فون آ رہا تھا۔لیکن اسے پتہ نہیں چلا۔

ہاسٹل پہنچ کر کال کرنے لگی تو پتہ چلا کہ بیلنس ختم ہے۔

پریشانی سے نیلم کے کمرے کی طرف بڑھی۔

دروازہ ناک کیا تو دروازہ نازیہ نے کھولا۔

زرتشہ مسکراتے ہوئے اندر داخل ہو گئی۔

عافیہ بھی یہاں بیٹھی تھی۔

نیلم اپنا فون دینا یار مجھے گھر کال کرنی ہے۔

مجھے فون ریچارج کرنا یاد نہیں رہا۔

اوہ۔۔۔میرا بھی فون ریچارج نہیں ہے۔

عافیہ تم دے دو فون زرتشہ کو۔

نیلم عافیہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔جو اپنی ٹوٹی سینڈل ہاتھ میں اٹھائے پریشانی میں لگ رہی تھی۔

بیگ سے فون نکال کر زرتشہ کی طرف بڑھایا۔

زرتشہ نے فون دیکھا تو بند تھا۔

زرتشہ نے عافیہ کی طرف فون بڑھایا۔

اس کی تو بیٹری آف ہے یار۔

عافیہ کچھ نہیں بولی۔

چپ چاپ فون لے کر بیگ میں رکھ لیا۔

کیا ہوا ہے تمہیں؟

زرتشہ نے عافیہ کو پریشان بیٹھے دیکھا تو بول پڑی۔

ہاں ناں صبح سے ایسے ہی چپ بیٹھی ہے۔

پوچھ پوچھ کر تھک چکی ہوں مجال ہے جو کچھ بتایا ہو۔

نیلم نے بھی عافیہ کا ساتھ دیا۔

بتاو نا عافیہ کیا ہوا ہم سب کو پریشانی ہو رہی ہے اب!

نازیہ عافیہ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔

کیا بتاوں تم لوگوں کو!

میرے ساتھ بہت بڑی ناانصافی ہو رہی ہے۔

کیا ناانصافی ہو رہی ہے تمہارے ساتھ؟

بتاو ہمیں شاید ہم کچھ مدد کر سکیں تمہاری۔

زرتشہ عافیہ کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔

کل رات ماما کا فون آیا تھا۔

عافیہ تھکی سی بولی۔

تو کیا ہوا؟

اس میں پریشانی والی کون سی بات ہے؟

گھر میں تو سب خیریت ہے ناں؟

تینوں نے ایک ساتھ سوال کر ڈالے۔

ہاں گھر میں سب خیریت ہے۔الحمدللہ

بس میں ہی ٹھیک نہیں ہوں!

New Era Magazine

تمہیں کیا ہوا ہے اچھی بھلی تو ہو موٹی۔

نیلم اس کی کمر میں مکا رسید کرتے ہوئے بولی۔

زرتشہ نے نیلم کو گھورا۔

وہ دراصل بات یہ ہے کہ میرے لیے ایک پرپوزل آیا ہے۔

بھابی کے مائیکے سے۔ان کے بھائی کا!

ماما چاہتی ہیں میں گھر آ جاوں۔اس سنڈے وہ لوگ گھر آ رہے ہیں بات پکی کرنے۔

واووو۔۔۔نیلم اور نازیہ اس کا کو تنگ کرتے ہوئے بولیں۔

کیا واو۔۔۔؟

عافیہ اپنی ٹوٹی ہوئی سینڈل غصے سے پھینکتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

کیوں کیا ہوا بھابی کا بھائی اچھا نہیں ہے کیا؟

زرتشہ اس کے پاس جا کر بولی۔

نہیں اچھا تو ہے بس اس کی حرکتیں پسند نہیں ہیں مجھے۔

بہانے بہانے سے میرے پاس آنے کی کوشش کرتا ہے۔جب بھی گھر جاتی ہوں گھر آ جاتا ہے۔

پتہ نہیں اس کو کیسے پتہ چل جاتا ہے کہ میں آ گئی ہوں۔

اب یہ پرپوزل!

یہ سب ٹھیک نہیں ہے۔۔۔عافیہ رو دینے کو تھی۔

New Era Magazine

پاگل ہو تم!

نازیہ نے اس کی عقل پر افسوس کیا۔

عافیہ نے غصے سے اس کی طرف دیکھا۔

اور نہیں تو کیا۔۔۔یار وہ محبت کرتا ہے تم سے!

کتنی بے عقل ہو تم۔۔۔نیلم نے بھی اپنا حصہ ڈالنا ضروری سمجھا۔

یہ کیسی محبت ہے ہم ایک دوسرے کو جانتے بھی نہیں ٹھیک سے اور پرپوزل بھی بھیج دیا۔

عافیہ منہ سکوڑتے ہوئے بولی۔

اب تم خود ہی تو کہہ رہی تھی کہ بہانے بہانے سے تمہارے قریب آنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔

اس کا مطلب وہ تم سے بات کرنا چاہتا تھا مگر تم نے اس کی بات نہیں سنی۔

نازیہ نے اس کے کہے گئے الفاظ دہرائے۔

"اس نے تم سے دوسرے لڑکوں کی طرح محبت کا اظہار کرنے میں وقت ضائع نہیں کیا۔

جب تم سے بات کرنی چاہی تم نے اسے اگنور کیا۔

اسی لیے اس نے تمہارے لیے شادی کا پرپوزل بھیجا تاکہ تم سمجھ جاوٴ کہ اس کے دل میں تمہارے لیے محبت ہے۔

"جو مرد سچی محبت کرتا ہے وہ نکاح کرتا ہے"

New Era Magazine

اور جن کی نیت میں کھوٹ ہو وہ بس حسین خواب دیکھا کر ساتھ جینے مرنے کے وعدے کرتے ہیں بس اور جب اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں تو ساری قسمیں وعدے ہوا میں اڑا دیتے ہیں"

امید ہے میری بات تم سمجھ گئی ہو گی۔۔۔زرتشہ نے بہت آسانی سے عافیہ کا مسلہ حل کر دیا۔

ہاں زرتشہ تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔

وہ ایک اچھا انسان ہے۔

مجھ سے بات کرنا چاہتا تھا مگر میں ہی اسے اگنور کرتی آئی۔

مگر اب مجھے سمجھ آچکی ہے۔وہ واقعی مجھ سے محبت کرتا ہے۔

عافیہ کی بات پر نیلم نے اسے کندھا مارا۔

بڑی جلدی سمجھ آ گئی اس کی محبت کی۔

عافیہ مسکرا دی۔

چلو پھر پکڑو تیاری آج فرائی ڈے ہے کل چلی جانا پھر گھر۔۔۔نازیہ بھی اس کو تنگ کرنے لگی۔

چلو تمہارا مسلہ تو حل ہوا منہ لٹکائے بیٹھی تھی۔

لیکن میرا کام تو نہیں ہوا۔

زرتشہ مسکراتے ہوئے باہر کی طرف بڑھی۔

تم میرا فون استعمال کر لو زرتشہ!

نازیہ اپنا فون لے کر زرتشہ کی طرف بڑھی۔

زرتشہ پلٹ کر مسکرائی۔

ہاں مجھے کیوں نہیں یاد آیا کہ تم سے پوچھ لوں۔

خیر تھینکس!

زرتشہ نے مسکراتے ہوئے نازیہ کا فون تھام لیا۔

نو نیڈ!

نازیہ نے مسکراتی ہوئی بولی۔

زرتشہ فون لے کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

لالہ کا نمبر ملا کر ان سے بات کرنے لگی۔

کال کاٹی تو اچانک زرتشہ کی نظر سمیر کے نمبر پر پڑی۔

ایک پل کے لیے زرتشہ کا دل چاہا سمیر کو کال کر کے پوچھ لے۔

مگر اگلے ہی پل اسے لگا وہ ایسا نہیں کر سکے گی۔

اس نے کچھ سوچتے ہوئے سمیر کا نمبر اپنے فون میں سیو کر لیا اور نازیہ کا فون اس کو واپس کر دیا۔

اگلے دن بھی سمیر یونیورسٹی نہیں آیا۔

عافیہ اپنے گھر چلی گئی۔

نیلم اور نازیہ بھی شاپنگ پر چلی گئیں۔

زرتشہ سے بہت کہا ان دونوں نے ساتھ چلنے کو مگر زرتشہ نہیں گئی۔

شام ہو چکی تھی۔ زرتشہ اپنے کمرے کی کھڑکی کھولے بالکونی میں اداس سی کھڑی تھی۔

آخرکار اس نے ہمت کی اور سمیر کا نمبر ڈائل کر دیا۔

مگر سمیر کا نمبر بند تھا۔

اب تو زرتشہ کی پریشانی مزید بڑھ گئی۔

سمجھ میں نہیں آ رہا تھا آخر کرے تو کیا کرے۔

کس سے پوچھے سمیر کے بارے میں۔

نوید اور فیصل وہ بھی تو نہیں آ رہے تھے۔

زرتشہ انہیں سوچوں میں گم سو گئی۔

نیلم اور نازیہ دروازہ ناک کرتی رہی۔۔۔ مگر یہ سوچ کر کہ زرتشہ سو گئی ہو گی وہ دونوں واپس پلٹ گئیں۔

زرتشہ صبح اٹھ کر اکیلی یونیورسٹی چل پڑی۔

نیلم اور نازیہ ابھی تک سو رہی تھیں۔ اسی لیے زرتشہ ان کا انتظار کیے بغیر ہی چل پڑی وہ اپنی کلاس مِس نہیں کرنا چاہتی تھی۔

زرتشہ جیسے ہی یونیورسٹی کے گیٹ میں داخل ہوئی۔

گیٹ سے ایک جیپ تیز رفتار میں اچانک داخل ہوئی۔

زرتشہ نے آنکھوں پر بازو رکھ لیا۔ اسے لگا جیسے ابھی وہ جیپ اس سے ٹکرا جائے گی۔

مگر ایسا نہیں ہوا۔ جیپ اس کے قریب لا کر بریک لگا دی گئی۔

New Era Magazine

زرتشہ نے جھٹ سے آنکھوں سے بازو ہٹایا۔

سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ کر زرتشہ کا سر چکرا گیا۔

چند لمحے لگے زرتشہ کو اسے پہچاننے میں۔

زرتشہ ٹکٹکی باندھے اس مغرور شخص کی طرف دیکھ رہی تھی۔

مگر اس کا دھیان زرتشہ کی طرف نہیں بلکہ سٹیرنگ وہیل پر تھا۔

ہارن کی آواز پر زرتشہ راستے سے ہٹ گئی۔

وہ زرتشہ کو دیکھ کر بھی انجان بن کر گزر گیا۔

زرتشہ بس حیرت سے اس کو جاتے ہوئے دیکھتی رہ گئی۔

زرتشہ جہاں کھڑی تھی وہیں کھڑی رہ گئی۔

اس کی حیرت کی انتہا نا رہی۔

وہ جیپ پارک کرنے کے بعد کندھے پر بیگ لٹکائے آگے بڑھ گیا۔

ایک نظر زرتشہ پر ڈالنا بھی ضروری نہیں سمجھا۔

جبکہ زرتشہ اس کے حصار میں قید سی کھڑی تھی۔

آنکھوں پر سیاہ چشمہ، ہیئر سٹائل، ڈریسنگ۔۔۔زرتشہ کی آنکھوں میں اس کا چہرہ سما سا گیا۔

نہیں۔۔۔یہ نہیں ہو سکتا!

زرتشہ نے سر نفی میں ہلایا۔

New Era Magazine

نہیں۔۔۔"یہ سمیر نہیں ہو سکتا۔

زرتشہ کو لگا شاید مجھے غلط فہمی ہوئی ہے۔

سمیر کے لمبے بال، اس کی مونچھیں، نہیں۔۔۔وہ میرے کہنے پر ایسا کیسے کر سکتا ہے؟

زرتشہ خود سے سوال کر رہی تھی۔

اگر اس نے میرے کہنے پر یہ سب کیا ہے تو اس کا مطلب!

زرتشہ نے سر نفی میں ہلایا۔

"تو کیا یہ سچ میں مجھ سے محبت کرتا ہے؟

"میرے لیے کیا اس نے یہ سب!

چند دنوں میں خود کو بدل ڈالا۔

"میرے لیے!

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا!

"نہیں اس کے پیچھے بھی ضرور اس کا کوئی مفاد چھپا ہو گا"

میں اس پر یقین نہیں کر سکتی۔

یہ شخص ہر لمحے مجھے ایک نیا چہرہ دکھاتا ہے اپنا۔

اگر اس نے یہ سب میرے کہنے پر کیا بھی ہے۔ تو بھی مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

جو دل میں آئے کرے!

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

زرتشہ اپنی کلاس کی طرف بڑھ گئی۔

پلر کے پیچھے چھپ کر کھڑے سمیر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

زرتشہ اس کے پاس سے گزر کر آگے بڑھ گئی۔

اس نے سمیر کو نہیں دیکھا۔

سمیر مسکراتے ہوئے آنکھوں سے گلاسز اتارتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔

زرتشہ کو اپنے ساتھ کسی کے ہونے کا احساس ہوا تو واپس پلٹی۔

پیچھے سمیر کھڑا تھا نظریں فون پر جمائے۔

زرتشہ کے رکنے پر وہ بھی رک گیا۔مگر زرتشہ کی طرف دیکھا نہیں۔

زرتشہ کو حیرت ہوئی سمیر اس سے پہلے آیا تھا مگر ابھی تک یہاں ہی پہنچ پایا ہے۔

زرتشہ نے نوٹ کیا کہ سمیر اسے اگنور کر رہا ہے۔

زرتشہ پیر پٹختی ہوئی آگے بڑھ گئی۔

سمیر نے بھی زرتشہ کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے قدم بڑھا دیئے۔

زرتشہ اپنی کلاس کی طرف بڑھ گئی۔

دروازے پر رُک کر کچھ دیر بعد پلٹی۔

سمیر آگے بڑھ چکا تھا۔

زرتشہ خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنی سیٹ کی طرف بڑھ گئی۔

ڈرامے باز کہیں کا!

New Era Magazine

سارا ڈرامہ ہے اس کا سب سمجھتی ہوں میں۔

یہ سمجھتا ہے کہ میں اس کی پرسنیلٹی دیکھ کر اس پر مر مٹوں گی۔

مگر یہ اس کی غلط فہمی ہے۔

میں ایسا کچھ نہیں کرنے والی۔

جتنا مرضی ہینڈسم بن جائے یہ۔۔۔ میرا فیصلہ نہیں بدلنے والا۔

صرف حلیہ بدلا ہے اس نے "اپنی عادتیں نہیں!

جو مرضی کر لے رہے گا تو لوفر کا لوفر ہی!

ہوں۔۔۔ خیر مجھے کیا؟

میں کیوں اس کے بارے میں اتنا سوچ رہی ہوں۔

بھاڑ میں جائے میری بلا سے!

زرتشہ اپنے آپ کو کوستے ہوئے اپنا بیگ کھول کر اسائمنٹ چیک کرنے لگی۔

تھوڑی دیر بعد نازیہ اور نیلم کلاس میں داخل ہوئیں۔

اوہ مائی گاڈ۔۔۔!

زرتشہ تم نے دیکھا؟

نازیہ اور نیلم تیزی سے زرتشہ کے پاس آ بیٹھیں۔

زرتشہ تم نے سمیر کو دیکھا؟

نیلم نان اسٹاپ بولتی جا رہی تھی۔

دونوں کا سانس پھولا ہوا تھا۔

ایسا لگ رہا تھا جیسے دونوں بھاگتی ہوئی آئیں ہو۔

کیا مسلہ ہے تم دونوں کے ساتھ؟

زرتشہ جھنجلائی ہوئی بولی۔

یاررر تم نے سمیر کو دیکھا؟

اب کی بار نازیہ بولی۔

ہاں ہاں دیکھا لیا ہے میں نے!

کیا کروں اب؟

زرتشہ غصے سے پھنکاری۔

نازیہ اور نیلم حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگیں۔

زرتشہ اس نے اپنے بال کٹوا دیئے!

اور مونچھیں بھی چھوٹی کروادی ہیں۔!

نیلم تیزی سے بولی۔

تو میں کیا کروں اگر اس نے مونچھیں کٹوادیں ہیں تو؟

تم دونوں کیا صبح صبح یہ سمیر کو لے کر بیٹھ گئی ہو۔

اسائنمنٹ چیک کروا پنی اپنی آج جمع کروانی ہیں۔

جب دیکھو سمیر، سمیر لگائی ہوتی ہے تم دونوں نے!

اور کوئی کام ہی نہیں ہے۔

زرتشہ کی آواز اب دھیمی ہو چکی تھی'

کیونکہ کلاس کا ٹائم ہو رہا تھا اور سارے سٹوڈنٹس آ چکے تھے کلاس میں۔

ہم تو بس یہ کہہ رہی تھیں کہ سمیر پہلے سے بھی زیادہ ہینڈسم ہو گیا ہے۔

نازیہ نے زرتشہ کے کان میں سرگوشی کی۔

تو کیا کروں میں؟

زرتشہ ان کی کوئی بھی بات سننے کو راضی نہیں تھی۔

زرتشہ کو چڑ سی ہونے لگی سمیر کے ذکر پر۔

نہیں تم کچھ مت کرو۔

بس ایک کام کرنا!

نازیہ اپنا چشمہ درست کرتے ہوئے بولی۔

کیا۔۔۔؟

زرتشہ بھنوئیں اچکاتے ہوئے بولی۔

اب اگر تمہیں سمیر پرپوز کرے تو اسے ناں مت کہنا!

نازیہ ہنسی دباتے ہوئے بولی۔

زرتشہ نے سامنے پڑا رجسٹر اٹھا کر نازیہ کے سر میں دے مارا۔

اف۔۔۔ پاگل ہو تم زرتشہ!

New Era Magazine

مجھے مارو گی کیا؟

نازیہ اپنا سر تھامتے ہوئے بولی۔

ہاں ماردوں گی میں تمہیں اگر دوبارہ تم نے ایسی گھٹیا بات کی تو۔

زرتشہ وہاں سے اٹھ کر دوسری جگہ بیٹھ گئی۔

نازیہ اور نیلم ہنسنے لگیں۔

اچھا یار۔۔ہم تو بس مزاق کر رہی تھیں۔

زرتشہ کے وہاں سے اٹھنے پر دونوں اس کے پیچھے بھاگیں۔

زرتشہ منہ پھلائے بیٹھی رہی۔

کلاس شروع ہو چکی تھی۔

اس کے بعد ان تینوں میں اس بارے میں کوئی بات نہیں ہوئی۔

"سمیر کلاس کے باہر ہی رک کر فیصل اور نوید کا انتظار کر رہا تھا۔

وہ دونوں جیسے ہی وہاں آئے سمیر کو دیکھ کر دھنگ رہ گئے۔

نو نو نو۔۔۔سمیر یہ تم نہیں ہو سکتے!

فیصل تو بس گرنے ہی والا تھا۔

نوید نے اسے تھام کر گرنے سے بچایا۔

سمیر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

وہ دونوں بازو سینے پر باندھے ان کی حرکتیں دیکھنے لگا۔

اوہ مائی گاڈ !

سمیر یہ تم ہو؟

تم تو پہلے سے بھی زیادہ ہینڈ سم لگ رہے ہو اب۔

فیصل دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔

پھر گھٹنوں کے بل سمیر کے سامنے بیٹھ گیا۔

سمیر مجھ سے شادی کرو گے '

فیصل دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے بولا۔

ایسے ہی ہاتھ جوڑے گی زرتشہ خان تمہارے سامنے !

فیصل آنکھ دباتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوئے۔

تینوں ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہونے لگے۔

چلو بس کرو اب کلاس میں جانے کا ٹائم ہے۔

مس زرتشہ خان کو اچھا بچہ بن کر بھی تو دکھانا ہے۔

ہاہاہاہا۔۔۔سمیر کی بات پر ایک بار پھر سے تینوں کا قہقہ گونجا۔

تینوں ہنستے مسکراتے کلاس میں داخل ہو گئے۔

سب سٹوڈنٹس کی نظریں سمیر پر ٹک سی گئیں۔۔سمیر کلاس میں !

پروفیسر صاحب بھی حیران ہوئے سمیر کو کلاس میں آتے دیکھ۔

ایک تو ساری کلاس سمیر کے کلاس میں آنے پر حیران تھی۔اوپر سے اس کا بدلا ہوا حلیہ دیکھ کر سب دیکھتے ہی رہ گئے۔

ہر طرف سمیر نامی سرگوشیاں شروع ہو گئیں۔

آو برخوردار!

آج کیسے رستہ بھول گئے کلاس کا؟

پروفیسر صاحب بھی ایسے کیسے جانے دیتے سمیر کو۔

گڈمارننگ سر!

"سر یہ تو آپ کی خوش قسمتی ہے کہ میں آپ کی کلاس اٹینڈ کرنے آیا ہوں۔

ورنہ ایک دنیا ترستی ہے۔

"دی ڈان۔۔۔سمیر گجر سے ملنے کے لیے!

سمیر کی بات پر ساری کلاس ہنسنے لگی۔

پروفیسر صاحب نے وہی سے ڈسٹر کا نشانہ لگایا سمیر پر۔

جو سمیر نے باآسانی کیچ کر لیا۔

غلط نشانہ سر!

لگتا ہے آپ کی نظر کمزور ہو رہی ہے۔

اوہ۔۔۔آپ نے چشمہ اتارا ہوا ہے نا اسی لیے ایسا ہوا۔

چلیں کوئی بات نہیں سر اگلی بار چشمہ لگا کر نشانہ لگانا آپ۔

ہو سکتا ہے سہی لگ جائے۔

پوری کلاس ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔

یو۔۔ گیٹ آوٹ فرام دی کلاس!

پروفیسر صاحب غصے سے بولے۔

سمیر نے آگے بڑھ کر ان کے ہاتھ چوم کر آنکھوں سے لگا لیے۔

سر پلیز مجھے معاف کر دیں آپ!

آئیندہ ایسی غلطی نہیں ہو گی سر۔

پروفیسر صاحب دھنگ رہ گئے سمیر کے اس رویے پر۔

اچھا ٹھیک ہے جاو بیٹھو اپنی سیٹ پر!

اگر حلیہ سدھار لیا ہے تو رویے بھی ٹھیک کرنے کی کوشش کرو۔

ورنہ کوئی فائدہ نہیں تمہارے اس حلیہ بدلنے کا۔

خود کو اندر سے بدلنے کی کوشش کرو!

اپنا رویہ، لہجہ سب درست کرو۔

ان کپڑوں اور بالوں کو درست کرنے کے علاوہ ایک اور کام بھی کرو۔

"اپنا اخلاق درست کرو"

"یہ مہنگے کپڑے اور مہنگی جیلز لگا کر بال سیٹ کر کے خوبصورت نظر آنے کا کوئی فائدہ نہیں' جب تک تمہارا اخلاق ہی خوبصورت نا ہو!

"خود کو اندر سے سنوارو"

جی سر!

سمیر سینے پر ہاتھ رکھ کر جھکتے ہوئے بولا۔

ٹھیک ہے اب کلاس کا وقت ضائع مت کرو جاو بیٹھو اپنی سیٹ پر!

پروفیسر صاحب اب کی بار تھوڑے نرم لہجے میں بولے۔

وہ تینوں مسکراتے ہوئے اپنی سیٹ کی طرف بڑھ گئے۔

لیکچر سٹارٹ ہو گیا۔ مگر سن کون رہا تھا۔

سمیر اپنی سیٹ پر بیٹھتے ہی کانوں میں کاٹن ڈالے بیٹھ گیا۔

پروفیسر صاحب بول رہے تھے اور وہ بس ان کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

چھٹی کا وقت ہوا تو تینوں کینٹین کی طرف بڑھی تاکہ لنچ کرنے کے بعد ہاسٹل جائیں۔

جیسے ہی تینوں کینٹین میں جا کر بیٹھیں۔ سامنے والے ٹیبل پر سمیر، نوید اور فیصل آ کر بیٹھ گئے۔

سمیر کا رخ زرتشہ کی طرف ہی تھا۔

زرتشہ نے غصے سے اسے گھورا۔۔۔

مگر اسے کوئی فرق ہی نہیں پڑا۔

وہ ایسے ظاہر کر رہا تھا جیسے زرتشہ کو دیکھا ہی نا ہو اس نے۔

جیسے ہی زرتشہ دوسری طرف دیکھنے لگتی سمیر اس کی طرف دیکھنے لگ جاتا۔

New Era Magazine

مگر جیسے ہی زرتشہ اس کی طرف دیکھتی اس کی نظریں یا تو فون پر جمی ہوتیں یا پھر نوید اور فیصل سے باتیں کرتا دکھائی دیتا۔

زرتشہ کو کوفت سی ہونے لگی سمیر کو سامنے دیکھ کر۔

پچھلے چند دنوں میں اس کے دل میں سمیر کے لیے جو نرم گوشہ پیدا ہوا تھا اب کہیں دور رہ گیا تھا۔

نفرت کی آگ پھر سے جلنے لگی تھی۔

سمیر بھی تو یہ سب نفرت کی وجہ سے ہی کر رہا تھا۔

"اس دن جب زرتشہ نے اس کے ہاتھ میں چوڑیاں تھمائیں تو اسے بہت شدت سے اپنی بے عزتی کا احساس ہوا۔

ایک لڑکی اسے اس طرح چیلنج کر سکتی ہے۔اس نے کبھی سوچا نہیں تھا۔

زرتشہ کے لیے اس کی نفرت پہلے سے زیادہ بڑھ چکی تھی۔

آنکھوں میں درد تھا یا غصہ سمیر نہیں جانتا تھا۔

وہ جانتا تھا تو بس اتنا کہ زرتشہ سے انتقام لینا ہے۔

بدلے کی آگ میں جلتا رہا وہ!

فیصل اور نوید جلدی سے اس کے کمرے کی طرف بڑھے اور اس کے ہاتھ سے بہتا خون صاف کرنے کے بعد پٹی باندھی۔

سمیر کچھ نہیں بولا۔

New Era Magazine

اب اس نے اپنا ہاتھ بھی واپس نہیں کھینچا۔

شاید وہ خود بھی اس ازیت سے باہر نکلنا چاہتا تھا۔

وہ کسی گہری سوچ میں گُم سا بیٹھا تھا۔

آج تک کسی لڑکی نے اس کو جواب تک نہیں دیا اونچی آواز میں 'اور یہ زرتشہ خان تو چوڑیاں ہی تھما گئیں پہننے کے لیے۔

اس بات کا گہرا صدمہ پہنچا تھا سمیر کو۔

سمیر۔۔۔!

کیا ہوا ہے تمہارے ہاتھ پر؟

کچھ بولو تو سہی یار!

فیصل اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔

سمیر نے خالی خالی سی نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

زرتشہ خان!

سمیر بہ مشکل بس اتنا ہی بول سکا۔

زرتشہ خان۔۔؟

زرتشہ نے کیا یہ سب تمہارے ساتھ؟

فیصل بھنوئیں اچکاتے ہوئے سوالیہ نظروں سے سمیر کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

ہاں۔۔۔زرتشہ خان نے مجھے یہ چوڑیاں دیں تا کہ میں پہن لوں انہیں!

اس کا دماغ خراب ہو چکا ہے!

نوید نے دروازے سے اندر آتے ہوئے سمیر کی بات سن لی۔

وہ غصے سے کمرے میں بولتا ہوا داخل ہوا۔

اب مزید ایک اور دن نہیں ٹکنے دیں گے ہم اسے اس یونیورسٹی میں۔

چلو فیصل میرے ساتھ!

نوید غصے سے فیصل کا ہاتھ تھامتے ہوئے باہر کی طرف بڑھا۔

رک جاو تم دونوں!

سمیر کی آواز پر وہ دونوں رک گئے۔

ایسا کچھ نہیں کرو گے تم دونوں!

یہ میری لڑائی ہے اور مجھے اب سمجھ آگئی ہے یہ جنگ کیسے لڑنی ہے مجھے!

چوڑیوں کا جواب چوڑیوں سے ہی دینا پڑے گا مجھے۔۔!

وہ یہی چاہتی ہے ناں کہ میں اپنے بال کٹوا دوں، یہ مونچھیں کٹوا دوں۔

غنڈہ گردی بند کر دوں'

اب یہ سب کر کے دکھاوں گا میں اسے!

مس زرتشہ خان!

تیار ہو جاو تم!

آرہا ہے "دی ڈان سمیر گجر"

ایک نئے انداز میں 'تمہاری زندگی برباد کرنے!

سمیر اپنے پٹی باندھے ہاتھ پر نظریں جمائے سب بولتا چلا گیا۔

نہیں سمیر!

ہم تمہیں ایسا نہیں کرنے دیں گے۔۔۔ تم ایک لڑکی کے لیے خود کو نہیں بدلو گے۔

نہیں۔۔۔ میں ایک لڑکی کے لیے نہیں 'اپنے لیے خود کو بدلوں گا۔

سمیر نے فیصل کی بات کاٹ دی۔

"صرف اور صرف اپنے لیے!

اب پلیز کچھ دیر کے لیے اکیلا چھوڑ دو تم دونوں مجھے۔

میرا سر بہت چکرا رہا ہے۔

ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔۔ ہم دونوں ہمیشہ کی طرح آج بھی تمہارے ساتھ ہیں۔ اور ہمیشہ رہیں گے۔

دونوں کمرے سے باہر نکل گئے۔

سمیر کے لیے یہ فیصلہ کرنا بہت مشکل تھا۔ مگر یہ فیصلہ اسے کرنا ہی پڑا۔

کیونکہ اب مردانگی کی تھی۔

"جب بات مردانگی پر آتی ہے تو مرد ہر حد پار کر جاتا ہے 'اسے تو بس کسی بھی صورت اپنی مردانگی ثابت کرنی ہوتی ہے۔

پھر چاہے وہ راستہ سہی ہو یا غلط!

"چاہے وہ راستہ کسی کا دل توڑ کر ہی نا بنتا ہو۔ مرد اس راستے سے بھی گزرنے سے گریز نہی کرتا"

ایسا ہی کچھ سمیر کے ساتھ ہو رہا تھا۔

وہ بدلے کی آگ میں خود بھی جل رہا تھا اور اس آگ کی لپیٹ میں زرتشہ کو بھی لینے والا تھا۔

زرتشہ کا قصور بس اتنا تھا کہ اس نے سمیر کا پرپوزل ایکسیپٹ نہیں کیا۔

اب غلطی کی ہے تو سزا کی حق دار تو بنتی ہے ناں وہ۔۔۔

زرتشہ نے نازیہ کو اس کی جگہ سے ہٹا کر اپنی جگہ پر بٹھا دیا اور خود نازیہ کی سیٹ پر آ بیٹھی۔

اب سمیر اس کو نہیں دیکھ سکتا تھا۔

زرتشہ پر سکون ہو کر برگر کھانے لگی۔

سمیر اور اس کے دوست وہاں سے اٹھ کر چل پڑے۔

ان کو جاتے دیکھ زرتشہ نے سکھ کا سانس لیا۔

نیلم اور نازیہ تو کھا کھا کر تھک ہی نہیں رہی تھیں۔ جبکہ زرتشہ بس ایک برگر کھا کر بیٹھ گئی۔

وہ ان دونوں کے انتظار میں تھی اب کہ جلدی سے یہ دونوں فری ہو لنچ سے تو وہ ہاسٹل پہنچے۔

اوہ۔۔ مجھے تو بک لینی تھی لائبریری سے!

زرتشہ یاد آنے پر بولی۔

تم دونوں بیٹھو لنچ کرو۔ میں آتی ہوں پانچ منٹ میں۔

زرتشہ اپنا بیگ سنبھالتے ہوئے تیزی سے لائبریری کی طرف بڑھی۔

New Era Magazine

وہ لائبریری میں پہنچ کر اپنی مطلوبہ کتاب ڈھونڈنے لگی۔

اس نے رینک میں سے ایک کتاب اٹھائی تو دوسری طرف سمیر کا چہرہ نظر آیا اسے۔

اوہ۔۔۔زرتشہ ڈر کر نیچے بیٹھ گئی۔

اسے ڈر تھا کہ اگر سمیر نے اسے دیکھ لیا تو پتہ نہیں کیسے ری ایکٹ کرے گا۔

زرتشہ نے اٹھ کر دوبارہ اٹھ کر رینک کے دوسری طرف دیکھا۔

سمیر نہیں تھا وہاں۔

زرتشہ نے سکھ کا سانس لیا۔

سمیر رینک کی دوسری طرف سے زرتشہ کے پیچھے آرکا۔

"مجھے ڈھونڈ رہی ہو؟

سمیر کی آواز پر زرتشہ پلٹی۔

جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا!

سمیر زرتشہ کے سامنے کھڑا تھا' چہرے پر دلفریب مسکراہٹ سجائے۔

زرتشہ بس پھٹی پھٹی سی نگاہوں سے سمیر کو گھورنے لگی۔

زرتشہ گھبرا کر تھوڑا پیچھے ہٹی۔

وہ بنا دیکھے پیچھے چلتی گئی۔۔پیچھے کھڑا بکس رینک نیچے جا گرا۔

ساری بکس بکھر گئیں۔

چھٹی کا وقت تھا۔ساری لائبریری خالی تھی۔

New Era Magazine

لائیبریری انچارج بھی جا چکا تھا۔ سیکنڈ شفٹ شروع ہونے میں ابھی بہت ٹائم تھا۔

ورنہ اگر لائیبریری انچارج دیکھ لیتا تو زرتشہ کی خیر نہی تھی۔

زرتشہ گھبراتے ہوئے کتابیں اٹھا کر واپس رینک میں رکھنے لگی۔

سمیر مسکراتے ہوئے زرتشہ کی حرکتیں نوٹ کرنے لگا۔

وہ آگے بڑھا اور زرتشہ کے ساتھ کتابیں اٹھا کر رینک میں سیٹ کرنے لگا۔

زرتشہ تیزی تیزی میں ساری کتابیں رکھتے ہوئے آگے بڑھی۔

تب ہی اچانک سمیر زرتشہ کے سامنے آگیا تیزی سے!

زرتشہ کا پاوں بکس رینک سے اٹکا اور وہ گرتے گرتے بچی!

سمیر نے اسے گرنے سے بچا لیا اس کا ہاتھ تھام کر۔

ورنہ زرتشہ کو چوٹ لگ جاتی۔

زرتشہ نے خدا کا شکر ادا کیا کہ گرنے سے بچ گئی۔

مگر جیسے ہی اس کی نظر سمیر کے ہاتھ میں قید اپنے ہاتھ پڑی اس کو چار سو چالیس والٹ کا کرنٹ لگا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی؟

زرتشہ اپنا ہاتھ سمیر کے ہاتھ سے آزاد کروانے کے بعد غصے سے بولی۔

سمیر کو حیرت ہوئی زرتشہ کے سوال پر۔

شکریہ ادا کرنے کی بجائے وہ الٹا اسی پر چلا رہی تھی۔

"زرتشہ اگر میں تمہارا ہاتھ نا تھامتا تو تم گر جاتی !

اپنا غصہ کنٹرول کرتے ہوئے سمیر مدھم لہجے میں زرتشہ کے قریب ہوتے ہوئے بولا۔

زرتشہ کے دل کی دھڑکن میں ہلچل سی مچ گئی۔

وہ پیچھے دیوار سے جا لگی !

سمیر کی جزبات لٹاتی آنکھیں، مدھم سا لہجہ۔۔زرتشہ کو اپنا دل بے قابو ہوتا محسوس ہوا۔

سمیر نے قدم زرتشہ کی طرف بڑھائے۔

پیچھے دیوار تھی اور زرتشہ کے لیے فرار کا کوئی راستہ نہی تھا۔

زرتشہ کا چہرہ پسینے سے بھرنے لگا۔

سمیر کا یہ بدلہ ہوا رویہ اور بدلہ ہوا حلیہ، وہ پہلے والا سمیر تو لگ ہی نہی رہا تھا زرتشہ کو۔

یہ تو کوئی اور ہی چہرہ لگ رہا تھا زرتشہ کو۔۔ سمیر کی اتنی قربت۔۔زرتشہ کو اپنا دل کی دھڑکن کانوں میں سنائی دے رہی تھی۔

"سمیر نے ہاتھ بڑھا کر زرتشہ کے ماتھے پر آئے پسینے کو ہاتھ سے صاف کیا اور مسکرا کر عمارہ کی طرف دیکھا۔

ڈر گئی مس زرتشہ خان !

"بس اتنی سی قربت نہی برداشت کر سکی میری۔۔۔ابھی تو ساری زندگی ساتھ گزارنی ہے ہمیں !

سب کے سامنے تو بڑی بہادر بنتی ہو اور اب دیکھو کیسے بھیگی بلی بنی کھڑی ہو۔

ایسے ڈر رہی ہو جیسے میں انسان نہی شیر ہوں!

زرتشہ نے غصے سے سمیر کو گھورا۔

"شیر نہی۔۔۔گدھے ہو تم!

زرتشہ غصے سے چلائی۔

ششش۔۔سمیر نے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے زرتشہ کو چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

یہ لائبریری ہے۔یہاں اونچی آواز میں بولنا منع ہے۔

سمیر مسکراتے ہوئے بولا۔

زرتشہ نے سائیڈ سے نکلنے کی کوشش کی مگر سمیر سے اپنا ہاتھ دیوار پر رکھ کر راستہ روک دیا۔

زرتشہ نے دوسری طرف سے نکلنا چاہا تو سمیر نے دوسری طرف بھی ہاتھ رکھ کر زرتشہ کا راستہ بند کر دیا۔

"عشق نے کیا سے کیا کر دیا۔

گل سے گلاب کو جدا کر دیا۔

"کیا تھے ہم اور کیا رہ گئے۔

تیری موہنی صورت نے نواب کر دیا۔

"جان یہ تجھ پر وار دوں!

تیری بکھری زلفیں سنوار دوں!

"جو تیری اجازت ہو!
زندگی تیرے پہلو میں گزار دوں!
"بدل ڈالا خود کو اِک تیری خاطر!
کوئی حکم دو دنیا خود کو نثار کر دوں!
تیری بے رخی نا سہہ سکے۔
دل سینے سے نکال پھینک دوں!
"جو تیری اجازت ہو!

زرتشہ بنا پلک جھپکائے سمیر کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

زرتشہ کو سمیر حواس سے بیگانہ لگ رہا تھا۔

کچھ سمجھ نہی آ رہا تھا کیا کرے۔

یہاں سے فرار کی کوئی راہ نظر نہی آ رہی تھی زرتشہ کو۔

سمیر بنا رکے بولتا چلا گیا۔

سمیر کی اتنی قربت زرتشہ کو اپنا دل بند ہوتا ہوا محسوس ہوا۔

لو بدل ڈالا خود کو!
کٹوا دی مونچھیں!
کٹوا دیئے اپنے بال۔۔۔!

New Era Magazine

"اب کیا فیصلہ کیا تم نے میرے بارے میں؟

زرتشہ کو جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا!

جس سوال سے گھبراتی وہ سمیر سے دور بھاگ رہی تھی سمیر نے وہی سوال کر ڈالا۔

"اب تو مرد لگ رہا ہوں ناں میں؟

یا پھر اپنے مرد ہونے کا ثبوت دینا پڑے گا مجھے؟

سمیر کے سر پر اس وقت جنون سوار تھا۔

وہ کچھ بھی کر سکتا تھا!

زرتشہ نے سوچا بھی نہی تھا اپنی بے عزتی کا بدلہ وہ اس طرح سے لے سکتا ہے۔

آخر تھی تو ایک لڑکی ہی ناں!

ایک کمزور سی لڑکی۔۔۔۔جو اس وقت ایک شکاری کے جال میں پھنس چکی تھی۔

زرتشہ کے ہاتھ پیر پسینے سے بھیگنے لگے۔۔۔ سمیر نے یہ سب کچھ ضد میں آکر کیا ہے۔زرتشہ کو یہ بات سمجھ آچکی تھی۔

آخر کار زرتشہ نے خود کو سنبھالتے ہوئے ہمت کر ہی لی۔

زرتشہ نے دونوں ہاتھ سمیر کے سینے پر رکھ کر اسے خود سے دور دھکیلنا چاہا۔

مگر سمیر نے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر اسے مزید قریب کر لیا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے سمیر؟

چھوڑو مجھے سمیر!

"یہ ہاتھ چھوڑنے کے لیے نہی تھامے میں نے زرتشہ خان!

اب زندگی بھر کا ساتھ نبھانا ہے ہمیں۔۔ سمیر ہوش و حواس سے بیگانہ لگ رہا تھا زرتشہ کو!

یہ کیا گھٹیا باتیں کر رہے ہو تم سمیر چھوڑو مجھے۔

زرتشہ نے اپنے ہاتھ آزاد کروانے چاہے مگر سمیر کی گرفت مظبوط تھی۔

وہ ایک کمزور سی چڑیا شکاری کے جال میں پھنس چکی تھی۔

زرتشہ کی آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہو گئے۔

زرتشہ کی آنکھوں سے بہتے آنسو دیکھ کر سمیر کی گرفت ڈھیلی پڑھی۔

زرتشہ تم کیوں رو رہی ہو؟

پلیز یہ رونا بند کر دو!

سمیر کی بات پر زرتشہ کے رونے میں مزید روانی آگئی۔

سمیر نے اس کے ہاتھ چھوڑ دیئے اور زرتشہ کی آنکھوں سے بہتے آنسو صاف کرنے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔

زرتشہ نے سمیر کا ہاتھ جھٹک دیا۔

ایک زوردار تھپڑ سمیر کے گال پر جڑ دیا۔

سمیر صدمے کی سی حالت میں گال پر ہاتھ رکھے زرتشہ کو دیکھنے لگا۔

دور رہو مجھ سے!

مجھے ہاتھ لگانے کی کوشش مت کرنا اب دوبارہ!

New Era Magazine

خود کو مرد کہتے ہو!

"یہ ہے تمہاری مردانگی؟

ایک اکیلی لڑکی کو حوس کا شکار بنا کر ثابت کرنا چاہتے ہو تم اپنی مردانگی!

"تم انسان نہی درندے ہو۔

"مرد کہلانے کے لائق نہی ہو تم!

زرتشہ کے الزامات پر سمیر نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

سمیر نے سر نفی میں ہلا دیا۔

نہی۔۔۔زرتشہ تم مجھے غلط سمجھ رہی ہو!

میں تو بس تمہیں تنگ کر رہا تھا!

سمیر نے پھر سے قدم زرتشہ کی طرف بڑھائے۔

زرتشہ کے مارے تھپڑ کا اتنا درد نہی ہوا سمیر کو جتنا زرتشہ کا الزام سن کر ہو رہا تھا۔

دور رہو مجھ سے سمیر!

زرتشہ چلائی۔۔۔

اب ایک اور قدم مت بڑھانا میری طرف!

"اگر تم نے میرے قریب آنے کی کوشش بھی کی تو میں اس کھڑکی سے باہر کود جاوں گی۔

زرتشہ نے پاس ہی کھلی کھڑکی کی طرف اشارہ کیا۔

سمیر وہی رک گیا۔

ٹھیک ہے۔۔۔ میں نہی آتا تمہارے پاس!

مگر میرا یقین کرو زرتشہ جیسا تم سمجھ رہی ہو ویسا کچھ نہی ہے۔

تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔

پلیز ایک بار میری بات سن لو!

نہی سنوں گی میں تمہاری کوئی بھی بات!

زرتشہ تیزی سے دروازے سے باہر نکل گئی۔

سمیر بے یقینی سے زرتشہ کو جاتے ہوئے دیکھنے لگا۔

وہ تیزی سے زرتشہ کے پیچھے دوڑا۔

زرتشہ تیز تیز بھاگتی یونیورسٹی کا گیٹ پار کر چکی تھی۔

سمیر دور کھڑا زرتشہ کو گیٹ سے باہر جاتے دیکھ رہا تھا۔

سمیر نے غصے سے دیوار پر زوردار مکا مارا۔

دیوار کو تو کوئی فرق نہی پڑا۔ مگر اس کے ہاتھ پر درد سا محسوس ہوا سمیر کو۔

مگر اس وقت وہ یہ درد محسوس نہی کر رہا تھا۔ اس کو تو زرتشہ کی بے اعتباری کا درد بے سکون کیے ہوئے تھا۔

وہ غصے سے پارکنگ کی طرف بڑھا۔

اپنی جیب سٹارٹ کرتے ہوئے یونیورسٹی سے باہر نکل گیا۔

زرتشہ تیز تیز چلتی ہاسٹل پہنچی۔

New Era Magazine

اپنے کمرے میں پہنچ کر جلدی سے دروازہ بند کرتے ہوئے بیڈ پر آ بیٹھی۔

بیگ سائیڈ پر رکھتے ہوئے چہرہ ہاتھوں پر گرائے آنسو بہانے لگی۔

زرتشہ بہت ڈر چکی تھی سمیر کی حرکتوں پر۔

وہ لائٹ بند کیے اندھیرے کمرے میں آنسو بہاتی رہی۔

کمرے کا دروازہ بج رہا تھا۔

نیلم اور نازیہ زرتشہ کو آوازیں دے رہی تھیں۔

مگر زرتشہ ان کی آواز سن کر بھی انجان بنی آنسو بہاتی رہیں۔

جب کافی دیر تک زرتشہ کینٹین نہی آئی تو وہ دونوں لائبریری چلی گئیں زرتشہ کو ڈھونڈنے۔

مگر زرتشہ وہاں نہی تھی۔

زرتشہ کو فون بھی کرتی رہیں مگر نمبر بند تھا اس کا۔

دونوں واپس ہاسٹل آ گئیں۔

وہ دونوں بہت پریشان ہو چکی تھیں۔

زرتشہ کے کمرے کا دروازہ کھلا دیکھ کر ان کی جان میں جان آئی۔

زرتشہ کمرے میں تھی۔

وہ دروازہ ناک کر رہی تھیں۔مگر زرتشہ کوئی جواب نہی دے رہی تھی۔

زرتشہ۔۔!

دروازہ کھولو یار!

کیا ہوا ہے تمہیں زرتشہ؟

وہ دونوں آوازیں دے رہی تھیں مگر زرتشہ کوئی جواب نہی دے رہی تھی۔

پیچھے ہٹو تم دونوں!

سمیر کی آواز پر وہ دونوں چونک کر پلٹیں۔

سمیر تم یہاں؟

نازیہ حیران ہوتے ہوئے بولی۔

وہ دونوں حیران پریشان سی سمیر کو دیکھنے لگیں۔

"یہ ہاسٹل کا تمہاری جاگیر ہے جو میں یہاں نہی آ سکتا!

سمیر بدمزہ ہوتے ہوئے بولا۔

اس کے کاموں میں کوئی دخل اندازی کرے اسے بلکل پسند نہی تھا۔

وہ پہلے ہی غصے میں تھا!

نازیہ کے سوال کرنے پر اس کا غصہ مزید بڑھ گیا۔

"یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا سمیر!

تم جیسے لوگ کبھی نہی بدل سکتے۔۔۔

یہ گرلز ہاسٹل ہے تم یہاں نہی آ سکتے۔

کس کی اجازت سے اندر آئے ہو تم؟

نیلم بھی بول پڑی۔

سمیر غصے سے اس کی طرف پلٹا!

بہت بولنے لگی ہو تم!

پر نکل آئے ہیں چڑیا کے 'مگر یہ مت بھولو میں پر کاٹ بھی سکتا ہوں۔

سمیر نیلم کی طرف انگلی اٹھاتے ہوئے بولا۔

کیا کر لو تم؟

نازیہ نیلم اور سمیر کے درمیان آتے ہوئے بولی۔

سمیر غصے سے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پلٹا۔

پھر اچانک واپس مڑا۔

نازیہ کے ہاتھ سے اس کا فون کھینچ کر تیسری منزل سے نیچے پھینک دیا۔

نازیہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

نازیہ جلدی سے آگے بڑھی۔۔نیچے سڑک پر اس کا فون بکھرا پڑا تھا۔

وہ غصے سے سمیر کی طرف پلٹی۔

یہ کیا کر دیا تم نے میرا اتنا مہنگا فون توڑ دیا؟

سمیر لاپرواہی سے کھڑا کمرے کا لاک گھما رہا تھا۔

تم سے بات کر رہی ہے وہ سمیر!

نیلم غصے سے سمیر کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

سمیر غصے سے نازیہ کی طرف پلٹا۔

اپنا وائلٹ نکالا اور پانچ ہزار والے دس نوٹ بنا گنتی کیے نازیہ کے ہاتھ میں تھما دیئے۔

خود پھر سے دروازے کی طرف پلٹ گیا۔

مجھے نہی چاہیے تمہارے یہ پیسے!

واپس رکھو یہ۔۔نازیہ نے پیسے سمیر کی طرف بڑھائے۔

"جیسے تمہاری مرضی!

سمیر نے وہ پیسے لے کر واپس وائلٹ میں رکھ دیئے۔

نیلم اور نازیہ حیران رہ گئیں اس کی ڈھٹائی پر۔

سمیر دروازے کی طرف بڑھا اور پھر اچانک سے ان دونوں کی طرف پلٹا۔

"اب اگر تم دونوں میں سے کسی کی آواز میرے کانوں میں پڑی۔۔۔تو ایک سیکنڈ نہی لگاؤں گا

میں تم دونوں کو یہاں سے نیچے پھینکنے میں۔

فون کا حال تو دیکھ ہی لیا تم دونوں نے!

اپنی بات مکمل کرتے ہوئے سمیر پھر سے دروازے کی طرف پلٹ کر لاک گھمانے لگا۔

نازیہ غصے سے نیچے کی طرف بڑھ گئی اپنا ٹوٹا ہوا فون اٹھانے۔

نیلم چپ چاپ کھڑی سمیر کا کارنامہ دیکھنے لگی۔

اس کے ہاتھ میں ایک چابی بھی تھی۔

آخر کار وہ لاک کھولنے میں کامیاب ہو ہی گیا۔

نازیہ بھی اپنا ٹوٹا ہوا فون لے کر واپس آ چکی تھی۔

سمیر نے جیسے ہی زرتشہ کے کمرے کا دروازہ کھولا زرتشہ چونک کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

سمیر نے کمرے میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے لائٹ جلائی۔

زرتشہ پھٹی پھٹی سی نگاہوں سے سمیر کو دیکھ رہی تھی۔

تم یہاں کیوں آئے ہو اور تم نے دروازہ کیسے کھولا؟

زرتشہ حیران ہو چکی تھی۔

نیلم اور نازیہ کمرے میں داخل ہونے ہی لگیں تھیں کہ سمیر ان دونوں کی طرف پلٹا۔

ہاتھ کے اشارے سے ان دونوں کو باہر جانے کا اشارہ دیا۔

وہ دونوں پیر پٹختی ہوئیں دروازے سے باہر جا رکیں۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے سمیر؟

تم میرے کمرے تک بھی پہنچ گئے۔اور میرے کمرے کا لاک بھی توڑ ڈالا۔

یہ سب کیا ہے؟

اب اور کیا چاہتے ہو مجھ سے؟

یہاں بھی آ گئے تم مجھے بدنام کرنے۔

"خدا کا واسطہ ہے سمیر!

زرتشہ نے اس کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑ دیئے۔

"میرا پیچھا چھوڑ دو۔

New Era Magazine

اپنی غلطیوں کے لیے میں ہاتھ جوڑ کر تم سے معافی مانگتی ہوں میں !

"میں ہار مانتی ہوں۔

پلیز تم جاو یہاں سے !

میرا مزید تماشہ نا بناو،،،

زرتشہ آنسو بہاتے ہوئے بول رہی تھی۔

اپنی عزت کی خاطر وہ اپنی انا کو قربان کر رہی تھی۔

اپنی عزت اسے اپنی انا سے بڑھ کر عزیز تھی۔

وہ نہی چاہتی تھی کہ اس کی عزت پر کوئی آنچ آئے۔

اگر اس کے بھائیوں تک ان باتوں کی خبر پہنچ گئی تو بھابیاں تو زرتشہ کو ہی برا بھلا کہیں گی۔

وہ تو پہلے ہی زرتشہ کے پڑھنے اور ہاسٹل میں رہنے کے خلاف تھیں۔

جب ان کی چالاکیاں وہاں نہی چلی تو انہوں نے اپنے بھائی کا باسط کا ایڈمشن بھی اسی یونیورسٹی میں کروا دیا۔

تاکہ وہ زرتشہ پر نظر رکھ سکے۔

"تم یہ رونا بند کرو پلیز !

مجھ سے یہ رونا دھونا، آنسو بہانا نہی دیکھا جاتا۔

سمیر آگے بڑھ کر زرتشہ کے اس کے سامنے جڑے ہاتھ ایک ہاتھ سے نیچے کرتے ہوئے بولا۔

"زرتشہ ایک بات میری کان کھول کر سن لو آج تم !

جیسا تم مجھے سمجھ رہی ہو ویسا کچھ نہی تھا۔

"میں ہوس کا شکاری نہی ہوں!

میں آوارہ ہوں، غنڈہ ہوں!

بدتمیز بھی ہوں میں۔۔۔ مگر!

"مگر میں بدچلن نہی ہوں زرتشہ!

تم اپنے دل میں میرے لیے ایسا کوئی گمان پیدا مت کرنا۔

ورنہ۔۔!

"ورنہ میں تمہیں جان سے ماردوں گا،،

سمیر زرتشہ کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر دباتے ہوئے بولا۔

سمیر کی گرفت بہت سخت تھی۔زرتشہ نے سمیر کے ہاتھ ہٹانا چاہے۔ مگر نہی ہٹا پائی۔

"نفرت کرتا ہوں میں تم سے!

بہت نفرت۔۔۔ سمیر اس کے کندھوں سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے بولا۔اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

زرتشہ بیڈ پر بیٹھ کر آنسو بہانے لگی۔

سمیر کے جاتے ہی نیلم اور نازیہ زرتشہ کے پاس آ بیٹھیں اور اسے چپ کروانے لگیں۔

زرتشہ اب بس بھی کرو یہ رونا،بتاؤ تو سہی آخر ہوا کیا ہے۔

سمیر یہاں کیوں آیا تھا؟

ہم تو سمجھی تھی یہ سدھر چکا ہے۔ مگر یہ تو بلکل ویسا ہی ہے۔

بس دکھاوے کے لیے حلیہ بدلہ ہے اس نے اپنا۔

کرتوت ابھی بھی وہی ہیں اس کے۔

غنڈہ کہی کا!

نیلم اور نازیہ دونوں اپنے دل کا غبار نکال رہی تھیں۔

نازیہ کو تو ویسے بھی اپنے فون ٹوٹنے کا غم ستائے جا رہا تھا۔

زرتشہ نے لائبریری میں ہوئے واقعہ دونوں کو سنا دیا۔اور اٹھ کر اپنی الماری کی طرف بڑھ گئی۔

سوٹ کیس اٹھا کر بیڈ پر رکھا اور اپنے کپڑے پیک کرنے لگی۔

زرتشہ یہ کیا کر رہی ہو تم؟

نیلم تیزی سے اس کی طرف بڑھی۔

"میں اب یہاں ایک اور منٹ بھی نہی رہ سکتی!

"جو کمرے تک پہنچ سکتا ہے، وہ کچھ بھی کر سکتا ہے!

"اس سے پہلے کہ میری عزت پر کوئی آنچ آئے۔میں اس سارے معاملے کو یہی ختم کر دینا

چاہتی ہوں۔

بس یہی ایک حل ہے اس مسئلے کا!

یہ مسئلے کا حل نہی ہے زرتشہ!

اس طرح تو وہ سمجھے گا کہ تم اس سے ڈر کر بھاگ گئی ہو۔

اس کی دہشت مزید بڑھے گی، یہ تو کوئی حل نا ہوا ناں۔

نازیہ غصے سے زرتشہ کی طرف بڑھی۔

"فی الحال میرے پاس یہی حل ہے!

بعد میں کیا کرنا ہے بعد میں سوچوں گی۔ابھی مجھے گھر جانا ہے۔

میں واپس نہی آنا چاہتی۔۔تم سب سے رابطے میں رہوں گی۔

جب دل چاہے تم تینوں مجھ سے ملنے آسکتی ہو۔

"نازیہ کیا تم مجھے بس اسٹینڈ تک چھوڑ دو گی؟

یا پھر میں ٹیکسی منگوا لوں؟

کیسی باتیں کر رہی ہو زرتشہ؟

تم پاگل ہو گئی ہو!

کچھ سوچوں کیا کرنے جا رہی ہو تم۔

تمہاری بھابیاں تو پہلے ہی یہی چاہتی ہیں کہ تم پڑھائی چھوڑ کر واپس آ جاو۔

ان کے بچے سنبھالنے!

"اس غلامی میں کم از کم عزت تو محفوظ رہے گی"

زرتشہ اپنا بیگ اٹھا کر کندھے سے لٹکایا اور سوٹ کیس گھسیٹتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔

نیلم اور نازیہ تیزی سے اس کے پیچھے دوڑی۔

زرتشہ رک جاو پلیز ایسا مت کرو۔

New Era Magazine

وہ دونوں آوازیں دیتی رہ گئیں۔

مگر زرتشہ نے ان کی ایک نہ سنی۔ وہ آنسو بہاتے ہوئے آگے بڑھتی چلی گئی۔

اچھا ٹھیک ہے رکو تو سہی میں گاڑی لے کر آتی ہوں۔

نازیہ زبردستی اس کا ہاتھ تھامے راستہ روک کر کھڑی ہو گئی۔

زرتشہ رک گئی۔

نازیہ گاڑی لے آئی اور تینوں گاڑی میں بیٹھ کر بس اسٹینڈ کی طرف روانہ ہو گئیں۔

زرتشہ مسلسل آنسو بہا رہی تھی۔

اس نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ ایک ایسے بے حس انسان سے پالا پڑے گا اس کا۔

پڑھائی چھوڑ کر یوں جانا پڑے گا اس کو۔

کتنی مشکلوں سے اجازت ملی تھی اسے پڑھنے کی۔

بھابھیوں کی ہزاروں منتیں کرنی پڑیں۔

اگر آج ماں، باپ زندہ ہوتے تو بھابیوں کی غلامی نہ کرنی پڑتی مجھے۔

زرتشہ کو اپنے بابا یاد آنے لگے۔

بچپن سے اپنے بابا کی لاڈلی رہی تھی وہ۔ بھائیوں سے زیادہ پیار کرتے تھے بابا اس سے۔

دو سال پہلے ان کی اچانک موت نے زرتشہ کو توڑ کر رکھ دیا۔

ماں کا سایہ تو بچپن میں ہی زرتشہ کے سر سے اٹھ گیا۔

اس وقت وہ چار سال کی تھی جب اس کی اماں سو کر اٹھی ہی نہیں۔

New Era Magazine

ان کا ہارٹ فیل ہو چکا تھا۔

اس کے بعد بھائیوں اور بابا نے ہی مل کر پالا اس کو۔

شادیوں کے بعد بس اپنی بیویوں کے ہی ہو کر رہ گئے۔

جب تک بابا زندہ رہے زرتشہ کی زندگی اچھی گزرتی رہی۔

مگر جیسے ہی اس کے بابا اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ چند ماہ بعد ہی بھابیوں کی سچائی سامنے آنے لگی۔

اپنا اصلی روپ دکھانے لگی وہ دونوں بہنیں۔

زرتشہ کو بات بات پر مفت خوری کا تانا دیا جاتا۔

ان کی غلامی کرتی وہ الگ، مگر زرتشہ نے کبھی ان کو پلٹ کر جواب نہی دیا۔

وہ دونوں لاکھ نفرت کر لیں زرتشہ سے مگر زرتشہ نے ہمیشہ ان دونوں کو اپنی بڑی بھابیوں سے بڑھ کر اپنی ماں کا درجہ دیا۔

وہ بڑے لوگ کہتے تھے ناں "بڑی بھابی ماں جیسی ہوتی ہے"

بس زرتشہ اسی بات کو مانتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی۔

سب کچھ اچھا چل رہا تھا، پھر زرتشہ کے سر پر پڑھائی کا جنون سوار ہو گیا۔

نیلم نے یہاں ایڈمشن لیا تو اس نے زرتشہ کو بھی اپنے ساتھ چلنے کی آفر کی۔

پھر زرتشہ نے بھی بھابیوں کی منتیں شروع کر دیں۔

New Era Magazine

آخر کار وہ دونوں مان ہی گئیں۔ مگر ساتھ ہی انہوں نے باسط کے ساتھ جانے کی شرط بھی رکھ دی۔

زرتشہ کو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑا۔

وہ باسط کو بھی اپنا بڑا بھائی ہی سمجھتی تھی۔ مگر اس بات سے انجان تھی وہ کہ باسط اس سے شادی کرنا چاہتا ہے۔

نازیہ نے بس اسٹینڈ کے قریب گاڑی روک دی۔

زرتشہ پلیز ایک بار اچھی طرح سوچ لو، یہ تم ٹھیک نہیں کر رہی۔

نیلم نے ایک آخری کوشش کی اس کو سمجھانے کی مگر زرتشہ اس کی بات سنے بغیر ہی گاڑی سے باہر نکل کر ٹکٹ کاونٹر کی طرف بڑھی۔

سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر زرتشہ کے پیروں تلے جیسے زمین سرک گئی۔

زرتشہ پہلے گھبرا گئی۔ پھر ڈھٹائی سے ٹکٹ کاونٹر کی طرف بڑھی۔

سمیر کاونٹر کے ساتھ والی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے دونوں بازو سینے پر فولڈ کیے غصیلی نگاہوں سے لب بھینچے کھڑا زرتشہ کو گھور رہا تھا۔

زرتشہ جیسے ہی ٹکٹ اٹھانے لگی سمیر نے آگے بڑھ کر ٹکٹ پر ہاتھ رکھ کر سر نفی میں ہلا دیا۔

زرتشہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے وہاں سے آگے بڑھ گیا۔

زرتشہ اپنا ہاتھ چھڑوانے کے لیے جدوجہد کرنے لگی۔ مگر سمیر نے اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا۔

جب نیلم اور نازیہ کی نظر سامنے سے آتے سمیر اور زرتشہ پر پڑی تو دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرا دیں۔

لیں جی ہو گیا کام!

دونوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔

نازیہ نے اپنا سم کارڈ نکال کر نیلم کے فون میں ڈالا اور سارا غصہ سائیڈ پر رکھتے ہوئے سمیر کو زرتشہ کے جانے کی خبر میسیج کر دی۔

اور حسبِ توقع سمیر ان سے پہلے ہی وہاں پہنچ گیا۔

ان دونوں کے پاس بس ایک یہی طریقہ تھا زرتشہ کو روکنے کا۔

نیلم نے یہ میسیج لکھا سمیر کو کہ زرتشہ تمہاری وجہ سے یونیورسٹی چھوڑ کر جا رہی ہے۔

پلیز سمیر اس کو روک لو کسی طرح۔۔۔میں بس اسٹینڈ کر ایڈریس سینڈ کر رہی ہوں۔

پلیز جلدی یہاں پہنچ جاو، اس سے پہلے کہ دیر ہو جائے۔

سمیر کے میسیج کا کوئی جواب نہی آیا۔

جیسے ہی سمیر نے میسیج پڑھا وہ سر تھام کر رہ گیا۔وہ تیزی سے جیپ سٹارٹ کرتے ہوئے ہاسٹل سے باہر نکل پڑا بس اسٹینڈ کے لیے۔

میسیج کا جواب دینے کے لیے وقت نہی تھا اس کے پاس۔

چلیں پھر ہم دونوں ہاسٹل؟

نازیہ مسکراتے ہوئے بولی۔

New Era Magazine

ہاں ہاں ضرور!

نیلم بھی مسکراتے ہوئے بولی۔

نازیہ نے گاڑی سٹارٹ کی اور واپس ہاسٹل کی طرف موڑ دی۔

"سمیر یہ کیا بد تمیزی ہے؟

،ہاتھ چھوڑو میرا!

زرتشہ کا ہاتھ ابھی تک سمیر کی گرفت میں تھا۔

بیٹھو جیپ میں۔۔۔وہ زرتشہ کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے بولا۔

میں کیوں بیٹھوں تمہاری جیپ میں؟

مجھے جانے دو مجھے اپنے گھر واپس جانا ہے۔

زرتشہ اپنا ہاتھ دباتے ہوئے بولی جو سمیر کے مظبوطی سے تھامنے پر اب درد ہو رہا تھا۔

"زرتشہ تنگ مت کرو مجھے!

چپ چاپ جیپ میں بیٹھ جاو،اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔

سمیر زرتشہ کے تھوڑا قریب ہوتے ہوئے بولا۔

زرتشہ ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹی۔آنکھوں سے پھر سے آنسو بہنے لگے۔

سمیر کو اپنی غلطی پر پچھتاوا ہوا۔

اچھا ٹھیک ہے یار میں نہی آتا تمہارے پاس!

میں دور ہو جاتا ہوں۔۔۔تم رونا تو بند کر دو یار۔

New Era Magazine

ایک تو تم لڑکیوں کو رونے کے سوا اور کوئی کام نہی آتا۔

جب دیکھو چھوٹی چھوٹی باتوں پر آنسو بہانے لگتی ہو۔

تم بیٹھو جیپ میں۔

تمہیں ہاسٹل ڈراپ کر دوں۔

نہی۔۔مجھے ہاسٹل واپس نہی جانا،مجھے اپنے گھر جانا ہے۔

نازیہ اور نیلم میرا انتظار کر رہی ہیں مجھے جانے دو۔

زرتشہ نے جیپ کی دوسری سائیڈ سے نکلنا چاہا مگر سمیر اس کے سامنے آرکا۔

وہ دونوں ہاسٹل میں ہی مل جائیں گی تمہیں۔

ابھی تم چلو میرے ساتھ۔۔۔اچھا نہی لگتا سب دیکھ رہے ہیں۔اور یہ آنسو بہانا بھی بند کر دو اب۔

خود ہی صاف کر کر لو اپنے آنسو یا پھر میں صاف کر دوں۔

سمیر نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔

زرتشہ ڈر کر پیچھے ہٹی،میں خود کر لوں گی۔

ویری گڈ!

سمیر ہنسی دباتے ہوئے بولا۔

زرتشہ چپ چاپ جیپ میں بیٹھ گئی۔

سمیر بھی مسکراتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔اور جیپ سٹارٹ کر دی۔

زرتشہ منہ دوسری طرف موڑے بیٹھی رہی۔

زرتشہ۔۔۔!

آئی ایم سوری!

زرتشہ نے چونک کر سمیر کی طرف دیکھا۔

کس بات کے لیے سوری "دی ڈان سمیر گجر؟

زرتشہ ایک ایک لفظ چباتے ہوئے بولی۔

سمیر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

بہت اچھا لگتا ہے تمہارے ہونٹوں پر میرا نام، زرتشہ خان۔

کتنا اچھا لگا گا ناں!

جب زرتشہ خان سے تم مسز "دی ڈان سمیر گجر "بن جاو گی۔

زرتشہ نے چونک کر سمیر کی طرف دیکھا!

"سب کچھ مزاق لگتا ہے ناں تمہیں؟

لڑکیوں کے جزبات سے کھیلنا، تم اس طرح سے اپنی مردانگی ظاہر کرتے ہو؟

سمیر نے جیپ سڑک کے کنارے روک دی۔

نہی زرتشہ۔۔۔!

تم غلط ہو، میں لڑکیوں کے جزبات سے نہی کھیلتا۔

ان کی برداشت سے زیادہ مزاق نہی کرتا میں ان سے۔

New Era Magazine

مگر تم ان لڑکیوں میں سے نہی ہو!

تم الگ ہو، تمہارے جزبات کو سمجھنا چاہتا ہوں میں۔

تمہارے ساتھ گھر بسانا چاہتا ہوں میں۔

مردانگی یہ ہے کہ میں تمہارا ہاتھ زندگی بھر کے لیے تھام لوں۔

رہنے دو یہ بڑی بڑی باتیں!

"مجھے تمہارے ساتھ کی کوئی ضرورت نہی ہے۔

میں یہاں پڑھائی کرنے آئی ہوں گھر بسانے نہی!

سمیر نے مسکراتے ہوئے جیپ سٹارٹ کر دی۔

گھر تو ایک نا ایک دن تو بسانا ہی پڑتا ہے سب کو۔

تمہیں بھی بسانا ہے!

"تو پھر میرے ساتھ کیوں نہی؟

"جیسا تم نے کہا میں نے ویسا کر ڈالا۔

"زرتشہ تمہاری خاطر اتنا بدل ڈالا خود کو، مگر تمہاری بات ابھی بھی وہی کی وہیں ہے۔

میں نے تو بس ایک بات کی تھی کہ خود کو بدل لو، اچھے انسان بنو۔

لڑکیوں کی طرح لمبے بال، اور مردوں کی طرح لمبی مونچھیں رکھے۔ آدھے مرد اور آدھی

عورت بن کر زندگی گزار رہے تھے تم!

سمیر کو جھٹکا سا لگا زرتشہ کی بات پر۔

چہرے پر پھر سے غصے کے آثار چھانے لگے۔

اس نے غصے سے ہاسٹل کے گیٹ کے پاس جیپ کو بریک لگائی۔

آج کے بعد یہاں سے جانے کی کوشش مت کرنا، ورنہ میں تمہارے گھر سے واپس لے آوں گا تمہیں!

اب نکلو میری جیپ سے!

سمیر ایک لفظ چباتے ہوئے بولا۔

زرتشہ کو شدت سے اپنی توہین کا احساس ہوا۔

جا رہی ہوں۔۔۔ میں بھی کوئی مر نہی رہی تھی تمہاری اس گھٹیا جیپ میں بیٹھنے کے لیے۔

تم نے خود ہی زبردستی بٹھایا مجھے!

سمیر نے غصے سے زرتشہ کی طرف دیکھا۔

"میری جیپ کے بارے میں کچھ مت کہنا ورنہ؟

سمیر غصے سے زرتشہ کی طرف انگلی اٹھاتے ہوئے بولا۔

زرتشہ کی نظر اپنے پیروں کے پاس گری پانی کی بوتل پر پڑی۔

زرتشہ کو بوتل اٹھاتے دیکھ سمیر نے سر نفی میں ہلایا۔

نو۔۔۔!

مگر اس کے بولنے سے پہلے ہی زرتشہ سارا پانی سمیر کے سر پر الٹ چکی تھی۔

تم اسی لائق ہو بھگتو اب!

زرتشہ غصے سے بولتی ہوئی جیپ سے نیچے اتر گئی۔

زرتشہ۔۔۔ سمیر بس اسے غصے سے پکارتا ہی رہ گیا۔

زرتشہ نہی رکی۔

سمیر نے اپنے چہرے پر بکھرے بال چہرے سے پیچھے ہٹائے اور نا چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا۔

کیسی پاگل لڑکی ہے!

سمیر نے مسکراتے ہوئے جیپ سٹارٹ کر دی۔

زرتشہ غصے سے آگ بگولہ ہوتی اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔

نیلم اور نازیہ اس کا بیگ کھولے سارا سامان الماری میں واپس رکھنے میں مصروف تھیں۔

زرتشہ کو دیکھ کر دونوں نے ایسے چونکنے کی ایکٹنگ کی جیسے کچھ جانتی ہی نہ ہو۔

زرتشہ تم یہاں کیسے؟

نیلم جلدی سے آگے بڑھی۔

ہمیں لگا تم اپنا سوٹ کیس یہی بھول کر جا چکی ہو۔

اسی لیے ہم لوگ واپس آ گئیں۔

زرتشہ پلیز رک جاو!

مت کرو ایسا، ہمیں اس طرح چھوڑ کر مت جاو۔

نازیہ، زرتشہ کے گلے لگ کر جھوٹے آنسو بہانے لگی۔

نہی جا رہی میں!

New Era Magazine

پلیز تم چپ ہو جاو نازیہ۔۔۔!

کیا تم سچ کہہ رہی ہو، نازیہ مسکراتے ہوئے بولی۔

زرتشہ نے سرہاں میں ہلا دیا۔

"اس ہٹلر دی ڈان سمیر گجر کے ہوتے ہوئے میں یہاں سے کیسے جا سکتی ہوں۔

جینا دشوار کر رکھا ہے اس نے میرا۔

نہ جینے دیتا ہے نہ مرنے دیتا ہے!

مجھے تو یہ بات نہی سمجھ آرہی کہ اس کو پتہ کیسے چلا کہ میں جا رہی ہوں۔

ہم سے پہلے ہی بس اسٹینڈ پر پہنچ کیسے گیا یہ؟

نیلم اور نازیہ نے ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

کیا کہا سمیر وہاں پہنچ گیا تھا؟

نازیہ چونک کر بولی۔

ہم سمجھ رہی تھیں کہ تم اپنا سوٹ کیس بھول کر جا چکی ہو، مگر تم سمیر کے ساتھ تھی۔

کیا کہا اس نے تم سے؟

نازیہ نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔

کہہ رہا تھا کہ اگر میں یہاں سے گئی تو میرے گھر سے واپس لے آئے گا مجھے۔

بہت تنگ کر رکھا ہے اس نے مجھے!

کس نے تنگ کر رکھا ہے؟

New Era Magazine

عافیہ کی آواز پر وہ تینوں پلٹیں۔

عافیہ جلدی سے ان کی طرف بڑھی اور باری باری ان سے ملنے لگی۔

ارے واہ کیا سرپرائز دیا ہے تم نے، ایسے اچانک بنا بتائے چلی آئی۔

ہمیں انفارم تو کر دیتی۔ تمہارا اچھا سا ویلکم کرتی ہم۔

نیلم مسکراتے ہوئے بولی۔

عافیہ مسکرا دی۔اور اپنا انگوٹھی والا ہاتھ ان تینوں کے سامنے لہرایا۔

واوو۔۔۔مبارک ہو۔

تینوں مبارکباد دینے لگی عافیہ کو۔

اس کے علاوہ ایک اور بات۔۔!

صرف منگنی ہی نہیں ہوئی نکاح بھی ہو گیا میرا۔۔عافیہ بلش ہوتے ہوئے بولی۔

واووو۔۔۔۔سب ایک سات ہم آواز ہو کر بولیں۔

اب تو ڈبل ٹریٹ بنتی ہے بھئی۔ نیلم نے پر جوش ہو کر بولی۔

ہاں ناں ضرور۔۔۔عافیہ مسکراتے ہوئے بولی۔

تو پھر ڈن!

آج ڈنر میری طرف سے!

عافیہ نے بات ختم کی۔

ہاں وہ سب تو ٹھیک ہے۔پہلے ہمیں پکچرز تو دکھاو نکاح والیں۔

عافیہ ان سب کو پکچرز دکھانے میں مصروف ہو گئی۔

وہ چاروں تصویریں دیکھنے میں مصروف تھیں کہ اچانک کمرے کا دروازہ ناک ہوا۔

دروازے کی آواز پر وہ چاروں دروازے کی طرف متوجہ ہوئیں۔

عافیہ کی تو آنکھیں ہی پھٹی رہ گئیں سمیر کے حلیے کو دیکھ کر۔

سامنے سمیر کھڑا تھا اور اس کے ساتھ ایک آدمی بھی تھا۔

کچھ دیر کے لیے کسی دوسرے روم میں چلی جاو تم سب!

مجھے یہ لاک ٹھیک کروانا ہے۔۔۔!

سمیر لاک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

زرتشہ تپ کر رہ گئی۔ مگر بولی کچھ نہی۔

جانتی تھی اس شخص سے بحث کرنے کا کوئی فائدہ نہی ہے۔

یہ کسی کی نہی سنتا!

بس اپنی ہی منواتا ہے۔

ہم ڈنر۔

زرتشہ ایک ایک لفظ چبا کر بولتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔

ایک غصیلی نظر دروازے کے باہر کھڑے سمیر پر ڈالی۔

بدلؔے میں سمیر نے اس کی طرف پیاری سی مسکراہٹ اچھالی۔

زرتشہ پیر پٹختی ہوئی آگے بڑھ گئی اور وہ تینوں بھی اس کے ساتھ چل دیں۔

New Era Magazine

زرتشہ یہ سب کیا تھا؟

یہ سمیر اتنا چینج کیسے ہو گیا؟

یہ تمہارے کمرے میں کیا کر رہا تھا؟

یہ کب سے تمہارے کام کرنے لگا؟

عافیہ حیرتوں میں ڈوبی سوال پر سوال کرتی چلی گئی۔

یہ مصیبت میرا پیچھا نہی چھوڑنے والی۔

زرتشہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

آخر یہ سب ہو کیا رہا ہے؟

کوئی مجھے بتائے گا کچھ؟

عافیہ ان تینوں کو گھورتے ہوئے بولی۔

یار بتانا کیا ہے؟

سب کچھ تمہارے سامنے ہی تو ہے!

نیلم جھنجلاتے ہوئے بولی۔

مطلب؟

عافیہ نے بھنوئیں اچکائیں۔

مطلب یہ کہ ہماری پیاری دوست زرتشہ خان کی محبت میں قید ہو چکا ہے "سمیر ڈان۔

یہ سب کچھ اس نے زرتشہ کی خاطر کیا ہے!

تا کہ اس کو اپنی محبت کا یقین دلا سکے۔

نازیہ کے جواب پر عافیہ حیران سی زرتشہ کو دیکھنے لگی۔

زرتشہ کیا واقعی اس نے تمہارے لیے۔۔

میرے لیے نہی!

اس سے پہلے کے عافیہ مزید بولتی۔زرتشہ نے اسے ٹوک دیا۔

یہ سب وہ اپنے لیے کر رہا ہے۔اور ہم سب کو بے وقوف بنا رہا ہے۔

اسے جتنا کچھ میں نے سنایا تھا۔یہ تو ہونا ہی تھا پھر۔

اس کی مردانگی پر سوال جو اٹھا تھا!

خیر تم لوگ چھوڑو یہ سب۔۔۔۔اگنور کرو اسے۔

جو کرتا ہے کرنے دو!

زرتشہ لاپرواہی سے بولتی ہوئی کاونٹر کی طرف بڑھ گئی۔

اور یہ دروازے والا کیا سین ہے تم لوگ ہی بتا دو یار۔زرتشہ تو بتانے سے رہی۔

عافیہ بے زار ہوتے ہوئے بولی۔

دروازے والا سین۔۔۔۔شروع سے بتاتی ہوں۔

نازیہ کچھ سوچتے ہوئے بولی۔

دراصل آج چھٹی سے پہلے زرتشہ لائبریری گئی تھی۔

ہم دونوں کینٹین میں اس کا انتظار کر رہی تھیں۔

اچانک کہہ لو یا پھر جان بوجھ کر۔ سمیر بھی لائبریری پہنچ گیا۔

زرتشہ کا کہنا ہے کہ سمیر نے اس کے ساتھ بدتمیزی کرنے کی کوشش کی تھی۔

بس اسی لیے وہ وہاں سے اکیلی ہاسٹل آ گئی۔

اس کا فون بھی بند تھا۔

جب کافی دیر انتظار کرنے پر بھی زرتشہ نہیں آئی تو ہم دونوں ہاسٹل واپس آ گئیں۔

زرتشہ خود کو کمرے میں بند کیے بیٹھی تھی۔ ہم دونوں بہت دیر تک دروازہ بجاتی رہی مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

پھر اچانک سمیر وہاں آ گیا اور اس نے دروازے کا لاک توڑ ڈالا اور میرا فون بھی۔

نازیہ نے اپنا ٹوٹا فون بیگ سے نکال کر عافیہ کے سامنے رکھ دیا۔

اوہ۔۔۔ یہ سمیر کبھی نہیں سدھرنے والا!

عافیہ افسوس کرتے ہوئے بولی۔

ناہ ناہ۔۔۔ ایسا مت بولو۔

نیلم نے اسے ٹوکا۔

اگر آج سمیر اسے اپنے گھر واپس جانے سے نا روکتا تو ابھی زرتشہ ہمارے ساتھ نہ ہوتی۔

مطلب؟

عافیہ نا سمجھی سے بولی۔

مطلب یہ کہ زرتشہ ڈر کر اپنے گھر واپس جانے والی تھی۔

مگر ہم نے سمیر کو بتا دیا۔اور وہ ہم سے پہلے ہی بس اڈے پر پہنچ گیا۔

زرتشہ کو اپنی جیپ میں واپس چھوڑ گیا ہاسٹل۔

واہ۔۔۔آخر یہ سمیر ہے کیا میری تو سمجھ سے باہر ہے۔عافیہ سر تھامتے ہوئے بولی۔

تم لوگوں کو کیا لگتا ہے وہ واقعی زرتشہ سے محبت کرتا ہے؟

پتہ نہی!

نیلم نے کندھے اچکائے۔

مگر وہ وہ زرتشہ کو واپس لے آیا۔

آخر کیوں؟

یہ بات ہمیں بھی پریشان کر رہی ہے۔

بس میرے ایک میسیج پر وہ بس اڈے پہنچ گیا۔

چاہتا تو جانے دیتا زرتشہ کو۔

اس سمیر نامی بندے کو سمجھنا ناممکن ہے۔

اف۔۔۔جب میں گئی تھی تم بھی سمیر، سمیر، سمیر!

واپس آئی ہوں تو اب بھی سمیر ہی زیرِ بحث ہے۔

کوئی اور بات بھی کر لو یار!

کیا ہوا بور کیوں ہو رہی ہو؟

زرتشہ آرڈر دے کر واپس گئی اور مسکراتے ہوئے بولی۔

New Era Magazine

زرتشہ !

اس سے پہلے کہ عافیہ کچھ بولتی زرتشہ کا نام کسی نے پکارا وہ بھی بہت غصے سے۔

زرتشہ نے پلٹ کر دیکھا۔ سامنے باسط کھڑا تھا بہت غصے سے۔

جی باسط لالہ !

کیا ہوا آپ بہت پریشان لگ رہے ہیں ؟

زرتشہ مجھے بس ایک بات کا جواب دے دو۔

کیا سمیر نے آج تمہارے ساتھ بدتمیزی کی لائبریری میں ؟

زرتشہ کے ہاتھ، پیر پھول گئے باسط کی بات پر۔

وہ گھبرا کر ان تینوں کی طرف دیکھنے لگی۔

زرتشہ جواب دو مجھے ؟

باسط غصے سے دھاڑا۔

جی۔۔زرتشہ بس اتنا بول کر سر جھکا گئی۔

اس کی اتنی ہمت !

آج میں اس کو چھوڑوں گا نہی۔۔۔۔

باسط غصے میں وہاں سے چل پڑا۔

زرتشہ بھی اس کے پیچھے دوڑی۔

اوہ شٹ !

New Era Magazine

یہ اچھا نہی ہوا۔۔۔وہ تینوں بھی زرتشہ کے پیچھے دوڑیں۔

نہی باسط لالہ رک جائیں!

وہ اپنی غلطی کے لیے معافی مانگ چکا ہے۔

آئِندہ ایسا کچھ نہی کرے گا وہ۔وعدہ کیا ہے اس نے۔

آپ پلیز رک جائیں!

زرتشہ اس کے ساتھ ساتھ چلتی بول رہی تھی مگر باسط نے اس کی ایک نہی سنی۔

بوائز ہاسٹل پہنچ کر باسط سمیر کے کمرے کی طرف بڑھا۔

زرتشہ وہی گیٹ پر رک کر گارڈ سے اندر جانے کی اجازت مانگنے لگی۔

گارڈ کسی صورت بھی ان سب کو اندر جانے کی اجازت نہی دے رہا تھا۔

وہ چاروں بے بسی سے وہیں گیٹ کے باہر باسط کے واپس آنے کا انتظار کرنے لگیں۔

باسط سمیر کے کمرے تک گیا تو اس کے کمرے کے دروازے پر تالا لگا تھا۔

باسط نے غصے سے دروازے پر ایک ٹانگ رسید کی۔

شور کی آواز پر ارد گرد کے کمروں سے لڑکے باہر آنے لگے۔

کہاں گیا ہے یہ؟

باسط سامنے والے کمرے سے جھانکتے لڑکے کو دیکھتے ہوئے دھاڑا۔

سمیر بھائی تو اس وقت جِم جاتے ہیں۔

اس لڑکے نے مختصر جواب دیا۔

کونسی جم ؟

ایڈریس دو مجھے !

باسط پھر سے غصے سے بولا۔

یہ ہاسٹل کی پچھلی گلی میں جو جِم ہے وہاں۔

وہ لڑکا بس اتنا بول کر اپنے کمرے میں گھس گیا۔

باسط غصے سے وہاں سے چل پڑا۔

زرتشہ نے اسے واپس آتے دیکھا تو جلدی سے اس کی طرف بڑھی۔

باسط لالہ آپ چھوڑ دیں اس بات کو خدا کا واسطہ ہے !

زرتشہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔

زرتشہ تم مجھے خدا کا واسطہ مت دو۔

آج میں اس کو چھوڑنے والا نہی ہوں !

اس کی بدتمیزیاں دن بدن بڑھتی جا رہی ہیں۔اسے لگام ڈالنی ہی ہو گی۔

یہ کیا تمہیں لاوارث سمجھتا ہے۔

تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہی ہے۔میں تمہارے ساتھ ہوں۔

سب مجھ پر چھوڑ دو !

تم ہاسٹل واپس جاؤ میں اس کو جم میں ہی دیکھ لوں گا۔

باسط غصے سے بولتے ہوئے وہاں سے چل پڑا۔

New Era Magazine

وہ چاروں بھی باسط کے پیچھے پیچھے دوڑیں۔

باسط لالہ رک جائیں پلیز!

زرتشہ بول رہی تھی۔ مگر باسط سننے کے موڈ میں ہی نہی تھا۔

وہ غصے سے جم کا دروازہ کھولتے ہوئے اندر داخل ہوا۔

وہ چاروں بھی اس کے ساتھ جم میں داخل ہوئیں۔

کاونٹر پر بیٹھا جم کا مالک پریشانی سے ان کی طرف دیکھنے لگا۔

سمیر کہاں ہے؟

باسط دونوں ہاتھ کاونٹر پر رکھتے ہوئے بولا۔

وہاں۔۔۔۔!

اس نے دور کھڑے سمیر کی طرف اشارہ کیا۔

مگر ہوا کیا ہے؟

وہ پریشانی سے بولا۔

باسط اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

سمیر مسکراتے ہوئے فیصل اور نوید سے باتیں کرنے میں مصروف تھا۔

اچانک اس کی نظر سامنے سے آتے باسط اور اس کے ساتھ آتی زرتشہ اور باقی سب پر پڑی۔

سمیر نے حیرت سے ان سب کو دیکھا۔

باسط تیزی سے سمیر کی طرف بڑھا اور ایک ہاتھ سمیر کی گردن پر رکھتے ہوئے اسے دھکا دیتے ہوئے دیوار سے لگا دیا۔

سمیر اس اچانک ہونے پر حملے پر کچھ سمجھ ہی نہی پایا۔

جب اپنی گردن پر دباو محسوس ہوا تو دونوں ہاتھ باسط کی گردن پر رکھ دیا۔

سمیر کی گردن پر باسط کی گرفت ڈھیلی پڑنے لگی۔

سمیر چھوڑ دو انہیں!

زرتشہ تیزی سے آگے بڑھی۔

سمیر غصے سے اس کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا۔

اگر تم کہتی ہو تو چھوڑ دیتا ہوں۔

سمیر نے باسط کو چھوڑا تو کھانستے ہوئے دیوار سے جا لگا۔

سمیر نے آگے بڑھ کر اس کے بال تھامتے ہوئے چہرہ اوپر کیا۔

ابھی بچے ہو تم بیٹا!

اس طرح کے کھیل کھیلنے کی کوشش مت کرنا آئندہ چوٹ لگ جائے گی سمجھے!

یہ باڈی میں نے تم جیسوں سے نپٹنے کے لیے ہی بنائی ہے۔

سمیر اپنے ابھرتے بازووں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

وہ اس وقت کالے ٹراوزر اور کالی بنیان پہنے کھڑا تھا۔

باسط جیسے ہی تھوڑا سنبھلا اس نے پھر سے سمیر پر حملہ کر دیا۔

New Era Magazine

اب کی باراس نے سمیر کے پیٹ پر مکا رسید کیا۔

اوئے۔۔۔فیصل اور نوید تیزی سے آگے بڑھے۔

سمیر نے ہاتھ کے اشارے سے ان کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔

اٹس اوکے!

بچے کو میں دیکھ لوں گا!

کم آن۔۔۔لیٹس فائٹ!

سمیر نے اسے پھر سے للکارا۔

باسط پھر سے آگے بڑھا۔

تیری ہمت کیسے ہوئی زرتشہ کو ہاتھ لگانے کی۔

باسط نے پھر سے ایک مکا سمیر کے پیٹ میں مارا۔

باسط لالہ بس کر دیں!

چلیں یہاں سے۔۔زرتشہ ان دونوں کے درمیان آرکی۔

سمیر مسکرادیا۔

اچھاتو یہ بات ہے!

بہن کا بدلہ لینے آئے ہو؟

سمیر ایسے ظاہر کر رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

سب لوگ اپنی ورزش چھوڑ کر ان دونوں کو دیکھنے میں مصروف ہو گئے۔

دیکھو بیٹا بہنوئی ہوں تمہارا میں!

یہ مار پیٹ مہنگی پڑ سکتی ہے تمہیں، سمیر آنکھ دباتے ہوئے بولا۔

باسط مزید تپ گیا۔

زرتشہ کو پیچھے کرتے ہوئے پھر سے سمیر کی طرف بڑھا۔

میں تمہاری زبان کھینچ لوں گا۔اگر اب تم نے زرتشہ کے بارے میں ایک لفظ بھی بولا۔

باسط نے سمیر کی طرف ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ سمیر نے اس کا ہاتھ روک لیا اور سر نفی میں ہلا دیا۔

ناں بیٹا اب اور نہی!

"میں کروں گا زرتشہ کی بات کیا کر لو گے تم؟

سمیر اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے بولا۔

میں تمہاری جان لے لوں گا!

باسط غصے سے دھاڑا۔

وجہ؟

آخر مسئلہ ہی کیا ہے تمہیں ہم دونوں سے؟

زرتشہ میری ہونے والی بیوی ہے!

عزت ہے میری!

باسط غصے سے دھاڑا۔

سمیر نے مسکراتے ہوئے زرتشہ کی طرف دیکھا۔

New Era Magazine

اب کیا کہو گی تم؟

سارا دن جس کو باسط لالہ، باسط لالہ پکارتے نہی تھکتی تم۔وہ تو دل میں تم سے شادی کے ارمان لیے پھیرتا ہے۔

واہ۔۔۔۔کیا ہی بات ہے!

سمیر کے الفاظ زرتشہ کو کانٹوں کی طرح چھبے۔

وہ غصے سے باسط کی طرف بڑھی۔

باسط لالہ!

آپ یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟

میں بلکل ٹھیک کہہ رہا ہوں زرتشہ!

تم میری ہونے والی بیوی ہو!

زرتشہ غصے سے وہاں سے پلٹی۔۔۔بس کر دیں آپ دونوں۔

"میری عزت کا مزید تماشہ مت بنائیں!

زرتشہ ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

سمیر دونوں بازو سینے پر فولڈ کیے لب بھینچے زرتشہ کو دیکھنے لگا۔

آج اس بات کو یہی ختم کر دیا جائے اور میری زندگی میں دخل اندازی بند کر دیں آپ دونوں۔

چلو یہاں سے۔۔۔زرتشہ ان تینوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

رکو زرتشہ!

سمیر کی آواز پر زرتشہ پلٹی۔

"آج یہ معاملہ یہی ختم ہو گا!

سمیر زرتشہ سے بولتے ہوئے واپس فیصل اور نوید کی طرف پلٹا۔

وہ دونوں جِم سے باہر نکل گئے۔

کیا کرنا چاہتے ہو اب تم؟

زرتشہ، سمیر کی طرف بڑھی۔

بہت جلد پتہ چل جائے گا تمہیں!

بس پانچ منٹ انتظار کر لو۔

سمیر نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں واپس آئے۔ مگر اکیلے نہی!

ان کے ساتھ نکاح خواں بھی تھا۔

دروازے بند کروا دو سارے اور گارڈز کو اندر بلوا لو۔

سمیر کی بات پر زرتشہ نے حیرانگی سے سمیر کی طرف دیکھا۔

یہ سب کیا کر رہے ہو تم؟

وہ غصے سے چلائی۔

سمیر نے بس مسکرانے پر اکتفا کیا۔

باسط بھی غصے سے آگے بڑھا۔

یہ کیا تماشہ لگا رکھا ہے تم نے؟

پریشان مت ہو بیٹا!

"تمہاری نمازِ جنازہ نہیں پڑھوانے لگا!

"نکاح پڑھوانے لگا ہوں۔

"زرتشہ خان کے ساتھ!

سمیر کی بات پر سب کے چہروں پر حیرانگی چھا گئی۔

زرتشہ کو لگا جیسے وہ کوئی برا خواب دیکھ رہی ہے۔

یہ کیا بدتمیزی ہے سمیر؟

زرتشہ غصے سے سمیر کی طرف بڑھی۔

تم کون ہوتے ہو میری زندگی کا فیصلہ کرنے والے!

بند کرو یہ سب ابھی کہ ابھی!

جانے دو ہم سب کو یہاں سے ورنہ اچھا نہیں ہو گا تمہارے لیے۔

زرتشہ غصے سے سمیر کو دھمکانے والے انداز میں بولی۔

اوہ۔۔۔میں ڈر گیا!

سمیر سینے پر ہاتھ رکھنے کر ڈرنے کی ایکٹنگ کرنے لگا۔اور ساتھ ہی قہقہ لگا دیا۔

زرتشہ نے نفرت بھری نگاہوں سے اسے دیکھا۔

سمیر مسکراتے ہوئے باسط کی طرف بڑھا۔

آو بھئی بیٹا سائن کرو نکاح نامے پر!

مولوی صاحب نکاح شروع کریں!

کیا بکواس ہے یہ سب سمیر؟

باسط غصے سے چلایا۔

مزاق سمجھ رکھا ہے کیا؟

نکاح کوئی بچوں کا کھیل نہی ہے۔اور نہ ہی میں تمہارا غلام ہوں جو تمہاری ہر بات مان لوں گا۔

بند کرو یہ ڈرامہ!

چلو زرتشہ یہاں سے!

باسط تیزی سے زرتشہ کی طرف بڑھا۔

سمیر سینے پر دونوں بازو فولڈ کیے مسکراتے ہوئے ان سب کو جاتے ہوئے دیکھنے لگا۔

جیسے ہی وہ دونوں دروازے کے پاس پہنچے،سامنے کھڑے گارڈز نے بندوقوں کا رخ ان کی

جانب موڑ دیا۔

جس کا مطلب تھا کہ یہاں سے نکلنا مشکل ہے اب!

جانے دو ہمیں!

باسط غصے سے گارڈز پر چلایا۔

جب تک باس کا آرڈر نہی ملتا،آپ سب یہاں سے نہی جا سکتے۔

گارڈ کے جواب پر باسط غصے سے سمیر کی طرف پلٹا۔

ان سے کہو ہمیں یہاں سے جانے دیں۔

سمیر مسکراتے ہوئے ان کی طرف بڑھا۔

شاید تم نے سنا نہیں میں نے کیا کہا ہے۔

"تمہارا نکاح ہو گا وہ بھی ابھی زرتشہ خان سے!

سمیر نے ایک بار پھر سے اپنی بات دہرائی۔

چلو اب سمیر باسط کو بازو سے کھینچتے ہوئے کرسی تک لے آیا۔

بیٹھو یہاں!

مولوی صاحب نکاح شروع کریں۔

سمیر کے کہنے پر مولوی صاحب نے نکاح پڑھانا شروع کر دیا۔

سمیر بند کرو یہ سب، میں یہ نکاح نہیں کروں گا۔

باسط کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

کیوں؟

کیوں نہیں کرو گے تم زرتشہ سے نکاح؟

شادی ہونے والی ہے نا تم دونوں کی، تو نکاح آج ہی سہی۔

"کل کرے سو آج، آج کرے سو اب!

یہ کہاوت تو سنی ہی ہو گی تم نے۔

کل بھی نکاح اسی سے کرنا ہے تو آج کیوں نہیں؟

اب چپ کیوں ہو باسط خان؟

جواب دو!

سمیر سوال پر سوال کرتا چلا گیا۔

میں نہی کر سکتا یہ نکاح!

مجھے جانے دو یہاں سے، یہ تمہارا اور زرتشہ کا معاملہ ہے۔ تم دونوں جانو۔

آج کے بعد میں اس معاملے میں نہی پڑوں گا۔

مجھے معاف کر دو!

پلیز مجھے جانے دو یہاں سے۔

باسط کا سارا غصہ اب ہوا بن چکا تھا۔

"اب آئے نہ اپنی اصلی اوقات پر!

بس یہی تھی تمہاری مردانگی؟

ویسے تو تم کہتے پھرتے ہو کہ زرتشہ میری ہونے والی بیوی ہے اور جب بات نکاح کی آئی تو نکل
چلے پتلی گلی سے۔

واہ مسٹر باسط خان واہ!

سمیر نے تالی بجاتے ہوئے اسے داد دی۔

زرتشہ غصے سے باسط کی طرف بڑھی۔

باسط لالہ یہ سب کیا ہے؟

کچھ نہی ڈر گیا ہے بچہ!

"تم فکر مت کرو زرتشہ!

"آج ہی نکاح ہو گا تمہارا!

مولوی صاحب نکاح شروع کریں!

سمیر نے زرتشہ کا بازو تھامتے ہوئے اسے کرسی پر بٹھا دیا۔

سمیر ولد محمد منیب۔۔۔سکہ راج الوقت حق مہر پچاس ہزار، زرتشہ خان ولد محمد ظہیر سے ان سارے گواہوں کے ماتحت، کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟

سمیر کا نام سن کر زرتشہ کے پیروں تلے جیسے زمین سرک گئی۔

زرتشہ نے پلٹ کر سمیر کی طرف دیکھا۔

سمیر مسکرا دیا۔وہ دونوں ہاتھ زرتشہ کی کرسی پر جمائے کھڑا تھا۔

"قبول ہے!

سمیر چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولا۔

مولوی صاحب کے یہ الفاظ مزید دو مرتبہ دہرانے پر بھی سمیر نے یہی جواب دیا۔اور آگے بڑھ کر نکاح نامے پر سائن کر دیئے۔

زرتشہ خان ولد محمد ظہیر خان، سکہ راج الوقت حق مہر پچاس ہزار اور ان سارے گواہوں کے ماتحت، سمیر ولد محمد منیب سے، کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟

نہی۔۔۔زرتشہ نے سر نفی میں ہلایا۔

New Era Magazine

سمیر زرتشہ کے کان کے پاس جھکا،

"اگر اپنی دوستوں کی جان پیاری ہے تو نکاح قبول کرلو، ورنہ جو ہوگا۔اس کی زمہ دار تم خود ہو گی"

سمیر کی بات پر زرتشہ چونک کر کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

اس کی نظر دروازے کی طرف پڑی تو دھنگ رہ گئی۔

دونوں گارڈز ان کی طرف بندوقیں تانے ہوئے تھے۔

سمیر چھوڑدو ان سب کو، یہ تم ٹھیک نہی کررہے۔

چھوڑدوں گا، پہلے تم یہ نکاح قبول کرو!

تم ایک گھٹیا انسان ہو سمیر!

زرتشہ غصے اور بے بسی سے بولی۔

جانتا ہوں، مگر جیسا بھی ہوں تمہیں قبول کرنا پڑے گا۔

بدلے میں سمیر چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولا۔

زرتشہ نے ایک حقارت بھری نظر چپ چاپ کھڑے باسط پر ڈالی۔

باسط نظریں پھیر گیا۔جیسے کہنا چاہ رہا ہو مجھے کوئی فرق نہی پڑتا۔

زرتشہ تم یہ نکاح مت کرنا، ہماری فکر مت کرو۔

سمیر کچھ نہی بگاڑ سکتا ہمارا!

یہ بس ہمیں ڈرا رہا ہے اور کچھ نہی۔

New Era Magazine

ہماری یہی کمزوری ہے کہ ہم ڈر جاتی ہیں اس سے اور یہ ہر بار ہماری اسی کمزوری کا فائدہ اٹھاتا ہے۔

نیلم چلا کر بول رہی تھی۔

زرتشہ نے ایک بار پھر سے بے بسی سے سمیر کی طرف دیکھا۔

سمیر مسکراتے ہوئے ان تینوں کی طرف پلٹا۔

اپنی جیب سے پسٹل نکالی اور نیلم کے پاوں کے بلکل قریب گولی چلا دی۔

"نشانہ تمہارے پیر پر بھی لگ سکتا تھا!

اب اگر تم تینوں میں سے کسی نے بھی زبان کھولی تو انجام کی زمہ دار خود ہو گی،،

"میرا نشانہ کبھی غلط نہی ہوتا،مائینڈ اٹ!

سمیر پسٹل جیب میں رکھتے ہوئے زرتشہ کی طرف پلٹا۔

ان تینوں پر تو جیسے خوف طاری ہو گیا۔

زرتشہ اپنی ڈری سہمی دوستوں کو دیکھ کر خود کو بہت بے بس محسوس کرنے لگی۔

سمیر نے مسکراتے ہوئے اس کی طرف دیکھا اور کرسی پر بیٹھنے کو اشارہ کیا۔

زرتشہ کے پاس اب اس نکاح کو قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ نہی تھا۔

اس نکاح کا انجام بہت برا ہونے والا ہے۔زرتشہ کو مستقبل دکھائی دینے لگا۔

ابھی سمیر اس کے بھائیوں کو جانتا نہی۔۔جب ان کو اس نکاح کی خبر ملے گی تو پتہ نہی کیا قیامت گزرے گی مجھ پر۔

زرتشہ بے بسی سے دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

مولوی صاحب نے پھر سے اپنے الفاظ دہرائے۔

زرتشہ نے ظبط سے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔

قبول ہے!

تین بار قبول کرنے کے بعد زرتشہ نے گال پر بہتے آنسو صاف کرتے ہوئے نکاح نامے پر سائن کر دیئے۔

نکاح ہوتے ہی ہر طرف سے مبارک باد وصول ہونے لگیں۔

باسط خاموش تماشائی بنے کھڑا سب دیکھ رہا تھا۔

فیصل اور نوید مولوی صاحب کو واپس چھوڑنے چلے گئے۔

سمیر کے کہنے پر جِم کے دروازے کھول دیئے گئے۔

وہ تینوں بے بسی سے آنسو بہاتی زرتشہ کے پاس آ رکیں۔

وہ تینوں بھی رو رہی تھیں اور زرتشہ کو چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھیں۔

"اپنی بیوی کے آنسو پونچھنے کے لیے میں زندہ ہوں ابھی، تم تینوں رفو چکر ہو جاو یہاں سے ابھی کے ابھی!

سمیر کی آواز پر وہ تینوں بے بسی سے باہر کی طرف بڑھ گئیں۔

زرتشہ بھی جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔

سمیر نے اس کا ہاتھ تھام لیا اور واپس کرسی پر بٹھا دیا۔

New Era Magazine

ساری جِم خالی ہو چکی تھی۔ گولی چلنے کی وجہ سے سب خوفزدہ ہوتے ہوئے باہر نکل گئے۔

سمیر اور زرتشہ آمنے سامنے رکھی کرسیوں پر بیٹھے تھے۔

اس کا کیا کرنا ہے سمیر؟

فیصل گم سم سے کھڑے باسط کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

سمیر نے باسط کو آواز دی۔

ادھر آو۔۔۔

باسط بھاری قدموں کے ساتھ وہاں آرکا۔

"مبارک باد نہی دو گے؟

سمیر کی بات پر باسط نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ پھر لاپرواہی سے سمیر کو مبارک باد دی۔

نہی مجھے نہی۔۔اپنی بہن کو دو مبارک باد!

سمیر کے ٹوکنے پر باسط زرتشہ کی طرف پلٹا،

"نکاح مبارک ہو زرتشہ!

بہ مشکل ہمت کرتے ہوئے بولا۔

زرتشہ تیزی سے اٹھی اور زوردار تھپڑ باسط کے چہرے پر لگایا۔

فیصل اور نوید ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہونے لگے۔ جبکہ سمیر لب بھینچے باسط کو دیکھ رہا تھا۔

یہ کیا بدتمیزی ہے زرتشہ؟

باسط تقریباً چلایا۔

آواز نیچے۔۔۔!

"آئندہ میری بیوی کے ساتھ ایسے بات کرنے کی جرات مت کرنا۔

دفع ہو جاؤ یہاں سے، دوبارہ میرے سامنے آنے کی ہمت مت کرنا ورنہ بولنے کے لائق نہیں چھوڑوں گا۔

باسط ایک نظر سمیر کے ساتھ کھڑی زرتشہ پر ڈالتے ہوئے جِم سے باہر نکل گیا۔

زرتشہ بھی آنسو پونچھتے ہوئی باہر کی طرف چل دی۔

سمیر اس کے راستے میں آگیا۔

نہیں۔۔ نہیں۔۔

"اپنی بیوی کو میں خود چھوڑنے جاؤں گا، عزت کے ساتھ!

سمیر چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولا۔

"ضروری نہیں کہ تمہاری ہر بات مانی جائے۔ راستے سے ہٹو سمیر!

زرتشہ خونخوار نظروں سے سمیر کو گھورتے ہوئی بولی۔

"میں تمہاری غلام نہیں ہوں!

"غلام نہیں ہو، بیوی ہو!

میری ہر بات ماننا اب فرض ہے تم پر، پیار سے مانو گی تو ٹھیک ہے۔ ورنہ میری عادتوں سے تو واقف ہو۔

ہے نا مسز؟

"زبردستی کے شوہر ہو تم!

میں نے تمہیں دل سے قبول نہی کیا، بس مجبوری تھی میری۔

زیادہ شوہروں والا روب دکھانے کی ضرورت نہی ہے، کیونکہ دل سے قبول ہونے والے اور زبردستی شوہر بننے والے میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے،،

ہے ناں مسٹر سمیر؟

زرتشہ کی باتوں پر سمیر غصہ ہونے کی بجائے مسکرا دیا۔

ہاں جانتا ہوں سب۔۔۔

"زبردستی کا ہی سہی مگر جیسا بھی ہوں اب تمہارا شوہر ہوں۔

میری عزت کیا کرو اب!

سمیر حکمانہ انداز میں بولا۔

ہووو۔۔۔عزت!

"عزت کی بات تم مت کیا کرو، تمہارے منہ سے یہ الفاظ اچھے نہی لگتے،،

"عزت کروانے کے لیے دلوں میں مقام بنانے پڑتے ہیں، زبردستی رشتے نہی!

زرتشہ غصے سے سمیر کو راستے سے ہٹاتی ہوئی جِم سے باہر نکل گئی۔

سمیر کے اشارہ کرنے پر فیصل اور نوید دونوں زرتشہ کے پیچھے چل دیئے۔

جب زرتشہ ہاسٹل کا گیٹ پار کر گئی۔ تو وہ دونوں واپس جِم چلے گئے۔

New Era Magazine

سمیر کیا تھا یہ سب کچھ؟

فیصل غصے سے بولتے ہوئے آیا۔

یہ پلان تو نہی تھا!

تم نے تو کہا تھا اس پیپر پر باسط نام لکھا ہے۔ جبکہ اس پر تمہارا نام تھا۔

تم اپنے نکاح کی تیاری میں تھے۔

ہمیں تو بس باسط کو ڈرانا تھا۔ تاکہ آئندہ وہ تمہارے اور زرتشہ کے راستے میں رکاوٹ نہ بن سکے۔ مگر تم نے نکاح ہی کر لیا!

واہ۔۔۔ کیا پلاننگ تھی سمیر ڈان!

سمیر جو تم نے کیا۔ بلکل غلط ہے یار۔

نوید بھی بول پڑا۔

ایک لڑکی کے لیے اس کی عزت ہی سب کچھ ہوتی ہے۔ مزاق میں تم سریس ہو گئے اور نکاح کر لیا۔

نکاح کوئی بچوں کا کھیل نہی ہے سمیر!

اب زرتشہ تمہاری بیوی بن چکی ہے۔

کیا کرو گے اب تم؟

"بدلہ پورا ہوا!

اب سے میں کسی زرتشہ خان کو نہیں جانتا اور نا ہی آج کے بعد تم دونوں میں سے کوئی اس بات کا ذکر کرے گا میرے سامنے۔

مائینڈ اٹ!

سمیر غصے سے باہر کی طرف بڑھا۔

سمیر یہ کیسا بدلہ تھا یار؟

بدلے کی آگ میں نکاح کون کرتا ہے یار!

زرا ٹھنڈے دماغ سے سوچو اس بارے میں۔۔۔نوید نے پھر سے اسے سمجھانا چاہا۔

آئی ڈونٹ کئیر!

سمیر پلٹ کر غصے سے بولا اور وہاں سے چلا گیا۔

فیصل اور نوید اسے جاتے ہوئے دیکھ کر وہاں سے چل دیئے۔

زرتشہ جیسے ہی اپنے کمرے میں پہنچی۔وہ تینوں اسی کے انتظار میں بیٹھی تھیں۔

زرتشہ کو آتے دیکھ تینوں اس کی طرف بڑھیں۔

زرتشہ وئی آر سوری!

ہماری وجہ سے تمہیں یہ سب کرنا پڑا۔

پلیز ہو سکے تو ہم سب کو معاف کر دینا۔

کیسی باتیں کر رہی ہو تم سب؟

New Era Magazine

جو بھی ہوا۔اس میں تم لوگوں کی کوئی غلطی نہی ہے۔شاید میری قسمت میں یہی شخص لکھا ہے۔جس سے میں سب سے زیادہ نفرت کرتی ہوں۔

مگر زرتشہ اب کیا ہو گا؟

اگر تمہارے بھائیوں کو پتہ چلا تو وہ تمہیں اور سمیر دونوں کو زندہ نہی چھوڑیں گے۔

اگر باسط نے ان کو سب کچھ بتا دیا تو؟

زرتشہ گہری سانس لیتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"میں نہی جانتی میری زندگی کا کیا فیصلہ ہونے والا ہے،میں بس اتنا جانتی ہوں کہ میں اپنے سارے رشتے کھونے والی ہوں۔اس ایک زبردستی کے رشتے کی وجہ سے۔

بھائیوں کے لیے مر جاوں گی میں،یا پھر وہ مجھے خود ہی مار دیں۔

ہر حال میں مرنا ہی لکھا ہے میرے نصیب میں،تو اب ڈرنا کیسا۔

میں ہر طرح کے حالات سہنے کے لیے خود کو مظبوط بنانے کی کوشش کر رہی ہوں۔

یار جاو تم لوگ کھانا یہی لے آو،میں زرتشہ کے پاس ہی ہوں۔

عافیہ کے کہنے پر نیلم اوع نازیہ باہر کی طرف چل دیں۔

زرتشہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔اس میں تمہاری کوئی غلطی نہی ہے۔

ہم سب بتائیں گے تمہارے گھر والوں کو۔تم فکر مت کرو۔ہم اس جِم کی فوٹیج نکلوائیں گے پولیس کی مدد سے۔

عافیہ اسے دلاسے دے رہی تھی۔

New Era Magazine

زرتشہ پر اب کسی دلاسے کا اثر نہی پڑنے والا تھا۔وہ جانتی تھی۔ سمیر کوئی ثبوت نہی چھوڑنے والا۔

وہ تینوں کھانا کھانے کے بعد اپنے اپنے کمروں میں چلی گئیں۔زرتشہ کو بھی زبردستی کھانا کھلا دیا انہوں نے ورنہ زرتشہ کو تورونے سے ہی فرصت نہی تھی۔

اگلی صبح وہ تینوں یونیورسٹی کے لیے تیار ہو کر اپنے اپنے کمروں سے باہر نکلیں تو زرتشہ ابھی تک سو رہی تھی۔

عافیہ نے آگے بڑھ کر دروازہ ناک کیا مگر کوئی جواب نہی ملا۔

نیلم نے ہینڈل پر ہاتھ رکھا تو ہینڈل گھوم گیا اور دروازہ کھولتا چلا گیا۔

تینوں نے حیرانگی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور کمرے میں داخل ہو گئیں۔

نا تو زرتشہ کمرے میں تھی اور نا ہی اس کا سامان۔

دروازے کی بیک سائیڈ پر ایک پیپر چپکا ہوا تھا۔

وہ تینوں تیزی سے اس پیپر کی طرف بڑھیں۔

"گھر جا رہی ہوں، میرا نمبر کچھ دنوں تک بند رہے گا۔

سوری فرینڈز!

میں کچھ دن اکیلی رہنا چاہتی ہوں۔

کیا پتہ کب گھر والوں تک اس نکاح کی خبر پہنچ جائے اور وہ مجھ سے تعلق توڑ دیں۔

اس سے پہلے ہی میں اپنوں کے ساتھ رہ کر ان کی محبتیں بٹورنا چاہتی ہوں۔

پلیز مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش مت کرنا تم لوگ اور میرے گھر آنے کا تو سوچنا بھی مت۔میں نہی چاہتی کہ گھر والوں کو میرے اچانک واپس آنے پر شک ہو۔

تو جیسا چل رہا ہے ویسا چلنے دو اور اپنا خیال رکھنا تم سب۔

مجھے خود کو سنبھالنے کے لیے تھوڑا وقت چاہیے۔

اگر سمیر میرے بارے میں پوچھے تو سنبھال لینا تم لوگ،اسے میرا نمبر بلکل مت دینا اور بہت جلد میں خود تم سب سے رابطہ کروں گی۔

تب تک کے لیے خدا حافظ۔

زرتشہ خان۔

آخر میں اس نے اپنا نام لکھا ہوا تھا۔

تینوں نے افسوس سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

اس سمیر کو تو میں چھوڑوں گی نہی۔۔۔نیلم غصے سے کمرے سے باہر نکل گئی۔

نازیہ اور عافیہ بھی اس کے پیچھے چل دیں۔

چھوڑو یار۔۔۔۔زرتشہ کو سنبھلنے میں وقت لگے گا۔

ہمیں سمیر سے پنگا نہی لینا چاہیے۔

نازیہ کی بات پر عافیہ اور نیلم نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا۔

تم سمیر کی سائیڈ لے رہی ہو؟

نیلم غصے سے چلائی۔

نہی۔۔ نہی۔۔ میں سمیر کی سائیڈ نہی لے رہی یار۔

میں تو یہ کہہ رہی ہوں کہ کوئی فائدہ نہی ہے اس سے بات کرنے کا۔ بلکہ اس کا نقصان ہی ہو گا ہمیں۔

جب ہم اسے زرتشہ کے گھر جانے کا پتہ چلے گا تو وہ ہم سے اس کا نمبر مانگے گا۔

نمبر بند ہو گا تو وہ زرتشہ کے گھر کا پتہ مانگے گا۔

اگر اسے ایڈریس مل گیا تو وہ زرتشہ کے گھر پہنچ جائے گا۔

مطلب زرتشہ کے لیے نئ مصیبت کھڑی ہو جائے گی۔

اب تم دونوں ہی بتاو کیا میں غلط بول رہی ہوں؟

ابھی تو زرتشہ کے پرانے زخم نہی بھرے اور نئے زخموں کا سامان ہم تیار کرنے والی ہیں۔

ہاں کہہ تو تم سہی رہی ہو، مگر ایسا کب تک چلے گا آخر؟

زرتشہ کو واپس تو لانا ہو گا ناں۔

عافیہ اور نیلم اس کی بات سے متفق ہو چکی تھیں۔

اسے کچھ وقت چاہیے، وہ دکھی ہے ابھی۔

مجھے یقین ہے جلدی واپس آ جائے گی وہ۔

ٹھیک ہے۔۔۔ نہی کرتی میں بات سمیر سے چلو اب جلدی دیر ہو رہی ہے ہمیں۔

وہ تینوں یونیورسٹی کی طرف بڑھ گئیں۔

ان کو پورا دن سمیر یونیورسٹی میں نظر نہی آیا۔تینوں نے خدا کا شکر ادا کیا۔

ایک ہفتہ اسی طرح گزر گیا مگر سمیر یونیورسٹی نہی آیا۔

اب وہ تینوں حیران بھی تھیں اور پریشان بھی۔

زرتشہ سے بھی رابطہ نہی ہو پایا تھا ان کا اور سمیر کا بھی کوئی پتہ نہی چل رہا تھا۔فیصل اور نوید بھی غائب تھے۔

کہی ایسا تو نہی کہ سمیر زرتشہ سے نکاح کر کے اسے ہمیشہ کے لیے چھوڑ گیا ہو۔

یا پھر اس نے کڈنیپ تو نہی کر لیا زرتشہ کو۔

وہ تینوں اپنے ہی اندازے لگائے بیٹھی تھیں مگر حقیقت سے سب انجان تھیں۔

زرتشہ کمرے کی لائٹ بند کرتی ہوئی کھڑکی کے پردے سرکاتی ہوئی نیچے صحن میں دیکھ رہی تھی۔

ابھی ابھی وہ عشا کی نماز ادا کر کے آئی تھی۔

صحن میں لگے بلب سے ہر طرف سنہری روشنی پھیلی ہوئی تھی۔

تب ہی اچانک زرتشہ کی نظر گیٹ سے اندر آتے شخص پر پڑی۔

زرتشہ کو اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہوا۔

نہی۔۔۔ایسا نہی ہو سکتا۔

سمیر یہاں نہی آ سکتا۔

وہ منہ پر ہاتھ رکھے سمیر کو دیکھ رہی تھی۔

اسی پل سمیر نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔وہ اس وقت کالی شلوار قمیض پہنے ہوئے تھا۔

چہرے پر مسکراہٹ سجائے وہ زرتشہ کو ہی دیکھ رہا تھا۔

زرتشہ نے سر نفی میں ہلایا۔جیسے کہنا چاہ رہی ہو۔آگے مت بڑھو سمیر۔

واپس چلے جاو!

مگر سمیر اسے نظر انداز کرتے ہوئے صحن میں آرکا۔

زرتشہ۔۔۔نیچے آو ابھی!

سمیر کی آواز پر زرتشہ کو اپنے پاوں تلے سے زمین سرکتی ہوئی محسوس ہوئی۔

اس میں تو جیسے ہلنے تک کی ہمت نا رہی۔

زرتشہ۔۔۔سنا نہی تم نے؟

"میں نے کہا نیچے آو!

سمیر کے چہرے پر مسکراہٹ کی جگہ اب غصے نے لے لی تھی۔

نہی۔۔۔۔زرتشہ نے سر نفی میں ہلایا۔

سمیر غصے سے آگے بڑھا مگر بشر لالہ سے ٹکرا گیا۔

زرتشہ جیسے ہوش کی دنیا میں واپس لوٹی۔

نہنی۔۔۔یہ اچھا نہی ہوا۔وہ زیرِ لب بولی۔

New Era Magazine

کون ہو تم؟

تمہاری ہمت کیسی ہوئی میری بہن کا نام اپنی زبان پر لانے کی، بشر لالہ غصے سے چلائے۔

اتنی دیر میں خضر لالہ بھی وہاں آ پہنچے۔

کون ہے یہ؟

وہ بھی غصے سے چلائے۔

پتہ نہی کون ہے یہ لالہ۔۔۔اب کچھ بول کیوں نہی رہے تم؟

بشر لالہ غصے سے سمیر کی طرف بڑھے۔

دونوں بھابیاں بھی وہاں آ گئیں۔

یہ ٹھیک نہی ہو رہا۔۔۔زرتشہ گال پر بہتے آنسو پونچھتے ہوئے نیچے کی طرف بھاگی۔

اس سے پہلے کہ بشر سمیر کے گریبان تک پہنچتا سمیر نے اس کے ہاتھ تھام لیے اور اسے دور دھکیلا۔وہ لڑکھڑاتے ہوئے فرش پر جا گرا۔

خضر جلدی سے اندر کی طرف بڑھا اور بندوق اٹھائے باہر آ گیا۔

ان کے ہاتھ میں بندوق دیکھ کر ان کی بیوی جلدی سے آگے بڑھی۔

رک جائے خان صاحب۔۔۔پہلے پوچھ تو لیں اس سے، آخر یہ یہاں آیا کیوں ہے۔

"میں یہاں اپنی بیوی زرتشہ کو لینے آیا ہوں!

بیوی۔۔۔؟

زرتشہ تمہاری بیوی کب بنی؟

New Era Magazine

کیا بکواس ہے یہ؟

بھابی بھی غصے سے چلائی۔

بیوی کا نام سن کر زرتشہ کے قدم آخری سیڑھی پر ہی تھم گئے۔

نہی۔۔۔زرتشہ نے سر نفی میں ہلایا۔

سب نے پلٹ کر زرتشہ کی طرف دیکھا۔

کیا کہہ رہا ہے یہ لڑکا؟

زرتشہ کیا تم جانتی ہو اسے؟

بشر غصیلی نگاہیں سمیر پر گاڑے بولا۔

"یہ سسسسسچ ہے لالہ"

زرتشہ کے جواب پر سب کے چہروں پر ہوائیاں اڑ گئیں۔

کیا کہا تم نے؟

چھوٹی بھابی غصے سے زرتشہ کی طرف بڑھی۔

اس لیے بھیجا تھا تجھے ہاسٹل؟

یہ رنگ رلیاں مناتی پھر رہی تھی تو یونیورسٹی۔

اسی لیے جانا چاہتی تھی تو پڑھنے ہاں؟

منہ کالا کروا آئی ہے اپنا، اور اپنے عاشق کو گھر تک بھی بلا لیا۔

کمبخت ماری۔۔۔۔عزت مٹی میں ملا دی تو نے ہماری۔

New Era Magazine

وہ غصے سے زرتشہ پر ٹوٹ پڑیں۔اس سے پہلے کہ وہ زرتشہ پر ہاتھ اٹھاتیں۔

سمیر بجلی کی سی رفتار سے زرتشہ کے سامنے آرکا۔

اس میں زرتشہ کی کوئی غلطی نہی ہے،میں نے زبردستی یہ نکاح کروایا اس سے۔اور "خبردار جو میری بیوی پر ہاتھ اٹھانے کا سوچا بھی کسی نے 'وہ ہاتھ کاٹ دوں گا میں جو میری بیوی کی طرف بڑھیں گے،،

"میں اپنی بیوی کو لینے آیا تھا،اگر آپ لوگوں کا ڈرامہ ختم ہو گیا ہو تو میں جاوں؟

سمیر کے سوال پر خضر نے بندوق کا رخ سمیر کی طرف کر دیا۔

تم نے ہماری عزت کا جنازہ نکال دیا اور یہاں سے جانے کی بات کر رہا ہے۔

بھول جا کہ اب توں یہاں سے زندہ واپس جا سکے گا!

تمہارے ساتھ تمہاری بیوی کی بھی لاش یہی دفن کروں گا میں۔

خضر نے گولی چلا دی۔۔

مگر گولی نا تو سمیر کو لگی اور ناہی زرتشہ کو۔

سمیر نیچے جھک گیا اور اپنے ساتھ زرتشہ کو بھی کھینچ لیا۔

وہ دونوں فرش پر گر گئے۔

اس سے پہلے کہ دوسری گولی چلتی۔۔۔سمیر نے گولی چلا دی جو سیدھی خضر کے سینے میں لگی اور وہی زمین بوس ہو گیا۔

لالہ۔۔۔زرتشہ تیزی سے بھائی کی طرف بڑھی مگر بھابی نے اسے پیچھے دھکیل دیا۔

بھائی کو سنبھالنے کی بجائے بشر نے بندوق سنبھالی اور سمیر پر گولی چلادی۔

سمیر کے بازو پر گولی لگی اور وہ بھی وہی گر گیا

سمیر کو نیچے گرتے دیکھ زرتشہ تیزی سے اس کی طرف بڑھی۔

سمیر۔۔۔یہ سب کیا ہو گیا؟

بشر کا نشانہ اب زرتشہ پر تھا جو سمیر کا سر گود میں رکھے آنسو بہا رہی تھی۔

سمیر کی نظر اس پر پڑ چکی تھی۔سمیر نے بہت ہمت کرتے ہوئے گولی چلادی۔

گولی بشر کے ہاتھ پر جا لگی اور اس کے ہاتھوں سے بندوق دور جا گری۔

بشر کے ہاتھ سے بہتا خون دیکھ کر اس کی بیوی اس کی طرف بڑھی۔

خضر کی حالت خراب ہوتی دیکھ بھابی زور سے چلا رہی تھی اور زرتشہ کو برا بھلا بول رہی تھی۔

سمیر زرتشہ کا ہاتھ تھامے مسکرادیا اور زرتشہ کا ہاتھ سمیر کے خون سے بھر چکا تھا۔

وہ رو رہی تھی۔۔۔نہی سمیر تم مجھے چھوڑ کر نہی جا سکتے۔

سمیر درد میں بھی مسکرا رہا تھا۔

محلے والے جمع ہو چکے تھے اور زرتشہ کو سمیر کے ساتھ دیکھ کر زہر بھری باتیں کر رہے تھے۔

زرتشہ نے اپنے ارد گرد نظر دوڑائی۔۔ہر طرف خون بکھرا ہوا تھا۔

ایک طرف زرتشہ کے جان سے پیارے بھائی خون سے لتھڑے پڑے تھے اور دوسری طرف

اس کا شوہر اس کی نظروں کے سامنے تڑپ رہا تھا۔

دیکھتے ہی دیکھتے سمیر کا سانس اکھڑنے لگا اور اس کی آنکھیں بند ہو گئیں۔

New Era Magazine

زرتشہ چلانے لگی۔

نہی۔۔۔ سمیر تم مجھے چھوڑ کر نہی جا سکتے۔

سمیر اٹھو۔۔۔ وہ زور زور سے چلا رہی تھی مگر یہاں اس کی آواز سننے والا کوئی نہی تھا۔

نہی سمیر۔۔۔۔۔۔

زرتشہ چلاتی ہوئی اٹھ بیٹھی۔ یہ ایک خواب تھا۔

اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو چکی تھی۔ حیرانگی سے کمرے میں اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی مگر یہاں کوئی نہی تھا۔

اوہ۔۔۔ یہ ایک بھیانک خواب تھا۔ شکر ہے یہ بس خواب ہی تھا حقیقت نہی۔۔۔۔

اس نے سائیڈ ٹیبل کی طرف ہاتھ بڑھایا تو پانی کا جگ خالی تھا۔

وہ جگ اٹھائے کچن کی طرف بڑھ گئی۔ فریج سے پانی کی بوتل نکال کر جگ میں ڈالا اور واپس کمرے میں آ گئی۔

گلاس میں پانی ڈالا اور سارا گلاس ایک ہی سانس میں ختم کر ڈالا۔

یہ بہت برا خواب تھا مجھے یونیورسٹی چلی جانا چاہیے اس سے پہلے کہ سمیر یہاں پہنچے۔۔۔

ہاں یہی ٹھیک رہے گا!

میں کل صبح ہی یونیورسٹی چلی جاوں گی۔ اگر سمیر یہاں آیا تو بہت برا ہو گا اور اگر لالہ کو پتہ چل گیا اس نکاح کے بارے میں تو پتہ نہی کیا قیامت آئے گی اس گھر میں۔

سمیر یہ کیا کر دیا تم نے، میری زندگی میں پہلے مشکلات کم تھیں جو تم نے ایک نیا عذاب میرے گلے میں ڈال دیا۔

وہ آنسو بہاتی ہوئی سونے کے لیٹ گئی مگر نیند آنکھوں سے بہت دور تھی۔ پچھلے ایک ہفتے سے اس کی ہر رات یونہی جاگ کر گزر رہی تھی۔

صبح ہوتے ہی بھابیوں کی فرمائیشیں شروع ہو جاتی، زرتشہ یہ کر دو وہ کر دو۔

بس اسی طرح ایک ہفتہ گزر گیا۔ زرتشہ کے دل میں ہر وقت سمیر نام کا ایک ڈر سا منڈلاتا رہتا۔ پتہ نہی کیا ہو گا جب سب کو اس نکاح کے بارے میں پتہ چلے گا۔ بس اسی سوچ میں اس کے دن اور رات گزرتے۔

ابھی زرتشہ انہی سوچوں میں گم تھی کہ اسے نیچے صحن سے کسی کی باتوں کی آواز سنائی دی۔

وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل کر نیچے کی طرف بڑھی۔ سامنے کا منظر زرتشہ کے ہوش اڑا دینے کو کافی تھا۔

وہ نیلم اور نازیہ تھیں۔ وہ دونوں زرتشہ کی بھابی سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھیں۔

زرتشہ کے قدم وہی سیڑھیوں پر ہی تھم گئے۔

نیلم کی نظر سیڑھیوں پر کھڑی زرتشہ پر پڑی تو وہ دونوں اس کی طرف بڑھی۔ مگر وہ دونوں نہی ان کے ساتھ ایک برقعہ پوش خاتون بھی تھی۔ وہ بھی زرتشہ کی طرف بڑھی۔

زرتشہ ان دونوں سے گلے ملی جبکہ اس پردہ پوش سے بس ہاتھ ملانے پر ہی اکتفا کیا۔

بس یہی کھڑی رہو گی یا ان کو بٹھاو گی بھی، بھابی کی آواز پر زرتشہ چونک کر اوپر کی طرف بڑھی۔

کمرے میں پہنچ کر زرتشہ نے نازیہ اور نیلم دونوں کو سوالیہ نظروں سے گھورا۔ جس کا مطلب تھا کہ یہ برقعہ والی عورت کون ہے۔

نیلم اور نازیہ نے پریشانی سے پہلے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر اس پردہ پوش کی طرف۔

زرتشہ لگتا ہے میں اپنا فون گاڑی میں بھول گئی اور گاڑی بھی تو پارک کرنی ہے تو ہم دونوں تھوڑی دیر میں واپس آجائیں گی۔

نازیہ بولتی ہوئی نیلم کو بازو سے کھینچتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔

زرتشہ حیران و پریشان سی ان کو جاتے ہوئے دیکھنے لگی۔

رکو میں بھی آتی ہوں۔۔۔۔

زرتشہ بھی ان کے پیچھے دوڑی مگر ایسا نہیں ہو سکا اس پردہ پوش نے زرتشہ کا بازو تھام لیا اور دروازہ لاک کر دیا۔

نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔۔۔ زرتشہ نے سر نفی میں ہلایا۔

زرتشہ کی نظر نقاب سے جھانکتی آنکھوں پر پڑی ان آنکھوں کو بہت اچھی طرح پہچانتی تھی وہ۔

چہرے سے نقاب ہٹا اور زرتشہ کو جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا۔

سامنے سمیر کھڑا تھا جو بے زاری سے برقعہ اتارنے میں مصروف تھا۔

زرتشہ دونوں ہاتھ منہ پر رکھے پھٹی پھٹی نگاہوں سے سمیر کو دیکھ رہی تھی۔

New Era Magazine

آخر کار سمیر برقعہ اتارنے میں کامیاب ہوا اور صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھ کر سانس بحال کرنے لگا۔

سمیر۔۔۔زرتشہ نے دھیمی آواز میں اسے پکارا۔

یہ سب کیا ہے سمیر؟

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟

اگر کسی نے تمہیں دیکھ لیا تو؟

تمیں ہر بات مزاق لگتی ہے کیا؟

زرتشہ مدھم آواز میں غصے میں بول رہی تھی۔

کیا تمہارے گھر میں مہمانوں کا استقبال ایسے کرتے ہیں؟

سمیر زرتشہ کے سامنے آرکا۔

سوری مہمان نہی۔۔۔"شوہر ہوں میں تمہارا۔۔۔سمیر نے جیسے اسے یاد دلایا۔

اچھی بیویاں شوہر کو تم نہی آپ کہہ کر مخاطب کرتی ہیں۔

کمال ہے میں اتنی لمبی مسافت طے کر تم سے ملنے آیا ہوں اور تمہارے مزاج ہی نہی مل رہے۔

خدا کا واسطہ ہے سمیر چپ ہو جاو اگر کسی نے تمہاری آواز سن لی تو مصیبت آجائے گی۔

زرتشہ نے آگے بڑھ کر سمیر کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا اور اسے مزید بولنے سے روکا۔

یہ یونیورسٹی نہی ہے میرا گھر ہے، تم تو ڈرتے نہی ہو کسی سے مگر میں بہت ڈرتی ہوں اپنے رشتوں کو کھونے سے وہ سمیر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بول رہی تھی۔

New Era Magazine

سمیر نے زرتشہ کا ہاتھ ہٹایا۔

"اب اتنا بھی فائدہ مت اٹھاو، میرے قریب آنے کا اچھا بہانہ ہے۔

زرتشہ اسے گھورتی ہوئی پیچھے ہٹی جلد بازی میں اسے اندازہ ہی نہی ہوا وہ سمیر کے کتنے قریب کھڑی تھی۔

خیر اب اتنا بھی مت ڈرو، شوہر ہوں تمہارا پاس آکر کوئی گناہ نہی کیا تم نے، سمیر واپس صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"یہ شوہر، شوہر کیا لگا رکھی ہے؟

چپ ہو جاو پلیز!

"زبردستی کے شوہر ہو تم، میں نے کوئی شوق سے رشتہ نہی جوڑا تم سے اسی لیے بہتر ہے کہ تم کسی قسم کی امید مت لگانا مجھ سے"

مجھے بھی کوئی شوق نہی ہے کہ تم سے کوئی امید لگاوں۔

تمہاری سہیلیاں ہی مری جارہی تھیں تم سے ملنے کے لیے، ان کو لگتا تھا کہ بس میں ہی تمہیں یونیورسٹی واپس لا سکتا ہوں کیونکہ تم میری وجہ سے یونیورسٹی چھوڑ کر آئی تھی۔

سمیر چہرے پر غصیلے تاثرات لیے بولا۔

چپ چاپ صبح یونیورسٹی چلو تاکہ میری جان چھوٹے۔۔۔

تم ان کے کہنے پر آئے ہو یہاں؟

زرتشہ کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔

New Era Magazine

"تو اور کیا؟

"تمہارے لیے تھوڑی ناں آیا ہوں، میری مجبوری تھی یہاں آنا"

اب پلیز ان دونوں کو ان کا کمرہ دکھاو اور کمرے کی لائٹ بند کر کے سو جاو مجھے بہت نیند آ رہی ہے۔مزید بحث کرنے کا موڈ نہی ہے میرا۔

سمیر اے سی آن کرتے ہوئے بیڈ پر لیٹ گیا اور زرتشہ کمرے کی لائٹ بند کرتی ہوئی باہر کی طرف بڑھی۔

نیلم اور نازیہ کمرے کے باہر ہی کھڑی تھیں۔

زرتشہ ان دونوں کے ساتھ دوسرے کمرے میں چلی گئی۔

یہ تم دونوں نے ٹھیک نہی کیا سمیر کو یہاں زبردستی لا کر۔

زرتشہ اب تم ہی بتاو ہم کیا کرتیں، ہمیں تمہاری فکر ہو رہی تھی۔

ایک ہفتہ ہو چکا ہے تم بنا بتائے یہاں آ گئی۔ مجبوراً ہمیں سمیر سے بات کرنی پڑی۔

تمہاری پڑھائی بھی تو خراب ہو رہی تھی۔

تم دونوں آرام کرو تھک گئی ہو گی۔ کھانا لا دوں؟

اس بارے میں یونیورسٹی میں بات ہو گی۔

نہی کھانا ہم نے راستے میں کھا لیا تھا بس اب تم اپنے کمرے میں جاو۔ کہی ایسا نا ہو کہ کوئی تمہارے کمرے میں چلا جائے۔

اس وقت اس لیے آئے ہم کیونکہ سب سو رہے ہو گے اگر صبح آتے تو سب سمیر کو پہچان لیتے۔

New Era Magazine

تم لوگ آرام کرو، میں چلتی ہوں۔

زرتشہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

کمرے میں پہنچ کر دروازہ بند کیا اور سمیر کی طرف دیکھا جو بڑے مزے سے سو رہا تھا۔

ایسے سو رہا تھا جیسے اپنے کمرے میں ہو اور کوئی پریشانی ہی نا ہو اسے۔

زرتشہ کا دل چاہا اپنا سر دیوار میں دے مارے۔

"اب آکر لیٹ بھی جاو کب تک مجھے گھورتی رہو گی، اب تمہارا ہی ہوں پوری زندگی پڑی ہے مجھے دیکھنے کے لیے مگر اب سو جاو"

سمیر کی نیند میں ڈوبی آواز زرتشہ کے کانوں میں پڑی تو وہ چونک کر سمیر کی طرف بڑھی۔

تم یہاں نہی سو سکتے، یہ میرا کمرہ ہے۔

نکلو میرے کمرے سے جاو کسی ہوٹل میں جا کر رات گزارو یا پھر کسی سڑک پر سو جاو مگر یہاں سے جاو۔

"یہ کمرہ تمہارا ہے اور تم میری، اب چپ چاپ سو جاو اور مجھے بھی سونے دو"

سمیر ہڑبڑاتے ہوئے پھر سے سو گیا۔

"زبردستی کے رشتے کبھی کامیاب نہی ہوتے سمیر، ابھی بھی وقت ہے مجھے اس رشتے سے آزاد کر دو اور مجھے میری زندگی جینے دو، ہم دونوں ایک دوسرے سے بہت الگ ہیں۔ ہمارے لیے مشکل ہے ایک ساتھ رہنا، تم مجھے اس زبردستی کے رشتے سے آزاد کر دو پلیز"

زرتشہ کی بات پر سمیر اٹھ کر بیٹھ گیا۔چند پل کے لیے سوچ میں پڑ گیااور پھر زرتشہ کی طرف بڑھا۔

اسے بازو سے کھینچتے ہوئے بیڈ پر لے آیا۔چپ چاپ سو جاو یہاں!

میں کچھ نہی کہتا تمہیں،جیسا تم مجھے سمجھتی ہو میں ویسا بلکل نہی ہوں اور جہاں تک بات ہے اس رشتے کو ختم کرنے کی تو وہ تو اب میرے مرنے کے بعد ہی ختم ہو سکتا۔

"میرے مرنے کی دعا کیا کرو شاید قبول ہو جائے"

یہ تکیہ رکھ لو درمیان میں اس سے آگے نہی آوں گا میں۔۔۔تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہی ہے۔

سمیر اپنے اور زرتشہ کے درمیان تکیے رکھتے ہوئے دوسری طرف سونے کے لیے لیٹ گیا۔

سمیر سو گیا تو زرتشہ بھی سونے کے لیے لیٹ گئی مگر پوری رات سو نہی سکی۔

سمیر کی باتیں اسے مزید الجھا رہی تھیں۔کبھی میرے لیے فکر مندی اور کبھی کا پرواہی۔۔۔آخر تم مجھ سے چاہتے کیا ہو مجھ سے سمیر؟

زرتشہ خود سے سوال کرتی رہی،گالوں پر پھسلتے آنسو ساری رات تکیہ بھگوتے رہے اور اس کی سسکیاں کمرے میں گونجتی رہیں مگر سمیر نے آج ہمیشہ کی طرح ہاتھ بڑھا زرتشہ کے آنسو صاف نہی کیے۔

وہ دونوں ہی اپنے احساسات چھپا رہے تھے ایک دوسرے سے، سمیر بظاہر تو سو رہا تھا مگر وہ سویا نہی۔۔زرتشہ کی سسکیوں نے اسے سونے ہی نہی دیا۔وہ بس یہی سوچتا رہا کہ آخر وہ یہاں آیا ہی کیوں ہے۔

کیا میں سچ میں زرتشہ سے محبت تو نہی کر بیٹھا؟

اگر محبت تھی تو پھر بدلہ لینے کے لیے اتنا بڑا قدم کیوں اٹھایا میں نے؟

مجھے زرتشہ کو سب کچھ بتا دینا چاہیے اسے سب بتا دیتا ہوں میں نے یہ نکاح کیوں کیا!

وہ زرتشہ کی طرف پلٹا ہی تھا کہ زرتشہ کے بہتے آنسو اور سسکیاں سن کر واپس پلٹ گیا۔

وہ اتنا کمزور نہی ہو سکتا کہ ایک لڑکی کہ آنسو دیکھ کر پگھل جائے۔

نہی آج نہی!

"تمہارے یہ آنسو ہر بار میرا پتھر دل پگھلا دیتے ہیں مگر آج نہی زرتشہ، میں اس لمحے کمزور نہی پڑنا چاہتا، مجھے سہی وقت کا انتظار کرنا ہو گا"

سہی وقت آنے پر ہی سچ بتاؤں گا میں تمہیں۔۔۔

دھڑکنوں میں بسے ہو تم
دل مسلسل انکار پر ہے
کیسے بتائیں تجھے کتنا ہیں چاہتے
دل مسلسل انکار پر ہے

تم جو رکھ دو ہاتھ اس دل پر
دھڑکنوں کو قرار مل جائے مگر
دل مسلسل انکار پر ہے
نادان ہے یہ دل
سمجھتا نہی تم میرے ہو
یہ نا سمجھے نا سمجھ ٹھہرا
تم خود ہی سمجھ جاو کہ۔
دل مسلسل انکار پر ہے۔

دونوں اسی طرح سوچوں میں گم رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔
زرتشہ نماز ادا کرنے کے بعد اپنا بیگ پیک کرنے میں مصروف ہو گئی۔جب زرتشہ وضو کرنے کے بعد کمرے میں آئی تو سمیر کمرے میں نہی تھا۔نازیہ نے اسے بتایا کہ سمیر ہمیں راستے میں مل جائے گا۔وہ کسی ضروری کام سے باہر گیا ہے۔تم فکر مت کرو کسی نے نہی دیکھا اسے جاتے ہوئے۔یہاں سے جانے کے بعد مجھے سمیر کی کال آئی تھی۔
ناشتہ کرنے کے بعد زرتشہ بھائیوں سے مل کر اپنے کمرے میں آ گئی۔دونوں بھائی کام دکان کے لیے چلے گئے۔
زرتشہ اپنا بیگ لے کر گاڑی کی طرف بڑھی۔

نیلم اور نازیہ گاڑی میں زرتشہ کا انتظار کر رہی تھیں۔

ارے تمہاری وہ برقعہ والی دوست کہاں ہے؟

بھابی گاڑی کے پاس آرکی۔

وہ۔۔۔وہ بھابی۔۔زرتشہ کے ڈر کے مارے لاتھ پاوں پھولنے لگے۔

وہ صبح جلدی چلی گئی اپنے گھر،اس کا بھائی لے گیا اسے۔

جواب نازیہ کی طرف سے آیا۔وہ گاڑی کے دروازے پر کہنی ٹکائے اپنی عینک درست کرتی بڑی مطمئن سی بولی۔

کل رات بتایا تو تھا میں نے آپ کو بھابی۔۔۔جب سے اس کا رشتہ ہوا ہے وہ پردہ کرتی ہے اور کیونکہ اس کے سسرال والے نہی چاہتے وہ پڑھائی کرے اسی لیے وہ رات کے اندھیرے میں ہی یونیورسٹی سے آتی ہے۔

ہاں ہاں یاد آگیا۔۔۔بھابی مطمئن سی واپس پلٹ گئی اور زرتشہ اپنی بے ترتیب دھڑکنوں کو سنبھالتی گاڑی میں بیٹھ گئی۔

نازیہ نے مسکراتے ہوئے گاڑی گیٹ سے باہر نکالی، نیلم نے گیٹ بند کیا اور گاڑی میں بیٹھ گئی۔

گاڑی جیسے ہی گاوں کی حدود سے باہر نکلی انہیں سمیر نظر آیا۔

نازیہ نے گاڑی روک دی۔

سمیر گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے زرتشہ کے ساتھ بیٹھ گیا۔

نازیہ نے گاڑی سٹارٹ کردی۔

یہ کیا بد تمیزی ہے سمیر؟

تمہارا عبایا کہاں ہے؟

زرتشہ کے سوال پر سمیر نے بھنوئیں اچکاتے ہوئے اسے گھورا۔

تو کیا اب میں ہر وقت عبایا پہن کر پھرتا رہوں، پاگل لگتا ہوں میں تمہیں؟

پاگل ہی ہو تم!

اگر کسی نے تمہیں میرے ساتھ دیکھ لیا تو تم نہی جانتے کیا ہو سکتا ہے۔

ویسے بھی میں نے کل رات بہت برا خواب دیکھا تھا۔میں نہی چاہتی کہ وہ خواب سچ ہو۔

مجھے فرق نہی پڑتا۔۔۔۔سمیر مختصر سا جواب دیتے ہوئے اپنا سر مسلنے لگا۔

ایک تو تمہارے چکر میں پوری رات سو نہی سکا میں، مجال ہے جو مجھ سے ناشتے کا پوچھا ہو، مگر تمہیں تو اپنے فلسفے جھاڑنے سے ہی فرصت نہی ملتی۔

میری وجہ سے نہی سو پائے؟

زرتشہ کو ہنسی آ گئی سمیر کی بات پر۔

تو اور کیا پوری رات تمہاری سسکیوں نے سونے نہی دیا مجھے، پتہ نہی تم لڑکیاں کیسے ساری ساری رات رو کر گزار دیتی ہو۔

تو تم پوری رات جاگ کر میری سسکیاں سنتے رہے مگر یہ نہی پوچھا کہ کیوں رو رہی تھی میں اور تم پوچھو گے بھی کیوں!

تم جانتے ہی ہو کہ تم ہی وجہ ہو میرے رونے کی۔

New Era Magazine

میں پچھتا رہی ہوں اس دن کو جس دن تم سے ٹکراو ہوا میرا، کاش میں اس دن یونیورسٹی ہی نہ گئی ہوتی، زرتشہ پھر سے رونے کو تیار تھی۔

...Oh please

اب پھر سے آنسو مت بہانے لگ جانا ورنہ ایک منٹ نہی لگے گا مجھے تمہیں گاڑی سے باہر پھینکنے میں، سمیر غصے سے تپ چکا تھا۔

زرتشہ نے ادھر اُدھر نظر دوڑائی۔۔۔پانی کی بوتل اٹھائی اور تیزی سے سمیر پر الٹ دی۔

زرتشہ۔۔۔۔سمیر غصے سے چلایا۔

زرتشہ منہ موڑے گاڑی سے باہر دیکھنے لگی ایسے جیسے کچھ ہوا ہی ناہو۔

زرتشہ۔۔۔۔سمیر نے اسے بازو سے کھینچ کر اپنی طرف متوجہ کیا۔

"یہ آخری بار ہے، آئندہ ایسی بدتمیزی برداشت نہی کروں گا میں یاد رکھنا"

کیا کر لوگے تم؟

میں ایسی ہی ہوں، جب جب مجھے تم پر غصہ آئے گا میں ایسا ہی کروں گی۔

اتنا تو تم جانتے ہی تھے تو پھر کیوں رشتہ جوڑا مجھ سے، اب زندگی بھر کا رشتہ جوڑا ہے تو یہ سب تو برداشت کرنا ہی پڑے ڈئیر ہسبینڈ!

زرتشہ ایک ایک لفظ چباتے ہوئے بولی۔۔۔ڈئیر ہسبینڈ تو کچھ زیادہ ہی غصے سے بولی۔

زرتشہ اب تم مجھے غصہ دلا رہی ہو۔۔۔سمیر بہ مشکل ضبط کرتے ہوئے بولا۔

New Era Magazine

آج تک کسی کی ہمت نہی ہوئی مجھ سے الجھنے کی،ایک تم ہو جس کی بد تمیزیاں میں برداشت کرتا آرہاہوں،وہ زرتشہ کا بازو چھوڑتے ہوئے پیچھے ہٹا۔

سارے کپڑے گیلے کر دیئے۔۔۔

تو آج سے پہلے جن سے تمہارا پالا پڑا ہے ان میں کوئی زرتشہ خان نہی تھی مگر اب تمہارا پالا زرتشہ خان سے پڑا ہے۔

"نانی یاد نہ کروائی پھر تو پھر کہنا"

آخری بات زرتشہ نے آہستہ آواز میں بولی۔

کچھ کہا تم نے۔۔؟

سمیر غصے سے زرتشہ کی طرف مڑا۔

ناشتہ۔۔زرتشہ نے اپنے بیگ سے ٹفن نکال کر سمیر کی طرف بڑھایا۔

یہ لو ناشتہ کر لو!

ایسے بولتے ہیں ہسبینڈ سے؟

سمیر مزید تپ گیا۔

مجھے نہی کھانا تمہارا سڑا ہوا ناشتہ، جیسی تم خود ہو ویسا ہی ناشتہ بنایا ہو گا سڑا ہوا۔

سمیر کی بات پر زرتشہ کا پارہ ہائی ہو گیا۔

میں سڑی ہوئی لگتی ہوں تمہیں؟

اور کیا۔۔۔جب دیکھو تم لڑنے کو تیار رہتی ہو، کبھی تمہیں مسکراتے ہوئے نہی دیکھا۔

ایسے انسان کو سڑا ہوا ہی کہتے ہو۔

تمہیں تو میں دیکھ لوں گی کریلا کہی کا، زرتشہ بھی اپنی پرانی حالت میں آچکی تھی۔

ہاں ہاں دیکھ لینا، ساری زندگی پڑی ہے لیکن ابھی اپنا منہ دوسری طرف کرلو مجھے شرٹ کے بٹن کھولنے ہیں تاکہ میرے کپڑے خشک ہو جائیں، نازیہ پلیز یہ شیشہ نیچے کردو۔

تم ایسا کچھ نہی کروگے، شرم نہی آتی تمہیں تین لڑکیاں بیٹھی ہیں گاڑی میں اور تم شرٹ کے بٹن کھول رہے ہو۔

ان میں دو لڑکیوں کی نظر سامنے سڑک کی طرف ہے جبکہ تیسری لڑکی میری بیوی ہے جو اگر مجھے اس حالت میں دیکھ بھی لے تو کوئی گناہ نہی۔

خیر میں نے تو کہہ دیا اب تمہاری مرضی تم دیکھنا چاہتی تو۔۔۔ سمیر نے شرٹ کے بٹن کھول دیئے اور زرتشہ چندپل اسے گھورنے کے بعد چہرہ دوسری طرف موڑ گئی۔

کمینہ انسان، شرم نام کی کوئی چیز ہی نہی ہے وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑانے لگی۔

زرتشہ یہ ناشتہ دو مجھے بہت بھوک لگی ہے، سمیر نے جان بوجھ کر اسے مخاطب کیا۔

کیوں؟

ابھی تو تم بول رہے تھے کہ سڑا ہوا ناشتہ ہے، تم نہی کھاوگے تو اب کیوں مانگ رہے ہو؟

"ہاں سوچ رہا ہوں جب سڑیل بیوی کے ساتھ زندگی گزارنی ہے تو سڑا ہوا ناشتہ بھی برداشت کرنا پڑے گا، ابھی سے عادت ڈال لوں بہتر ہے"

تمہیں تو میں آج چھوڑوں گی نہی۔۔زرتشہ جنگلی بلی کی طرح سمیر کی طرف بڑھی اس کا ارادہ اس کے بال نوچنے کا تھا مگر سمیر اس کا ارادہ بھانپ گیا اور زرتشہ کے دونوں ہاتھ تھام لیا۔

نہی اب اور نہی!

سمیر کی حالت اور اتنی قربت پر زرتشہ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

میرے ہاتھ چھوڑو سمیر۔۔زرتشہ اپنے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی۔

چھوڑدوں گا مگر پہلے بولو'سمیر پلیز میرے ہاتھ چھوڑدیں آئیندہ ایسی غلطی نہی ہو گی۔

میں ایسا کچھ نہی کرنے والی تم ہاتھ چھوڑو میرے ورنہ اچھا نہی ہو گا۔

اچھا کیا کرلو گی تم؟

دیکھو خود کو اس وقت تم میری قید میں ہو۔

"مردیہی تو چاہتا ہے عورت کو بیوی نہی اپنی غلام بنانا چاہتا ہے،،

تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم مجھے مرد ماننے لگی ہو، سمیر کا لہجہ تھوڑا طنزیہ تھا۔

سیلفی بہت اچھی آئے گی ہماری کیا خیال ہے؟

اس سے پہلے کہ زرتشہ کوئی جواب دیتی سمیر نے فون کا فرنٹ کیمرہ آن کیا اور سیلفی بنانے لگا۔

نہی۔۔نہی سمیر ایسا مت کرو پلیز میرے ہاتھ چھوڑدو آئیندہ ایسا نہی ہو گا۔

ہمممم۔۔۔یہ ہوئی ناں بات۔۔۔بڑی جلدی مان گئی'سمیر نے اس کے ہاتھ چھوڑدیئے تو زرتشہ اسے گھورتے ہوئے پیچھے ہٹی۔

میری پکچرز ڈیلیٹ کرو ابھی!

New Era Magazine

ہاں کر رہا ہوں۔۔۔یہ دیکھو ہو گئیں، سمیر نے ساری پکچرز سلیکٹ کرتے ہوئے فون زرتشہ کے سامنے لہرایا اور اوکے پر کلک کر دیا۔

مجھے بھی کوئی شوق نہی ہے سڑی ہوئی تصویریں رکھنے کا۔

وہ دونوں اسی طرح لڑائی کرتے رہے، آخر کار زرتشہ سو گئی۔نازیہ گاڑی ڈرائیو کرتی رہی اور دونوں زرتشہ اور سمیر کی لڑائی سے بھی لطف اندوز ہوتی رہی مگر پیچھے مڑ کر دیکھنے کی ہمت کسی نے نہی کی۔

وہ دونوں خوش تھیں زرتشہ کے لیے وہ پھر سے پرانی زرتشہ بن چکی تھی۔

زرتشہ کو سوتے دیکھ سمیر نے بھی سکھ کا سانس لیا اور آنکھیں بند کیے وہ بھی سونے کی کوشش کرنے لگا۔

آخر کار کئی گھنٹوں کی لمبی مسافت طے کرنے کے بعد وہ لوگ ہوسٹل پہنچ ہی گئے۔

زرتشہ اٹھو۔۔۔سمیر نے اسے پکارا جو بڑے سکون سے سمیر کندھے پر سر ٹکائے سو رہی تھی۔

زرتشہ ٹس سے مس نا ہوئی۔

سمیر نے اس کا سر ایک ہاتھ سے ہٹایا اور دوسرے ہاتھ سے پانی کی بوتل اٹھائی اور بوتل میں بچا پانی اس کے منہ پر الٹ دیا۔

زرتشہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔

یہ کیا بدتمیزی ہے سمیر؟

بد تمیزی نہی ہے تمہیں جگا رہا تھا پچھلے چار گھنٹوں سے تم میرے کندھے کو تکیہ سمجھ کر سو رہی تھی۔

میں اور تمہارے کندھے پر سر رکھ کر سو رہی تھی۔یہ نہی ہو سکتا۔

زرتشہ غصے سے چلائی۔

یہ سچ ہے زرتشہ۔۔۔نیلم مسکراتے ہوئے بولی۔

ہاں میں نے بھی دیکھا تھا'نازیہ نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔

زرتشہ نے پہلے ان دونوں کو اور پھر سمیر کو گھورا اور گاڑی سے باہر نکلنے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ سمیر نے اسے ٹوک دیا۔

کہاں چلی مسز؟

کیا مطلب کہاں چلی۔۔۔ہوسٹل جا رہی ہوں۔

مجھ سے اجازت لی؟

اچھا۔۔تو اب مجھے ہر کام کے لیے تم سے اجازت لینی پڑے گی؟

زرتشہ کو جیسے صدمہ لگا۔

جی۔۔۔سمیر نے نہایت ادب سے جواب دیا۔

بہت بھوک لگی ہے چلو کھانا کھائیں۔

New Era Magazine

نازیہ کی بات پر سمیر نے اسے گھورا۔۔۔تمہاری دوست اور اپنی بیوی کو کھانا میں خود کھلا دوں گا۔بس میری جیپ آ جائے پھر تم دونوں زرتشہ کا بیگ ہوسٹل لے جانا اور ہمارا انتظار مت کرنا کرنا ہم کل تک واپس آ جائیں گے۔

لیکن کہاں لے کر جا رہے ہو تم زرتشہ کو؟

نیلم بولے بنا نا رہ سکی۔

سسرال۔۔۔

سمیر نے مختصر جواب دیا۔

اوہ۔۔۔سہی ہے جاو خیریت سے تم دونوں،وہ دونوں مسکرا دیں۔

"میں تمہارے ساتھ کہی نہی جا رہی سمیر مجھے ہوسٹل جانے دو۔

اب بہت ہو گیا مزید میں تمہاری کوئی بات نہی ماننے والی۔

میری بات مانو یا نہ مانو مجھے منوانی آتی ہے۔

لو آ گئی میری جیپ۔۔۔چلو اپنا بیگ لو اور میرے ساتھ چلو۔

نہی میں نہی جاوں گی تمہارے ساتھ !

زرتشہ مسلسل ضد پر اٹکی ہوئی تھی۔

سمیر گاڑی سے باہر نکل کر زرتشہ کی طرف آیا دروازہ کھول کر اس کا بازو تھامتے ہوئے گاڑی سے باہر نکالا اور جیپ کی طرف بڑھ گیا۔

New Era Magazine

زرتشہ تمہارا بیگ۔۔۔ جیسے ہی زرتشہ جیپ میں بیٹھی نیلم نے مسکراتے ہوئے اس کا بیگ اس کی طرف بڑھایا۔

زرتشہ نے اسے گھورا۔۔۔ تم لوگ میری دوست نہی دشمن ہو۔

سمیر نے جیپ سٹارٹ کر دی۔

نازیہ اور نیلم نے اسے ہاتھ ہلا کر الوداع کہا۔

یہ بہت غلط بات ہے سمیر تم یہ سب ٹھیک نہی کر رہے اگر کسی نے مجھے یہاں سے تمہارے ساتھ جاتے ہوئے دیکھ لیا تو اچھا نہی ہو گا۔

کچھ نہی ہو گا تم کچھ زیادہ ہی ڈرتی ہو۔

اب تمہیں کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہی ہے 'تم میری بیوی ہو یہ بات یاد رکھو۔

کسی کی ہمت نہی کہ میری عزت کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھ سکے۔

سمیر کا لہجہ بہت سنجیدہ تھا۔

ایک پل کے لیے زرتشہ اس کی بات کو محسوس کرنے لگی۔ جیسے کوئی اپنا ہو۔

کوئی ہمت دے جینے کی۔۔۔ لیکن بس چند پل کے لیے اگلے ہی لمحے اسے ماضی کی تلخیوں نے آن گھیرا۔

"اپنی عزت کو کوئی سر عام نیلام نہی کرتا، تم نے مجھے سب کے سامنے ٹارچر کیا میری کمزوری کا فائدہ اٹھایا اور ایسے شخص سے میں کسی قسم کی توقع نہی رکھ سکتی،،

"مجھ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہو تم مگر یہ بھول گئے کہ محبت کی پہلی شرط "عزت" ہوتی ہے۔ جو تم نے مجھ سے چھین لی ہے،،

پوری یونیورسٹی میں میرا تماشہ بنا کر رکھ دیا اور کہتے ہو میں تمہاری عزت ہوں۔۔ ہونہہ رہنے دو سمیر ایسی عزت مجھے نہی چاہیے جو مجھے میرے اپنوں سے دور کر دے۔

بہتر یہی ہے کہ تم مجھے یونیورسٹی چھوڑ دو اور مجھے بھی چھوڑ دو۔

اس تعلق کو یہی ختم کر دو۔ میں اپنے گھر واپس چلی جاوں گی۔

سمیر نے اس کی کسی بات کا جواب نہی دیا'زرتشہ کی باتوں پر اسے شدید حیرت ہوئی۔ اس نے جیپ سڑک کے کنارے روک دی۔

چند پل بے یقینی سے زرتشہ کو دیکھتا رہا۔

"میری محبت ہو تم بس اتنا جانتا ہوں میں، تمہیں حاصل کرنے کا میرا طریقہ غلط تھا مگر میری نیت میں اور میری محبت میں کوئی کھوٹ نہی ہے،،

تم میرا یقین کرو یا نا کرو تمہاری مرضی!

مگر یہ تعلق میں ختم نہی کر سکتا۔۔۔ بس آج آخری بار تم سے مل رہا ہوں۔

ایک بار میرے گھر والوں سے مل لو اور پھر تمہاری مرضی جو تم چاہو گی وہی ہو گا۔

یہ تعلق میرے مرنے کے بعد ہی ختم ہو گا بس یہ یاد رکھنا۔۔۔۔!

زرتشہ سوچوں کے سمندر میں ڈوبی سمیر کو دیکھنے لگی مگر سمیر نے دوبارہ اس کی طرف نہی دیکھا۔

New Era Magazine

اس نے پھر سے جیپ سٹارٹ کر دی اور جیپ کی رفتار بڑھا دی۔

دو گھنٹے بعد جیپ ایک گاوں میں داخل ہو گئی۔ ہر طرف لہلہاتے کھیت، خوبصورت باغ، ہلکا ہلکا سا اندھیرا چھانے لگا۔

سورج غروب ہونے والا تھا۔ کسان اپنے گھروں کو واپس لوٹ رہے تھے۔

ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی، ایک پل کے لیے تو زرتشہ اس منظر میں کھو سی گئی۔

سمیر کے ہارن دینے پر گیٹ کھول دیا گیا۔ جیپ گیٹ سے اندر داخل ہوئی اور گیٹ کیپر نے جلدی سے گیٹ بند کر دیا۔

گھر آ گیا چلیں اندر؟

سمیر کی آواز پر زرتشہ چونک کر جیپ سے نیچے اتر گئی۔

سمیر کا لہجہ اب بھی سنجیدہ تھا۔

وہ اپنا بیگ اٹھائے اور ڈوپٹہ اچھی طرح سر پر سیٹ کرتی ہوئی سمیر کے ساتھ چلتی گئی۔۔۔ یہ گھر کا پچھلا گیٹ تھا۔

وہ دونوں چلتے ہوئے گھر کے اگلے حصے کی طرف بڑھے جہاں سب لان میں بیٹھے چائے پی رہے تھی۔

سمیر بھائی۔۔۔ ایک لڑکی بھاگتی ہوئی سمیر کی طرف بڑھی۔

یہ میری چھوٹی بہن ہے حنا ہے۔۔۔ سمیر اپنی بہن کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔

اور حنا یہ۔۔۔

یہ میری زرتشہ بھابی ہیں ناں بھائی۔۔۔آپ کو بتانے کی ضرورت نہی ہے۔یہ تو بلکل ویسی ہی ہیں جیسا آپ نے بتایا تھا۔۔میرا مطلب بہت پیاری ہیں۔اس سے پہلے کہ سمیر زرتشہ کا تعارف کرواتا وہ خود ہی سب کچھ بولتی چلی گئی۔

وہ زرتشہ کے گلے لگ گئی۔۔۔بھابی کیسی ہیں آپ؟

ہم سب آپ دونوں کا ہی انتظار کر رہے تھے صبح سے۔

زرتشہ نے بس مسکرانے پر اکتفا کیا۔

سمیر کے والدین بھی وہاں آ پہنچے۔۔سمیر ان کی طرف بڑھا۔۔۔سمیر سے مل کر وہ دونوں ایک ساتھ زرتشہ کی طرف بڑھے۔

زرتشہ بہت جھجک رہی تھی اسے یہ سب کچھ بہت عجیب سا لگ رہا تھا۔

سمیر کے والد نے آگے بڑھ کر زرتشہ کے سر پر ہاتھ رکھا اور مسکرا دیئے۔

اس کے بعد سمیر کی امی آگے بڑھیں اور اسے گلے سے لگا لیا۔

زرتشہ کے لیے یہ سب کچھ نیا سا تھا۔ماں کے پیار تو اس نے کبھی محسوس ہی نہی کیا تھا اور اسے نہی یاد کہ بابا کے گزرنے کے بعد کسی نے اس طرح اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا ہو۔

انہوں نے زرتشہ کا ماتھا چوما اور اسے لیے اندر کی طرف بڑھی۔

آؤ بیٹا اندر چلو۔۔۔

زرتشہ ان کے ساتھ اندر کی طرف چل پڑی۔۔اس کے لیے ایک ایک قدم اٹھانا مشکل ہو رہا تھا۔

اس نے سمیر کی طرف دیکھا مگر وہ اپنی بہن کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا۔

حنا نے جب سے زرتشہ کو دیکھا بس اس کی تعریفوں کے پل باندھ رہی تھی۔

سمیر مسکراتے ہوئے اس کی باتوں کے جواب دیتے ہوئے اندر کی طرف بڑھا۔

حنا جاو بھابی کو اس کے کمرے میں لے جاو منہ ہاتھ دھو لے میں کھانا لگاتی ہوں۔

جی اماں۔۔

حنا خوشی خوشی زرتشہ کو ساتھ لیے سمیر کے کمرے کی طرف بڑھی۔

بھابی یہ رہا آپ کا کمرہ۔۔۔۔۔

لیکن یہ تو سمیر کا کمرہ ہے۔میں کیسے یہاں رہ سکتی ہوں؟

ارے بھابی اب بھائی کا کمرہ ہی آپ کا کمرہ ہے۔بھول گئی کیا آپ؟

آپ کا نکاح ہوا ہے میرے بھائی سے۔۔

ہوا نہی زبردستی کروایا ہے تمہارے بھائی نے۔۔زرتشہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔

ہاں مگر ابھی شادی تو نہی ہوئی ناں تم مجھے بھابی مت بولو حنا مجھے تھوڑا عجیب لگ رہا ہے۔

اس کی بات پر حنا نے قہقہ لگایا۔

نا بابا یہ مجھ سے نہی ہو گا۔آپ میری اکلوتی بھابی ہیں۔آپ کو بھابی نہی بولوں گی تو اور کس کو بولنا ہے اور جہاں تک کمرے کی بات ہے تو آج اس کمرے میں آپ رہیں گی اور بھائی کے لیے دوسرا کمرہ سیٹ کروا دیا ہے اماں نے۔

شکر ہے۔۔زرتشہ نے سکھ کا سانس لیا۔

New Era Magazine

توٹھیک ہے بھابی آپ ہاتھ منہ دھو کر نیچے آجائیں تب تک میں اماں کی مدد کروادوں کھانا لگانے میں۔

زرتشہ نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا توحنا کمرے سے باہر نکل گئی۔

زرتشہ واش روم کی طرف بڑھ گئی۔بعد میں کمرے میں ہی بیٹھ گئی۔

کسی کے انتظار میں تھی کہ کوئی آئے تو اس کے ساتھ نیچے جائے اسے خوامخواہ جھجک سی محسوس ہورہی تھی۔

آخر کچھ دیر بعد سمیر کمرے میں داخل ہوا۔

زرتشہ سب تمہاراانتظار کررہے ہیں۔

سمیر کی آواز پر وہ صوفے سے اٹھ کر باہر کی طرف بڑھی۔

پتہ نہی کیوں تم مجھے اپنے گھر والوں سے ملوانے لے آئے ہو ہمارا رشتہ کوئی اتنا خاص تو نہی ہے اور کیا تمہارے ماں باپ جانتے نہی تم نے کس طرح نکاح کیا ہے مجھ سے۔

کمال ہے بیٹے کو کچھ کہا ہی نہی انہوں نے۔۔کیسا زمانہ آگیا ہے۔

"بیٹی پسند کی شادی کرے تو گناہ اور بیٹا کرے تو غلطی سمجھ کر معاف کردیا جاتا ہے،،

زرتشہ چلتی ہوئی منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی جارہی تھی۔

دونوں ڈائیننگ ٹیبل کی طرف بڑھ گئے۔

آو بیٹا کھانا شروع کرو'ہم تمہارا ہی انتظار کررہے تھے۔

سمیر کی امی زرتشہ کے لیے پلاو پلیٹ میں ڈالنے لگیں۔یہ لو بیٹا جتنا دل چاہے کھاو۔

New Era Magazine

سب کچھ ہے جو اچھا لگے کھاو۔

وہ مسکرا کر زرتشہ کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتی ہوئیں واپس اپنی کرسی پر چلی گئیں۔

سب نے کھانا شروع کر دیا۔

زرتشہ نے سمیر کی طرف دیکھا مگر وہ سر جھکائے کھانا کھانے میں مصروف تھا۔

زرتشہ اپنی اتنی آو بھگت پر شرمندہ سی ہو رہی تھی۔

بھابی کچھ چاہیے؟

زرتشہ کو سمیر کی طرف دیکھتے ہوئے دیکھا تو حنا بول پڑی۔

حنا کی بات پر سمیر نے سر اٹھا کر زرتشہ کی طرف دیکھا۔

کیا ہوا کچھ چاہیے۔۔۔؟

سمیر نے سوال کر ڈالا۔

جی وہ دراصل مجھے مٹن سے الرجی ہے تو میں یہ پلاو نہی کھا سکتی اگر کچھ اور میرا مطلب سبزی بنی ہے تو۔۔۔زرتشہ شرمندہ سی بول رہی تھی۔

ہاں ہاں بیٹا کیوں نہی سب کچھ بنا ہے یہ رہی سبزی۔۔۔بنا جھجک بتاو بیٹا جو بھی کھانا ہے۔

یہ تمہارا اپنا گھر ہے شرمانے کی ضرورت نہی ہے۔

زرتشہ نے مسکراتے ہوئے سالن کا باول اپنی طرف کیا اور کھانے میں مصروف ہو گئی۔

کھانا کھانے کے بعد سمیر اپنے بابا کے ساتھ باہر لان میں چلا گیا جبکہ حنا برتن سمیٹنے میں مصروف ہو گئی۔

New Era Magazine

زرتشہ نے اس کا ہاتھ بٹانا چاہا مگر سمیر کی والدہ نے اسے منع کر دیا۔

زرتشہ چپ چاپ ٹی وی لاونج میں بیٹھ گئی۔

یہ سب کچھ اچھا بھی لگ رہا ہے اور عجیب بھی۔اگر کسی کو میرے ہوسٹل سے غائب ہونے کا پتہ چل گیا تو قیامت آ جائے گی۔

یہ سب ٹھیک نہی ہے مجھے جلد از جلد ہوسٹل پہنچنا ہو گا۔

سمیر سے بات کرنی پڑے گی مگر اس کے تو مزاج ہی نہی مل رہے۔

اتنا روکھا سا رویہ ہے آج اس کا میرے ساتھ۔

خیر جو بھی ہو مجھے سمیر سے بات کرنی ہی ہو گی۔

میں مانتی ہوں کہ یہ سب بہت اچھے ہیں مگر میں یہاں نہی رک سکتی۔

آئیں بھابی آپ کو کچھ دکھاوں۔۔حنا کی آواز پر وہ سوچوں کے سمندر سے باہر نکلی اور اس کے ساتھ چل دی۔

آئیں بھابی یہ میرا کمرہ ہے آپ بیٹھیں یہاں آپ کو کچھ دکھاتی ہوں۔

وہ زرتشہ کو بیڈ پر بٹھاتی ہوئی الماری کی طرف بڑھی۔

یہ دیکھیں بھابی ہماری بچپن کی یادیں۔۔وہ ایک موٹا سا فوٹو البم لے کر زرتشہ کی طرف بڑھی۔

یہ بھائی کی بچپن کی تصویریں ہیں۔۔یہ دیکھیں ہم مری گئے تھے۔

یہ ہم لوگ چاچو کی شادی پر گئے تھے۔

یہ دیکھیں یہاں بھائی سب کزنز کے ساتھ ہیں۔

اور یہ ہیں سکول سے لے کر یونیورسٹی تک کی تصویریں حنا نے ایک دوسرا البم اس کی طرف بڑھایا۔

مگر یونیورسٹی لائف تو ابھی چل رہی ہے ناں سمیر کی۔۔۔زرتشہ چونک کر بولی۔

جی بھابی آپ یہ دیکھیں میں آتی ہوں۔

اماں آواز دے رہی ہیں مجھے۔۔۔وہ عجلت میں کمرے سے باہر نکل گئی۔

تب ہی سمیر کمرے میں داخل ہوا۔زرتشہ کے ہاتھ میں البم دیکھ کر اس کی طرف بڑھا اور اس کے ہاتھ سے البم لے لیا۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے یہ حنا کے سارے کام الٹے ہی کیوں ہوتے ہیں۔

وہ دونوں البم اٹھا کر الماری کی طرف بڑھا۔

ایسا بھی کیا تھا اس البم میں جو تم نے مجھے دیکھنے نہی دیا؟

زرتشہ غصے سے سمیر کے پاس آرکی۔

زرتشہ کے اچانک سوال پر سمیر نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

تم سے مطلب؟

ویسے بھی تمہیں مجھ میں کوئی انٹرسٹ نہی ہے تو میری تصویریں کیوں دیکھ رہی تھی۔

میں نہی دیکھ رہی تھی تمہاری بہن مجھے خود دکھا رہی تھی۔

تو تم نا دیکھتی۔۔۔آنکھوں پر پٹی باندھ لیتی۔

میں کیوں کروں ایسا؟

New Era Magazine

سب جانتی ہوں میں تم نے مجھ سے وہ البم کیوں واپس لیا۔

کیا جانتی ہس تم؟

زرتشہ کی بات پر سمیر چونک کر بولا۔

یہی کہ بچپن میں تم بلکل بھی پیارے نہی تھے۔موٹے موٹے گال اور اتنا بڑا پیٹ

ہاہاہاہا۔۔۔زرتشہ ہنس رہی تھی۔

تم میرا مزاق اڑا رہی ہو؟

سمیر کو جیسے افسوس ہوا زرتشہ کے ہنسنے پر۔

ہاں شاید۔۔۔۔زرتشہ بس اتنا ہی بول سکی اور پھر سے ہنسنے لگی۔

گولو مولو۔سو کیوٹ۔زرتشہ آگے بڑھ کر سمیر کے گال کھینچتے ہوئے بولی۔

سمیر کو حیرت کا جھٹکا لگا زرتشہ سے اس حرکت کی امید نہی تھی اسے۔

اس نے زرتشہ کے دونوں ہاتھ تھام لیے اور ایک ہاتھ اس کی کمر پر رکھتے ہوئے اسے اپنے قریب کیا۔

یہ سب اتنی اچانک ہوا کہ زرتشہ کی ہنسی کو بریک لگی۔

سمیر یہ کیا بدتمیزی ہے۔

اب بولو کیا کہہ رہی تھی۔اب کھینچوں میرے گال۔

بہت کیوٹ لگتا ہوں ناں میں تمہیں۔۔۔وہ بچپن تھا تب میں پیارا نہی تھا مگر اب کیا خیال ہے میرے بارے میں؟

New Era Magazine

کیا ہوا چپ کیوں ہو گئی؟

میں تو بس مزاق کر رہی تھی سمیر۔۔۔پلیز چھوڑ و مجھے۔

نہی۔۔۔تم پھر سے میرے گال کھینچوں اور بولو گولو مولو۔۔۔جیسے بول رہی تھی۔

سوری میں تو بس مزاق کر رہی تھی تم بچپن میں بہت پیارے تھے۔زرتشہ گھبراتے ہوئے بول رہی تھی۔اسے ڈر تھا کہ کہی حنا نا آجائے اور سمیر کی اتنی قربت۔۔۔اسے اہنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا۔

اور اب کیوٹ نہی ہوں کیا؟

ننننہیں سمیر اب بھی بہت ہینڈ سم ہو۔اب تو چھوڑ دو مجھے۔

حنا کی آواز پر سمیر نے اسے چھوڑ دیا وہ کچھ بڑبڑاتی ہوئی آرہی تھی۔

زرتشہ تیزی سے اپنی جگہ پر واپس بیٹھ گئی اور سمیر صوفے کی طرف بڑھ گیا۔

بھائی آپ یہاں بیٹھے ہیں اور اماں آپ کو باہر ڈھونڈ رہی ہیں۔

ہاں میں وہ میرا فون نہی مل رہا تھا تو سوچا یہاں دیکھ لوں۔

لیکن فون تو آپ کے ہاتھ میں ہے بھائی۔۔۔پتہ نہی کہاں گُم ہیں آپ۔

فون آپ کے پاس ہے اور آپ یہاں وہاں ڈھونڈ رہے ہیں۔

نہی میرا مطلب تھا چارجر۔۔۔سمیر خود کو ریلیکس ظاہر کرتے ہوئے بولا۔

ہاں چارجر آپ کا تو پتہ نہی لیکن میرا یہاں ہے وہ دے دیتی ہوں آپ کو۔

ہاں جلدی دے دو مجھے ایک ضروری کال آنے والی ہے۔

جی بھائی یہ لیں۔۔حنا نے چار جر اس کی طرف بڑھایا تو وہ ایک نظر زرتشہ پر ڈالتے ہوئے باہر کی طرف بڑھا۔

پھر اچانک واپس پلٹا۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو حنا جاو زرتشہ کو گھر دکھاو اچھی طرح۔۔یہاں بیٹھ کر فضول تصویریں دکھانے سے بہتر ہے۔

بھائی وہ آپ کی تصویریں تھیں۔۔خیر آپ کو فضول لگتی ہیں تو کیا کہہ سکتی ہوں میں۔

آئیں بھابی میں آپ کو گھر دکھاوں۔۔وہ دونوں کمرے سے باہر نکل گئیں اور سمیر بھی۔

بھابی یہ ساتھ والا گھر چاچو کا ہے ہم صبح ملنے جائیں گے۔

ویسے کوئی ہے جو آپ کو دیکھ کر بلکل خوش نہی ہونے والا۔

کون۔۔۔؟

زرتشہ حیران ہوتے ہوئے بولی۔

وہ دیکھیں آ رہی ہے آفت۔۔۔چاچو کی بیٹی ندا۔

لیکن وہ مجھے دیکھ کر خوش کیوں نہی ہو گی'زرتشہ کو حنا کی بات کچھ عجیب سی لگی۔

کیونکہ وہ بھائی کو پسند کرتی ہے اور بھائی نے آپ سے نکاح کر لیا۔

اسی بات پر جب سے اسے پتہ چلا ہے تب سے سے بات بات پر مجھ سے جھگڑنے لگتی ہے اور چچی کا بھی منہ بنا ہوا ہے۔

یہ لڑکی کون ہے؟

New Era Magazine

ندا ان کے پاس آرکی۔

اوہ ندا تم۔۔۔ہاں یہ ہیں میری۔۔ مطلب ہماری بھابی زرتشہ۔

سمیر بھائی کی بیوی۔۔۔اور بھابی یہ ندا ہے میری کزن چاچو کی بکٹی۔

اسلام و علیکم۔۔۔زرتشہ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

مگر ندا نے ہاتھ ملانا گوارا نہی کیا۔

سمیر کہاں ہے؟

وہ زرتشہ کو اگنور کرتی ہوئی غصے سے بولی۔

وہ تو اپنے کمرے میں ہیں۔۔ حنا کندھے اچکاتے ہوئے بولی۔

ندا ایک غصیلی نظر زرتشہ پر ڈالتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔

زرتشہ نے شرمندگی سے ہاتھ واپس کھینچ لیا اسے ندا بلکل بھی اچھی نہی لگی۔

بہت بدتمیز ہے یہ چھوڑیں آپ اس کو بھابی آپ اپنے کمرے میں جا کر آرام کریں۔

زرتشہ سر ہلاتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئی سامنے کا منظر دیکھ کر چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

ندا آنسو بہاتے ہوئے سمیر کا ہاتھ تھامے کھڑی تھی اور سمیر اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے کچھ بول رہا تھا۔

زرتشہ کی برداشت بس یہی تک تھی وہ دروازہ ناک کرتے ہوئے اندر داخل ہو گئی جواب تک دروازے میں کھڑی چپ چاپ سب دیکھ رہی تھی۔

سمیر نے ندا کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

ندا تم جاو یہاں سے ہم اس بارے میں صبح بات کریں گے۔

نہی۔۔۔آپ لوگ بات کرلیں میں بعد میں آتی ہوں۔زرتشہ غصے سے باہر کی طرف بڑھی۔

سمیر تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔۔۔ندا نے سمیر کو زرتشل کے پاس جاتے دیکھا تو غصے سے وہاں چل پڑی۔

زرتشہ تم جاو کمرے میں آرام کرو۔سمیر اس کا راستہ روکتے ہوئے بولا۔

نہی تم کرلو باتیں جی بھر کر اپنی پرانی محبوبہ سے۔۔زرتشہ پاس سے گزرتی ندا کس دیکھتے ہوئے۔

کیا مطلب پرانی محبوبہ؟

سمیر کو حکرت ہوئی زرتشہ کی بات پر۔

کچھ نہی میں جا رہی ہوں سونے اور پلیز صبح مجھے ہوسٹل چھوڑ دینا مزید یہاں رکنا نہی چاہتی میں۔

وہ غصے سے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

سمیر بھی اس کے ساتھ کمرے میں پہنچ گیا بازو ست کھینچتے ہوئے زرتشہ کا رخ اپنی طرف کیا۔

یہ کیا بولا تم نے۔۔۔؟

وہی جو تم نے سنا۔۔ندا تمہاری محبوبہ۔۔تم دونوں شادی کرنا چاہتے تھے ناں؟

کیا بول رہی ہو تم زرتشہ میرا صبر کا امتحان مت لو۔جیسا تم سوچ رہی ہو ویسا کچھ نہی ہے۔

میں ندا کو چھوٹی بہن کی طرح سمجھتا ہوں اور تم کیا سمجھ بیٹھی ہو۔

وہ مجھ سے شادی کرنا چاہتی تھی میں نہی!

اور اگر مجھے اس سے شادی کرنی ہوتی تو تم سے نکاح نہ کرتا۔

پتہ نہی کیا کیا فضول باتیں سوچتی رہتی ہو تم۔

میں فضول باتیں سوچتی ہوں اور تم جو اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے کھڑے تھے وہ کیا تھا؟

زرتشہ بس کر دو۔۔میں تو بس اسے سمجھا رہا تھا۔

رہنے دو مجھے مت سمجھاو جاو یہاں سے۔۔۔مجھے سونا ہے۔

ٹھیک ہے جا رہا ہوں میں۔۔۔صبح چھوڑ دوں گا تمہیں یونیورسٹی۔۔جو سمجھنا ہے سمجھتی رہو۔

سمیر غصے سے بولتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

زرتشہ بھی کمرے کا دروازہ بند کرتی ہوئی سونے کے لیے لیٹ گئی۔

نیند نہی آ رہی تھی اسے کافی دیر تک سونے کی کوشش کرتی رہی اور پھر کھڑکی کے پاس رک کر آنسو بہانے لگی۔

سامنے لگی سمیر کی تصویر پر نظر پڑی تو منہ دوسری طرف موڑ لیا ایسے جیسے سمیر سامنے ہو۔

تصویر پر کیوں غصہ نکال رہی ہو سامنے ہوں میں مجھ پر نکال لو غصہ۔

سمیر کی آواز پر زرتشہ نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا اور پھر سے کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔

اب رو کیوں رہی ہو؟

ایک تو ہر وقت تم رونے کس تیار رہتی ہو۔

تم جاو یہاں سے مجھے تم سے کوئی بات نہی کرنی۔

تو مت کرو بات مگر یہ رونا بھی بند کر دو۔

مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ تم بھی مجھ سے محبت کرنے لگی ہو۔

ایسا کچھ بھی نہی ہے میں تم زرے کبھک محبت نہی کر سکتی۔

تو پھر میرے لیے رو کیوں رہی ہو؟

میں تمہارے لیے نہی رو رہی اپنے آپ کے لیے رو رہی ہوں،اپنی قسمت پر رو رہی ہوں۔

کیا ہوا تمہاری قسمت کو۔۔۔؟

اتنا ہینڈ سم ہمسفر لکھا گا ہے تمہاری قسمت میں اتنا پیار کرنے والے ماں باپ اور ایک چھوٹی بہن مل گئی تمہیں اور کیا چاہیے۔

زرتشہ غصے سے سمکر کک طرف پلٹی۔

تمہیں ہر بات مزاق لگتی ہے ناں سمیر؟

نہی۔۔ہر بات مزاق نہی لگتی مجھے مگر میں غموں کو جھیلنے کا ہنر رکھتا ہوں۔

"میں ہوں تمہارے ساتھ تو تم فکر کیوں کرتی ہو،،

تم ساتھ ہو اسی بات کی تو فکر ہے تم نہی جانتے میرے بھائیوں کو۔۔۔۔وہ غیرت کے لیے سر کاٹ بھی سکتے ہیں اور کٹوا بھی سکتے ہیں۔

زرتشہ مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے ادھر دیکھو میری طرف۔

سمیر نے اس کا بازو تھامتے ہوئے رخ اپنی طرف موڑا مگر زرتشہ نے پھر سے منہ دوسری طرف مڑ لیا۔

مجھے کوئی بات نہی کرنی تم جاو یہاں سے۔

ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔۔ سمیر غصے سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

وہ کچھ دیر یونہی کھڑکی کے پاس رکی رہی پھر آ کر سونے کے لیے لیٹ گئی۔

صبح کھڑکی سے اندر آتی سورج کی روشنی سے آنکھ کھلی تو اٹھ کر تیزی سے واش روم کی طرف بڑھی۔

منہ ہاتھ دھو کر نیچے پہنچی تو سمیر کی امی اور بہن باہر لان میں بیٹھی تھیں۔

زرتشہ ان کو سلام کرتی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔

حنا جاو بھابی کے لیے ناشتہ لے آو۔

ماں کے کہنے پر حنا چہرے پر مسکراہٹ سجائے اندر کی طرف بڑھ گئی۔

وہ میں رات کو کافی دیر جاگتی رہی اسی وجہ سے دیر سے آنکھ کھلی ورنہ میں جلدی اٹھ جاتی ہوں روزانہ۔

زرتشہ نے جیسے صفائی پیش کرنا چاہی اپنی غلطی پر۔

کوئی بات نہی بیٹا۔۔۔۔ہو جاتا ہے کبھی کبھی ایسا جب کسی نئی جگہ جائیں۔

تم آرام سے ناشتہ کر لو اور پھر تیار ہو جانا ڈرائیور تمہیں یونیورسٹی چھوڑ دے گا۔

"ڈرائیور کیوں آنٹی؟

سمیر کہاں ہے؟

زرتشہ کے چہرے پر پریشانی چھا گئی ڈرائیور کا سن کر۔

سمیر تو چلا گیا صبح، اس نے کہا مجھ سے کہ جب تم اٹھ جاو تو تمہیں ڈرائیور کے ساتھ بھیج دوں۔

مگر آنٹی میں ڈرائیور کے ساتھ کیسے جا سکتی ہوں؟

تم فکر مت کرو بیٹا سمیر اتنا غیر زمہ دار نہی ہے۔ یہ ڈرائیور برسوں سے ہمارے ساتھ ہے۔

فکر مندی والی کوئی بات نہی اور نہ ہی ڈرنے کی ضرورت ہے۔

تم فکر مت کرو آرام سے ناشتہ کرو۔

یہ لیں بھابی گرما گرم ناشتہ۔۔ حنا نے مسکراتے ہوئے کھانے کی ٹرے زرتشہ کے سامنے رکھی۔

زرتشہ کا ذہن بس سمیر پر ہی اٹک کر رہ گیا۔ وہ بے دلی سے ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گئی۔

سمیر مجھے ڈرائیور کے بھروسے چھوڑ کر کیسے جا سکتا ہے 'مطلب اس نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا۔

خیر جو بھی ہو مجھے یہاں سے جانا ہے بس!

سمیر میرے ساتھ جائے یا نہ مجھے کوئی فرق نہی پڑتا۔۔۔

ناشتہ کرنے کے بعد زرتشہ برتن اٹھانے لگی مگر حنا نے اس کے ہاتھ سے برتن لے لیے اور کچن کی طرف بڑھ گئی۔

دل کا برا نہی ہے میرا سمیر۔۔۔ بس غصے کا زرا تیز ہے۔

اپنی من مانی کا عادی ہے، بچپن سے ایسا ہی ہے اس نے ہمیشہ وہی کیا جو اس کا دل چاہا۔

New Era Magazine

جب اس نے ہمیں اس نکاح کے بارے میں بتایا تو ہمیں بہت افسوس ہوا۔

مگر اب کیا کر سکتے تھے ہم نکاح ہو چکا تھا۔

مجھے بہت افسوس ہے اس بات پر اگر ہو سکے تو میرے بیٹے کو معاف کر دو۔

جو بھی ہوا اب تم دونوں کے درمیان ایک رشتہ ہے۔وہ رشتہ جو دنیا کا سب سے پاک اور خالص رشتہ ہے۔

اسے بھی بہت سمجھایا ہے کہ اپنے غصے پر قابو رکھنا سیکھ لے اب اور تمہیں بھی یہی سمجھاوں گی کہ اس رشتے کو دل سے قبول کر لو۔

جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا اب کچھ نہیں ہو سکتا۔

جیسے ہی تمہاری پڑھائی مکمل ہو گی ہم سب خود تمہارے گھر جائیں گے اور تمہارے بھائیوں سے بات کریں گے۔

سب ٹھیک ہو جائے گا بس تم دل لگا کر اپنی پڑھائی کرو۔

لیکن اگر میری پڑھائی سے پہلے ہی میری گھر والوں کو اس نکاح کا پتہ چل گیا تو؟

زرتشہ جواب تک خاموشی سے سب سن رہی تھی آخر بول ہی پڑی۔

"میری عزت،میرے خواب تو سب کچھ خاک میں ملا دیا آپ کے بیٹے نے،ہر وقت ایک ڈر سا لگا رہتا ہے دل میں کہ کہی میرے بھائیوں تک یہ خبر نا پہنچ جائے،،

میری جان ہر وقت سولی پر لٹکی رہتی ہے۔ایک ہفتہ ہو گیا اس نکاح کو اور اس ایک ہفتے میں مجھے کن حالات سے گزرنا پڑا ہے بس میں ہی جانتی ہوں۔

میرے لیے وبالِ جان بن گیا ہے یہ رشتہ !

"بس اپنی انا اور ضد میں آ کر سمیر نے میری اور میری عزت کا سودا کر ڈالا،،
آنے والے وقت میں کیا انجام ہو گا اس فیصلے کا ایک پل کے لیے بھی نہی سوچا اس نے اور آپ کہتی ہیں کہ میں اسے معاف کر دوں ؟

"آپ ماں ہیں معاف کر سکتی ہیں اپنے بیٹے کو مگر میرا اتنا ظرف نہی ہے کہ میں اسے معاف کر سکوں،،

میں معزرت خواہ ہوں میں آپ سے اس لہجے میں بات نہی کرنا چاہتی تھی آپ سے مگر میں حالات کے ہاتھوں مجبور ہو چکی ہوں، ہو سکے تو مجھے معاف کر دیں آپ۔۔۔وہ ان کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔

نہی بیٹا تم معافی کیوں مانگ رہی تم نے کچھ غلط تو نہی کہا۔

میں جانتی ہوں میرا بیٹا غلط ہے !

مگر جیسا تم اس کو سمجھ رہی ہو ویسا نہی ہے وہ،

کچھ سچائیاں ایسی بھی ہیں اس کی جو تم نہی جانتی، جب جان لو گی تو معاف کر دو گی اسے۔

اس کا طریقہ غلط تھا مگر اس نے یہ نکاح تمہیں تحفظ دلانے کے لیے کیا ہے۔

تحفظ۔۔۔۔زرتشہ نے ان کا بولا لفظ دہرایا۔

ہاں بیٹا تحفظ دینے کے لیے ورنہ وہ کبھی ایسا قدم نہی اٹھاتا۔

امی بھائی کی کال ہے۔۔۔حنا اچانک وہی آئی تو زرتشہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

بیگ اٹھانے لگی تو میسج ٹون بجی۔

"یہ کمرے کے دائیں سائیڈ جو پردہ ہے اسے ہٹاو تو ایک دروازہ ہے۔

اس دروازے کے ساتھ ایک بکس رینک ہے۔اس کی تیسری لائن کی بک نمبر سات اٹھاو تو اس کمرے کا دروازہ کھل جائے گا۔

میرے بارے میں جو بھی گمان تمہارے دل میں ہیں ان سب کے جواب ہیں اس کمرے میں ،اچھی طرح دیکھ لو اس کے بعد تم سمجھ جاو گی کہ میں نے یہ نکاح کیوں کیا ہے،،

سمیر۔۔۔!

سمیر کا میسج پڑھتے ہی زرتشہ دائیں طرف لگے اس پردے کی طرف بڑھی۔

پردہ ہٹایا تو واقعی وہاں ایک دروازہ تھا۔

یہ دروازہ اس طرح سے ڈیزائن کیا گیا تھا کہ جیسا دیوار کا ہی حصہ ہو۔

غور سے دیکھنے پر زرتشہ کو وہ دروازہ نظر آ ہی گیا۔

اب اس نے بک رینک کی طرف ہاتھ بڑھایا اور تیسری لائن کی ساتویں کتاب اٹھائی تو وہ دروازہ کھل گیا۔

وہ حیرت اور بے یقینی سے اندر کی طرف بڑھی۔

کمرے میں اندھیرا تھا مگر جیسے ہی وہ اندر داخل ہوئی کمرے کی لائٹ جل گئی اور دروازہ بند ہو گیا۔

زرتشہ واپس دروازے کی طرف بڑھی اور دروازہ کھولنے کے لیے ہاتھ بڑھایا مگر اسے کوئی ہینڈل نظر ہی آیا۔

آخر اس کی نظر بکس رینک کی طرف پڑی اس نے پھر سے وہی بک اٹھائی۔

دروازہ کھل گیا مگر کمرے کی لائٹ بند ہو گئی۔

جیسے ہی اس نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کیا تو لاِئٹ پھر سے روشن ہو گئی۔

وہ سمجھ گئی کہ دروازہ بند ہونے پر ہی اس کمرے کی لائٹ جلتی ہے۔

زرتشہ پلٹ کر آگے کی طرف بڑھی۔

یہ کافی بڑا کمرہ تھا مگر زرتشہ کو ایسا کچھ نظر نہی آیا کہ جس سے اسے کچھ حاصل ہو سکے۔

آخر اس کی نظر دیواروں پر پڑی تو دھنگ رہ گئی۔

یہ تو۔۔۔!

نہی یہ نہی ہو سکتا۔۔۔

یہ کیسے ممکن ہے؟

وہ بے یقینی سے ہر دیوار کو دیکھتی رہ گئی۔

پھر اس کی نظر دیوار ٹیبل پر رکھے اس البم پر پڑی جو کل رات سمیر نے اس کے ہاتھ سے چھین لیا تھا ایسے جیسے اس کی کوئی چوری پکڑی گئی ہو۔

زرتشہ البم کھول کر ایک ایک تصویر کو کھولتی چلی گئی۔

ہر تصویر اسے حیرانگی کے سمندر میں دھکیلتی چلی گئی۔

وہ تیزی سے البم بند کرتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی اور اپنا فون اٹھا کر سمیر کا نمبر ملانے لگی۔

سمیر کا نمبر بند تھا اور ایک میسیج اور آیا تھا اس کا۔

"ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا زرتشہ، میرا طریقہ غلط تھا مگر محبت نہی۔۔۔

تم ڈرائیور کے ساتھ یونیورسٹی چلی جاو، آج کے بعد تمہارے راستے میں نہی آوں گا جب تک تم نہی چاہو گی۔

جب تک تم میرا میسیج پڑھو گی میرا نمبر اس وقت بند ہو گا۔

ہو سکتا ہے جلدی نمبر آن نا ہو مگر اس کا مطلب یہ نہی کہ میں تمہیں بھول چکا ہوں۔

میری مجبوری کو سمجھنے کی کوشش کرنا،،

تمہارا سمیر ۔۔۔۔

ساتھ ایک دل والی ایموجی تھا۔

زرتشہ کو پتہ ہی نہی چلا کہ کب آنسو اس کے گال بھگونے لگے۔

فون بیڈ پر پھینک کر وہ گرنے کے انداز میں بیٹھ گئی۔

یہ سب کیا ہو گیا ہے میرے ساتھ؟

آخر میرے ساتھ ہی کیوں ہو رہا ہے ایسا، میں نے تو کبھی کسی کا برا نہی چاہا پھر کیوں اس نے میرے ساتھ ایسا کیا۔

کیا ہوا بھابی آپ رو کیوں رہی ہیں، حنا کی آواز پر زرتشہ چونک کر اٹھ کھڑی ہوئی اور آنسو صاف کرنے لگی۔

New Era Magazine

لکچھ نہی میں بس ایسے ہی گھر والوں کی یاد آرہی تھی اور کچھ نہی۔

گھر والوں کی یا پھر گھر والے کی؟

میرا خیال ہے آپ کو بھائی کی یاد ستا رہی ہے، آپ فکر مت کریں وہ جلدی واپس آجائیں گے۔

وہ ایسے ہی ہیں کب آتے ہیں اور کب چلے جاتے ہیں کچھ پتہ ہی نہی چلتا۔

میرا دل چاہ رہا تھا کہ آپ کچھ دن اور رکیں ہمارے ساتھ مگر بھائی کا حکم ہیں کہ آپ آج ہی یونیورسٹی چلی جائیں۔

بھائی بہت اچھے ہیں، بہت محبت کرتے ہیں آپ سے۔

پچھلے ایک مہینے سے جب بھی گھر آتے تھے بس امی سے آپ ہی کا ذکر کرتے رہتے تھے۔

مگر انہوں نے اچانک یہ نکاح کر لیا۔

وہ آپ کا دل نہی دکھانا چاہتے تھے، سب کچھ بتانا چاہتے تھے مگر موقع ہی نہی مل سکا۔

اسی لیے بھائی نے مجھ سے وہ البم اس کمرے میں رکھنے کو کہا تا کہ آپ خود ہی سب جان لیں۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو تمہارا بھائی بہت اچھا ہے مگر شاید میں ہی اس کی محبت کے قابل نہی یوں، تب ہی تو اسے پہچان نہی سکی،،

وہ دل ہی دل میں سوچتی مسکرا کر اپنا بیگ اور فون اٹھائے باہر کی طرف بڑھی۔

حنا بھی اس کے ساتھ چلتی گئی۔

سامنے سمیر کی امی کھڑی مسکرادیں اور زرتشہ کو گلے سے لگا لیا۔

جاو میری بیٹی خیریت سے، امید ہے جلدی ساری غلط فہمیاں دور ہو جائیں تمہارے دل۔۔سے۔

ناجانے کیوں زرتشہ ان کے اس قدر نرم رویے پر ان سے لپک کر آنسو بہانے لگی۔

امی اب چھوڑ بھی دیں جانے دیں بھابی کو انہیں دیر ہو رہی ہے۔

بھابی گاڑی آپ کا انتظار کر رہی ہے۔۔۔حنا نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ مسکرا کر ان سے الگ ہوئی اور حنا کے گلے لگتے ہوئے باہر کی طرف بڑھی۔

لیکن جب اس کی نظر سمیر کی جیپ پر پڑی تو بے ساختہ قدم جیپ کی طرف بڑھا دیئے۔

ایک نظر جیپ پر ڈالی،ڈرائیونگ سیٹ پر نظر پڑتے ہی سمیر کا چہرہ آنکھوں سے گزرا۔

سٹئیرنگ وہیل کو چھوتی ہوئی تیزی سے گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔

گاڑی میں بیٹھی تو اس نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔

گاڑی گیٹ سے باہر نکلتے ہی کچے راستے پر چل پڑی۔

ایک ایک منٹ زرتشہ کے لیے بھاری ہو رہا تھا۔

کل جو راستہ اسے بہت بھلا لگ رہا تھا آج وہی راہیں اسے کسی کی کمی کا احساس دلا رہی تھی۔

توں رہے ساتھ ہر پل
بس اتنی آرزو ہے
دل کرے بس تیری آرزو
اب کہاں یہ میرے ساتھ ہے
بس گئے تم دل میں دھڑکن بن کر

New Era Magazine

یہ دھڑکن اب جو رکے

تیرے ہاتھوں میں ہاتھ ہو

توں رہے ہر پل ساتھ

بس اتنی آرزو ہے

آنسو تھے کہ تھم ہی نہی رہے تھے، زرتشہ خود کو بہت بے بس محسوس کر رہی تھی۔

کاش کل رات میں تمہاری بات سن لیتی سمیر۔۔۔کس منہ سے معافی مانگوں گی میں تم سے؟

تم نے جو احسان مجھ پر کیا ہے کیسے اس کا بدلہ چکاوں گی میں؟

وہ شرمندگی کے دلدل میں دھنستی چلی گئی۔

بہت برا بھلا بول دیا تمہیں مگر تم تو میرے محافظ بن کر آئے۔

میری حفاظت کی اپنے ہی رشتوں کے پیچھے چھپی سازشوں سے بچایا مجھے۔

مگر میں کیسے نہی پہچان سکی ان کی سازشوں کو۔

کیسے کروں گی میں اب حالات کا مقابلہ۔۔۔

"مجھے تمہاری ضرورت ہے سمیر،،

جلدی واپس آجاو۔

مگر میں تو یہی ہوں تمہارے پاس، تمہارے دل میں دھڑکن بن کر۔۔۔اس آواز پر زرتشہ نے اپنے ارد گرد دیکھا تو سمیر نہی تھا۔

New Era Magazine

بس ڈرائیور ہی تھا جو چپ چاپ گاڑی چلانے میں مصروف تھا۔

اس نے ایک بار بھی پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا، وہ بھروسے مند تھا۔

بس یہی وجہ تھی کہ زرتشہ مطمئن ہو کر سفر کر رہی تھی۔

گاڑی ہاسٹل کے گیٹ کے پاس رکی تو زرتشہ اپنا بیگ اٹھائے گاڑی سے باہر نکل کر گیٹ سے اندر داخل ہو گئی۔

وہ اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر چلی گئی۔

وہ تینوں ابھی یونیورسٹی سے نہیں آئی تھیں۔

زرتشہ دروازہ بند کرتے ہوئے بیڈ پر لیٹ کر آنکھیں بند کر گئی۔

رونے کی وجہ سے سر میں بہت درد تھا اور تھکاوٹ کی وجہ سے کب سو گئی اسے پتہ ہی نہیں چلا۔

دروازہ ناک ہونے پر وہ دروازے کی طرف بڑھی۔

وہ تینوں دروازے کے باہر کھڑی تھیں۔

زرتشہ کو دیکھتے ہی ان کے چہرے پر خوشی کی مسکان پھیل گئی۔

زرتشہ بھی پھیکا سا مسکرادی اور باری باری ان سب سے گلے مل کر آنسو بہانے لگی۔

ارے زرتشہ رو کیوں رہی ہو یار؟

"تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ جو مرد سچی محبت کرتا ہے وہ نکاح کرتا ہے"

تو پھر یہ رونا دھونا کیوں؟

عافیہ نے زرتشہ کو اسی کے بولے گئے الفاظ یاد کروائے۔

New Era Magazine

زرتشہ نے بس مسکرانے پر اکتفا کیا۔

کیسے لگے تمہیں سمیر کے گھر والے ؟

اب سوال نیلم نے کیا۔

ان کا رویہ تو ٹھیک تھا تمہارے ساتھ ؟

ہاں سب بہت اچھے ہیں، سمیر کی ایک چھوٹی بہن ہے حنا۔

وہ دل کی بہت اچھی ہے اور اس کے ماں باپ بھی بہت اچھے ہیں۔

مجھے ایسا محسوس ہی نہی ہوا کہ میں کسی غیر کے گھر میں ہوں وہ سب مجھے اپنے سے ہی لگ رہے تھے۔

ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے میں اپنے گھر میں ہوں۔

اور سمیر ؟

اس کے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا۔۔۔نازیہ اپنی عینک درست کرتی ہوئی بولی۔

سمیر۔۔۔۔!

زرتشہ سوچ میں پڑ گئی۔۔۔کیا مجھے ان تینوں کو سچ بتا دینا چاہیے ؟

نہی۔۔ابھی نہی صحیح وقت آنے پر سب بتا دوں گی۔

سمیر ویسا ہی لگتا ہے مجھے جیسا پہلے لگتا تھا بد تمیز انسان۔

وہ اپنے گھر جا کر بدل تھوڑی جائے گا جیسا یہاں رہتا ہے ویسا ہی وہاں۔

چلو تم لوگ چھوڑو یہ سب لنچ کرنے جاتے ہیں بہت بھوک لگ رہی ہے مجھے۔

میں فریش ہو کر آتی ہوں تم تینوں بھی فریش ہو کر آ جاو۔

ٹھیک ہے۔۔۔وہ تینوں کمرے سے باہر نکل گئیں۔

وہ تینوں کچھ دیر بعد ایک ہوٹل میں پہنچ گئیں۔

کھانا کھا رہی تھیں کہ اچانک باسط وہاں آ گیا۔

ارے زرتشہ تم کب واپس آئی گھر سے؟

اس کے اچانک سامنے آنے پر زرتشہ گھبرا گئی اور ان تینوں کی طرف دیکھنے لگی۔

وہ میں۔۔۔میں۔۔۔وہ زرتشہ کے لیے بولنا مشکل ہو رہا تھا۔

یہ کل آ گئی تھی مگر طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے آج یونیورسٹی نہی آ سکی۔۔۔تمہیں اس سے مطلب؟

نازیہ غصے سے بولی۔

جانتے ہو ناں تم یہ کون ہے؟

اب زرتشہ سے دور ہی رہو تم اسی میں تمہاری بھلائی ہے اگر سمیر کو پتہ چلا تمہاری اس حرکت کا تو اس کے غصے سے تو واقف ہو تم۔

ہاں ہاں واقف ہوں میں!

جا رہا ہوں میں تو بس پوچھ رہا تھا۔

وہ ایک غصے بھری نظر نازیہ پر گاڑے وہاں سے چلا گیا اور وہ تینوں مطمئن سی کھانا کھانے لگیں۔

چھوڑو تم اس کو نازیہ کیوں اس سے بحث میں پڑتی ہو۔

یہ تو ہے ہی بد تمیز!

تم چپ چاپ کھانا کھاو۔۔۔عافیہ بولی تو نازیہ غصہ کنٹرول کرتی ہوئی کھانا کھانے میں مصروف ہو گئی۔

کھانا کھانے کے بعد چاروں ہاسٹل کی طرف بڑھ گئیں۔

زرتشہ تمہاری اسائمنٹ کا کیا بنا؟

نیلم کے سوال پر زرتشہ کے چہرے پر پریشانی چھا گئی۔

اسائمنٹ تو بنا ہی نہی سکی میں۔۔۔اب کیا کروں؟

تم فکر مت کرو ہم سب تمہاری مدد کروا دیں گے صبح تک تیار ہو جائے گی۔

ٹھیک ہے۔۔۔زرتشہ مسکرا دی تو وہ سب بھی مسکرا دیں اور سب اسائمنٹ بنانے میں مصروف ہو گئیں۔

اسائمنٹ مکمل ہوئی تو وہ تینوں اپنے اپنے کمروں میں چلی گئیں۔

زرتشہ بھی دروازہ بند کرتی ہوئی سونے کے لیے لیٹ گئی مگر پھر فون اٹھا کر سمیر کا نمبر ملایا مگر نمبر بند تھا۔

وہ گہری سانس لیتے ہوئے آنکھیں موند گئی۔

اگلی صبح وہ چاروں خوشی خوشی یونیورسٹی کی طرف بڑھیں تو گیٹ کے باہر کا منظر دیکھ کر ان سب کے چہروں پر حیرانگی چھا گئی۔

خضر لالہ۔۔۔۔!

بس زرتشہ اتنا ہی بول سکی۔۔

وہ دونوں بھائی غصے سے زرتشہ کی طرف۔۔۔ان کو غصے سے اپنی طرف بڑھتے دیکھ زرتشہ کے ہاتھ پاوں کانپنے لگے۔

لالہ آپ دونوں اتنی صبح صبح یہاں 'سب خیریت ہے؟

"جب بہن کی غیرت مر جائے تو بھائیوں کی نیند مر جاتی ہے"

بشر زرتشہ پر نظریں گاڑے بولا۔

زرتشہ کو اپنے پیروں تلے زمین سرکتی محسوس ہوئی۔

ککلکیا مطلب؟

وہ بس اتنا ہی بول سکی۔

خضر نے آگے بڑھ کر ایک زوردار طمانچہ زرتشہ کے گال پر مارا۔

اس کے قدم لڑکھڑائے،وہ نازک سی لڑکی یہ تھپڑ برداشت نہ کر سکی اس کے ہاتھ سے کتابیں گر گئیں۔

وہ تینوں آگے بڑھیں زرتشہ کو سہارا دیا مگر بشر اس کا بازو کھینچتے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھا۔

دروازہ کھول کر اسے اندر دھکیلا اور دروازہ بند کر دیا۔

کہاں ہے وہ لڑکا؟

خضر غصے سے چلایا۔

ککککون لڑکا۔۔۔؟

نیلم گھبراتی ہوئی بولی۔

وہی جس کے ساتھ تم ہمارے گھر آئی تھیں۔مجھے ابھی وہ لڑکا چاہیے۔

ان دونوں ںکو ایک ساتھ زندہ گاڑوں گا میں،اسے بچانے کی کوشش مت کرنا تم لوگ ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔

وہ ابھی یہاں نہی ہے لیکن آپ اپنی بہن کے ساتھ ٹھیک نہی کر رہے۔

بہتر یہی ہو گا کہ آپ اسے یہی چھوڑ دیں ورنہ سمیر آپ دونوں کو نہی چھوڑوں گا۔

زرتشہ پر اگر ایک آنچ بھی آئی تو اس کا انجام برا ہو گا۔نازیہ غصے سے پھٹ پڑی۔

اگر وہ اتنا ہی بہادر ہے تو ابھی بلاوا سے،بشر بھی اسی کے انداز میں چلایا۔

ابھی وہ یہاں نہی ہے لیکن بہت جلد آپ کے سامنے ہو گا۔

تو ٹھیک ہے اسے کہنا کہ ہو سکے تو آ کر بچا لے اپنی محبوبہ کو اور تیار ہو جائے مرنے کے لیے۔۔ان دونوں کو ایک ساتھ ہی پھانسی پر لٹکاوں گا۔

خضر غصے سے بولتے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھا وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی وہاں سے تیزی سے بھگا کر لے گئے۔

یہ کیا کہا تم نے نازیہ؟

ایسا نہی بولنا چاہیے تھا تمہیں اس طرح تو زرتشہ کے لیے مشکلات مزید بڑھ جائیں گی۔

کچھ نہی ہو گا تم دونوں فکر مت کرو۔

ہمیں سمیر کو کال کرنی چاہیے۔۔۔ نیلم نے جلدی سے اپنا فون نکالا۔

مجھے نمبر دو سمیر کا۔۔۔

نازیہ نے فون نکال کر سمیر کا نمبر ڈائل کیا مگر وہ بند تھا۔

وہ دونوں مسلسل فون کر رہی تھیں مگر کوئی فائدہ نہی سمیر کا نمبر بند تھا۔

اب کیا کریں ہم؟

وہ دونوں پریشان تھیں مگر نازیہ بہت مطمئن سی تھی۔

تم دونوں فکر مت کرو سب ٹھیک ہو جائے گا چلو ہم واپس چلتی ہیں ہاسٹل میرا پڑھنے کا بلکل جی نہی چاہ رہا۔۔نازیہ کے واپس پلٹنے پر وہ دونوں بھی ہاسٹل واپس چلی گئیں۔

"میں جانتی تھی یہ وقت آئے گا مگر اتنی جلدی آئے گا یہ نہی سوچا تھا۔زرتشہ کی سسکیاں گاڑی میں گونج رہی تھیں۔

مگر ان دونوں بھائیوں نے پلٹ کر اپنی بہن کی طرف نہی دیکھا۔

وہ بہن جس نے ہمیشہ اپنے بھائیوں کی بات مانی تھی اور آج بے قصور ہوتے ہوئے بھی وہ اسے قصوروار سمجھ رہے تھے۔

یہ سب کچھ کس نے کیا، کیسے پتہ چلا لالہ کو یہ سب؟

زرتشہ کے لیے یہ بات حیران کن تھی۔

یاد آیا وہ باسط تھا جو یونیورسٹی کے گیٹ کے پاس کھڑا مسکرا رہا تھا۔

نہی۔۔۔ یہ تم نے ٹھیک نہی کیا باسط، تم۔پچھتاو گے۔

سمیر تمھیں نہی چھوڑے گا۔۔!

وہ دل ہی دل میں سوچتی آنسو بہانے لگی۔

آخر کب تک جھوٹ بولتے رہو گے تم؟

بہتر یہی ہے کہ تم سچ بول کر خود کو اس عذاب سے نجات دلا دو۔

جتنی دیر تم لگاو گے سزا اتنی ہی بڑھتی جائے گی۔

یہ ایک بند کمرے کا منظر ہے جہاں چار نوجوان چہروں پر ماسک لگائے ایک کرسی کے ارد گرد کھڑے ہیں۔

اس کرسی پر ایک نوجوان لڑکا بندھا ہے اور وہ چاروں اس کے گرد گھیرا تنگ کیے ہوئے ہیں مگر وہ لڑکا منہ کھولنے کو تیار ہی نہی ہے۔

تب ہی ایک لڑکی اندر داخل ہوتی ہے وہ بھی چہرے پر ماسک لگائے ہوئے ہے۔

ایک بری خبر ہے۔۔۔۔

وہ ان چاروں میں سے ایک کی طرف بڑھتی ہے اور اس کے قریب رکتے ہوئے بولتی۔

"بتانا میرا فرض تھا باقی جو تمھیں اچھا لگے"

جس پر دوسرا نوجوان عجیب نظروں سے اس کی طرف دیکھتا ہے اور اسے بازو سے کھینچتے ہوئے سب سے دور لے جاتا ہے۔

شاید تم بھول رہی ہو کہ ہم یہاں کس لیے ہیں!

یہ فضول کی باتیں چھوڑو اور کام کرو۔

میں جانتی ہوں ہم یہاں کس لیے ہیں مگر یہ بات بھی ضروری ہے۔

کیا اس کام سے بھی زیادہ ضروری؟

ہم سب یہاں دن رات اسی کام میں لگے ہیں مگر تمہارا دھیان کہی اور ہے۔

بہتر یہی ہو گا کہ وہ سب بھول جاو اور اپنے کام پر دھیان دو۔

ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی!

وہ ہاتھ اوپر اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

آج رات ہمیں کسی بھی حال میں اس کا منہ کھلوانا ہی ہو گا اور اس کے باقی ساتھیوں کو پکڑنا ہو گا۔

اگر آج رات بھی یہ کام نہ ہو سکا تو کل تک ہم لوگ کچھ بھی نہی کر سکیں گے۔

جو بھی کرنا ہے آج ہی کرو!

وہ اپنے ساتھیوں پر غصہ نکالتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

وہ لڑکا جس سے اس لڑکی نے بات کی تھی وہ سوچ میں پڑ چکا تھا مگر اس وقت وہ اپنے کام سے دھیان نہی ہٹانا چاہتا تھا۔

پھر سے سوال و جواب شروع کر دیئے اس نے۔

بتاو کون ہے تمہارا باس؟

بتاو مجھے ورنہ اچھا نہی ہو گا!

مجھے نہی پتہ وہ لوگ کون ہیں وہ لوگ کبھی سامنے آئے ہی نہی۔

ہمارا ان سے بس فون پر ہی رابطہ ہوتا تھا۔

وہی نمبر جواب بند ہے۔۔۔بس کردو اب!

وہ غصے سے چلایا۔

اس کا گریبان تھام کر غرایا۔

میرے پاس زیادہ وقت نہی ہے مجھے آج رات ہی یہ کام ختم کرنا ہے۔

سمجھے تم؟

چھوڑ دو اسے مارو گے کیا؟

دوسرے لڑکے نے اس کا گریبان آزاد کروایا۔

یہ بتادے گا سب کچھ۔۔بس تھوڑا پیار سے بات کرتے ہیں ناں۔۔

اس نے دوسرے لڑکے کی طرف اشارہ کیا اور وہ بجلی کی تار لیے وہاں آیا۔

وہ تار اس نے لڑکے کے ہاتھ پر رکھی اسے کرنٹ کا شدید جھٹکا سا لگا۔

وہ سر تا پاوں کانپ کر رہ گیا۔

سچ بتانا چاہو گے یا مرنا پسند کرو گے؟

وہ پھر سے اس کی طرف بڑھا۔

میں نے بتادیا میں جو کچھ جانتا تھا میرے فون میں وہ نمبر ہے آپ اس کا پتہ کیوں نہی ڈھونڈ لیتے۔

وہ تو ہم ڈھونڈ لیں گے مگر اس میں تو بہت وقت لگ جائے گا تم بتادو تو کام جلدی ہو جائے گا،،

میں سچ کہہ رہا ہوں سر!

میں اسے نہی جانتا وہ کون ہیں۔۔۔بس فون پر ہی بات ہوئی تھی ہماری۔

تو ٹھیک ہے یاد کرنے کی کوشش کرو اس کی آواز۔۔۔کبھی کال ریکارڈ نہی کی تم نے؟

نہی ایسا کبھی نہی ہوا۔

آپ لوگ اسے کیوں نہی پکڑ لیتے۔۔۔وہ تو سب جانتا ہو گا۔

اسے تو ہم پکڑ ہی لیں گے اور تمہیں بھی لیکن ایک بات یاد رکھنا اگر مجھے پتہ چلا کہ تم یہ سب پہلے سے ہی جانتے تھے تو اچھا نہی ہو گا۔

وہ تینوں آپس میں باتیں کرنے میں مصروف ہو گئے۔

"یہ سب کیا تھا تم کس کام میں مصروف ہو چکی ہو؟

اس میں غلط بھی کیا ہے میں کچھ غلط تو نہی کر رہی،اس کی زندگی خطرے میں ہے۔

اس کی زندگی کا کچھ سچ ہے جو آپ نہی جانتے!

میں نہی جانت۔۔؟

جیسے اسے یقین نہ ہوا اس کی بات پر۔

ایسا کیوں نہی کرتی تم یہ کام چھوڑ دو اور اس کام پر لگ جاو۔

ہم یہاں اپنے کام سے ہیں کسی کی زندگی کی الجھنیں سلجھانے کے لیے نہی۔۔۔

آپ سے یہ امید نہی تھی مجھے۔۔وہ بے یقینی سے دیکھتی اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔

*،،**،،،،*****،،،**

سمیرا ابھی ابھی یونیورسٹی واپس آیا تھا۔

اسے زرتشہ اور اس کی کوئی بھی دوست نظر نہی آئی یونیورسٹی میں۔

آخر کار اس نے فون نکالا اور زرتشہ کا نمبر ملایا۔

فون کی آواز پر بشر نے چونک کر زرتشہ کی طرف دیکھا۔

سکرین پر سمیر کا نام جگمگاتا دیکھ زرتشہ کی آنکھوں میں روشنی سی چمک اٹھی۔

اس سے پہلے کہ وہ کال پک کرتی بشر تیزی سے پلٹا اور اس کے ہاتھ سے فون کھینچ کر گاڑی سے باہر پھینک دیا۔

زرتشہ بس دیکھتی ہی رہ گئی۔

لالہ آپ غلط سمجھ رہے ہیں مجھے!

چپ۔۔۔اس سے پہلے کہ زرتشہ مزید بولتی بشر چلا اٹھا۔

خبردار جو ایک لفظ بھی بولی تم۔۔۔بہت کر لی تم نے اپنی من مانیاں۔

ہماری ہی غلطی تھی جو تم پر بھروسہ کر لیا اور تمہیں یہاں پڑھنے کے لیے بھیج دیا۔

بس اس لیے کہ تمہاری پڑھنے کی خواہش ادھوری نا رہ جائے۔

تمہیں ماں باپ کی کمی محسوس نہ ہو مگر تم نے ہماری اسی کمزوری کا فائدہ اٹھایا۔

ہمیں نہی پتہ تھا کہ تمہاری یہ خواہش ہماری عزت کا جنازہ نکال دے گی۔

وہ تو بھلا ہو باسط کا جس نے ہمیں تمہارے کالے کارناموں کا بتادیا۔

وقت پر پہنچ گئے ہم ورنہ ہو سکتا تھا کہ ہم کسی کو بھی منہ دکھانے کے قابل نہ رہتے۔

جب باسط نے بتایا کہ تم ساری رات ہاسٹل سے غائب تھی تو دل چاہ رہا تھا کہ یہ سب سننے سے پہلے ہم مر جاتے۔

دل تو چاہتا ہے کہ ابھی ختم کردوں تمہیں مگر نہی!

تم دونوں کی لاشیں ایک ساتھ ہی بچھائیں گے ہم۔

تم نے نکاح تو کر لیا ہے مگر اپنے سارے رشتے کھودیئے ہیں۔

"تمہارا انجام اتنا بھیانک ہو گا کہ آئیندہ کوئی بھی لڑکی ماں باپ کی عزت پر داغ لگانے سے پہلے ہزار بار سوچے گی اور آئیندہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک عبرت ہو گی،،

زرتشہ چپ چاپ آنسو بہانے لگی وہ جانتی تھی کہ اس کی کوئی بات نہی سنی جائے گی۔

بے قصور ہوتے ہوئے بھی وہ قصوروار بن چکی تھی۔۔بھابیوں کا رویہ تو پہلے ہی اس کے ساتھ ٹھیک نہی تھا اب تو پتہ نہی کیا کریں گی۔

زرتشہ کے لیے آنے والا ہر پل کسی پہاڑ سے کم نہی تھا۔

"سمیر نے نازیہ کا نمبر ڈائل کیا۔وہ کال پک کرتے ہی سمیر پر تپ گئی۔

کہاں مصروف تھے تم؟

صبح سے کتنی کالز کی ہیں ہم نے تمہیں 'نمبر کیوں بند تھا تمہارا؟

تم۔جانتے بھی ہو کیا ہوا ہے؟

زرتشہ پر کیا قیامت گزری ہے؟

اب بس پہیلیاں ہی بجھاتی رہو گی یا کچھ بتاو گی بھی؟

سمیر نے اسے ٹوکا تو وہ خاموش ہوئی۔

زرتشہ کے بھائی آئے تھے صبح یونیورسٹی اور اسے لے گئے۔

تمہارا پوچھ رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ وہ تمہیں اور زرتشہ کو جان سے مار ڈالیں گے۔

پتہ نہی کیا کیا بول رہے تھے وہ دونوں بہت غصے میں تھے۔

نازیہ نے اسے صبح ہونے والے سارے واقع کا بتا دیا۔

پلیز سمیر کچھ کرو زرتشہ کی جان خطرے میں ہے۔

"لیکن یہ سب ہوا کیسے؟

میرا مطلب ان کو پتہ کیسے چلا؟،،

ظاہری سی بات ہے باسط نے بتایا ہوگا' جب زرتشہ کے بھائی اسے لے کر جا رہے تھے اس وقت وہ یونیورسٹی کے گیٹ کے پاس کھڑا مسکرا رہا تھا۔

مجھے پورا یقین ہے اسی نے کیا ہے یہ سب۔۔

سمیر کے ہاتھوں کی رگیں غصے سے تن گئیں وہ فون بند کرتے ہوئے ہاسٹل کی طرف بڑھا۔

اس کا رخ باسط کے کمرے کی طرف تھا۔

وہ پر سکون سا اپنے کمرے میں بیٹھا تھا کہ سمیر بنا ناک کیے اس کے کمرے میں داخل ہو گیا۔

باسط ساکت سا اسے اپنی طرف بڑھتے دیکھنے لگا۔

سمیر اسے گریبان سے کھینچتے ہوئے کمرے سے باہر لے گیا اور آو دیکھا نا تاو اسے مارنا شروع کر دیا۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہ سب کرنے کی؟

آج تمہیں جان سے مار دوں گا میں۔۔۔ سمیر غصے سے بے قابو ہو چکا تھا۔

فیصل اور نوید بھی وہاں آ گئے اور بہت مشکل سے سمیر کو باسط سے الگ کیا۔

سمیر کسی بھی صورت آج اسے بخشنے والا نہی تھا۔

آج میں اسے ختم کر دوں گا اس کی ہمت بھی کیسے ہوئی میری بیوی کو چوٹ پہچانے کی۔

ہاں بتایا ہے میں نے زرتشہ کے بھائیوں کو کیا کر لو گے تم؟

باسط خود کو سنبھالتے ہوئے چلایا۔

بس بہت ہو گیا تم دونوں کا یہ ڈرامہ!

اب میں مزید برداشت نہی کر سکتا تھا، تم نے اس سے نکاح کر لیا میں نے برداشت کیا۔

تم اس کے گھر پہنچ گئے ساری رات اس کے کمرے میں گزاری۔۔۔ پھر اس کو ساتھ لے کر

پوری رات تم غائب رہے۔۔۔ بس یہ مجھ سے برداشت نہی ہوا۔

بلا لیا اس کے بھائیوں کو فون کر کے۔

اب بس تم اپنی خیر مناو!

زرتشہ کا کام تو تمام ہو چکا ہو گا اب تک۔۔۔ تمہاری خاطر اس نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا۔

سب کے سامنے مجھے تھپڑ مارا۔۔۔ اب دیکھنا اس کا انجام۔

اور تم جو بڑے غیرت مند بنے پھرتے ہو اس کے ساتھ راتیں گزار لیں اب مزہ بھی تو چکھنا پڑے گا ناں۔۔۔

اب جو دو راتیں ساتھ گزاری ہیں انجام تو بگھتنا پڑے گا۔

کیا مطلب ہے تمہارا اس بات سے؟

سمیر پھر سے اس کی طرف بڑھا اور اس کے چہرے پر تھپڑوں اور مکوں کی برسات کر دی۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئے میری بیوی کے کردار پر کیچڑ اچھالنے کی' وہ کل بھی پاکیزہ تھی اور آج بھی پاکیزہ ہے۔،،

تم نے سوچ بھی کیسے لیا زرتشہ کے بارے میں ایسا؟

وہ تمہیں اپنا بھائی سمجھتی رہی اور تم؟

تمہیں آج نہی چھوڑوں گا میں،۔۔ سمیر نے اس کا سر دیوار میں دے مارا۔

جس سے سمیر کے سر سے خون بہنے لگا اور وہ بے ہوش ہو کر گر گیا۔

سارے بوائز اپنے کمروں سے نکل کر یہ منظر دیکھ رہے تھے مگر کسی میں بھی آگے بڑھنے کی ہمت نہی تھی۔

باسط بے ہوش ہوا تو فیصل اور نوید تیزی سے اس کی طرف بڑھے اسے سہارا دے کر گاڑی میں لٹا دیا اور گاڑی ہاسپٹل کی طرف بڑھا دی۔

سمیر نے ایک زوردار مکا دیوار میں دے مارا جس کی وجہ سے اس کے ہاتھ پر زخم ہو گیا مگر اسے پرواہ نہی تھی۔

اس وقت اسے بس زرتشہ کی فکر تھی۔خود کو بہت بے بس محسوس کر رہا تھا وہ۔

نہی زرتشہ تمہیں کچھ نہی ہونے دوں گا میں!

آرہا ہوں میں۔۔۔وہ تیزی سے اپنی جیپ کی طرف بڑھا۔

تم بن جینا ہے مشکل
دل اب تیرے سہارے
رکنے لگی ہے دھڑکن
رک ہاتھ دل پر
تھم جائے یہ دھڑکن
نہی بس میں ہمارے
بس چاہے تیرا ساتھ
بس دل تجھ کو پکارے
ہو تم اس مرضِ عشق کی دوا
تم بن جینا مشکل
ہے دل اب تیرے سہارے

گاڑی گھر کے اندر داخل ہوئی تو ہارن کی آواز سے دونوں بہنیں بھی وہاں آپہنچیں۔

خضر کی بیوی نے آگے بڑھ کر گاڑی کا دروازہ کھول کر زرتشہ کا بازو دبوچ کر اسے گاڑی سے باہر نکالا۔

یہ کیا کر دیا تم نے؟

نکال آئی ہماری عزت کا جنازہ؟

وہ دونوں باری باری زرتشہ پر تھپڑوں کی برسات کرتی چلی گئیں۔

زرتشہ کے ہونٹ سے خون رسنے لگا مگر یہاں کسے پرواہ تھی۔

وہ دونوں بہنیں تھپڑوں کی برسات کرتی چلی گئیں اور ساتھ ہی ساتھ اس کے بے داغ کردار پر بدچلن کا دھبہ تھوپتی چلی گئیں۔

بد چلن، بے حیا، بے شرم نا جانے کن کن الفاظ سے نوازتی رہی۔

وہ برقعہ میں تیرا یار آیا تھا۔۔تو نے بلایا تھا اسے۔

اے کلموہی۔۔۔!

تجھے زرا شرم نہی آئی ساری رات تو نے اس کے ساتھ گزاری، پھر بھی تیرا جی نہی بھرا تو تو اس کے ساتھ فرار ہو گئی ایک رات کے لیے۔

بھائیوں کی عزت کا زرا خیال نہی آیا تمہیں؟

بول اب بولتی کیوں نہی؟

زبان پر تالا لگا رکھا ہے کیا؟

یہ دن دیکھنے کے لیے بھیجا تھا تجھے پڑھنے؟

New Era Magazine

اگر یہی کچھ دکھانا تھا تو ہمیں زہر کا پیالا دے کر مار ڈالتی۔

تیرا یہ کالا منہ دیکھنے سے پہلے ہم سب مر کیوں نہی گئے۔

جب وہ دونوں مار مار کر تھک گئیں تو زرتشہ کو بازو سے کھینچتی ہوئیں اس کے کمرے میں پھینک کر باہر سے تالا لگا دیا۔

زرتشہ نے ایک نظر خاموش تماشائی بنے اپنے بھائیوں کو دیکھا مگر وہ آگے نہی بڑھے اور نہ ہی زرتشہ کو اپنی بیویوں سے بچانے کی کوشش کی۔

وہ چند لمحے بند دروازے کو تکتی رہی بے بس سی بیٹھی خود کو ہاری ہوئی سمجھ رہی تھی۔

ناجانے آنسو کب سے گال بھگو رہے تھے، وہ اپنی جگہ سے ہل بھی نا سکی۔

بس بے بسی سے فرش کو تکتی رہی۔

سمیر تم آو گے مجھے تم پر بھروسہ ہے،،

"بس اتنی التجا ہے کہ میری سانسیں ٹوٹنے سے پہلے تم آجاو، میری آخری سانس تک میں تمہیں دیکھنا چاہتی ہوں،،

عشق کی راہ چلے تو بھٹک گئے
عشق میں جو بچھڑے تو بھٹک گئے
عشق آنکھوں سے اترا دل کے رستے
جو دل کے رستے چلے تو بھٹک گئے

*************،****

بتاؤ کون کون ہے اور تمہارے ساتھ؟

وہ پھر سے ایک دوسرے شخص کو رسیوں میں جکڑے چلا رہا تھا۔

اس کے سر پر پانی کی بالٹی الٹ کر اسے جگایا گیا تھا۔

وہ پھٹی پھٹی سی نگاہوں سے ماسک کے پیچھے چھپے چہروں کو پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا۔

کون ہو تم لوگ اور کیوں لائے ہو مجھے یہاں؟

وہ شخص اپنے بندھے ہوئے ہاتھ پیر دیکھ کر غصے سے چلایا۔

تمہارا کھیل اب ختم ہو چکا ہے یہ بتاؤ سارا مال کدھر ہے اور کون کون شامل ہے تمہارے ساتھ اس کام میں؟

وہ ساری لڑکیاں راتوں رات کہاں غائب ہو گئیں، مجھے ان سب سوالوں کے جواب چاہیے۔

آپ بیٹھ جائیں میں بات کر کے دیکھتی ہوں۔۔۔وہ لڑکی آگے بڑھی اور اس کے سامنے فون لہرایا اور چند تصویریں سکرین پر روشن ہوئیں۔

بتاؤ اس گینگ میں اور کون کون شامل ہے تمہارے ساتھ؟

ہمیں آج رات ہی ان تک رسائی چاہیے ورنہ تمہارا انجام اچھا نہی ہو گا۔

یہ زرا ٹھنڈا پانی لا دے کوئی مجھے۔۔

اس کے کہنے پر ایک لڑکا پھرتی سے فریج کی طرف بڑھا اور ٹھنڈے پانی کی بوتل اس کی طرف بڑھائی۔

دوسرے لڑکے نے آگے بڑھ اس شخص کے منہ اور ناک پر کپڑا رکھا اور اس لڑکی نے اس کے منہ پر پانی ڈالنا شروع کر دیا۔

وہ بری طرح ہاتھ پیر مارنے لگا اسے سانس لینے میں بہت تکلیف ہو رہی تھی۔

کافی ہے یا مزید سختی آزمانی پڑے گی ہمیں؟

وہ پروفیشنل انداز میں بولی۔

تم لوگ چاہے جو مرضی کر لو میں سچ نہی بتانے والا۔۔۔وہ بھی ہار ماننے والا نہی تھا۔

بری طرح سے ہانپ رہا تھا مگر سچ بتانے کو تیار نہی تھا۔

تمہارا تو باپ بھی مانے گا آج۔۔۔چوتھا لڑکا تیزی سے اس کی طرف بڑھا اس کے بال دبوچتے ہوئے اس کے منہ پر تھپڑوں کی برسات کر دی۔

مگر وہ منہ کھولنے کو تیار ہی نہی تھا۔

آخر کار پہلا شخص آگے بڑھا اور اسے مزید مارنے سے روک دیا۔

****

دوپہر سے شام ہو چکی تھی مگر زرتشہ کے کمرے میں کوئی نہی آیا۔

اسے لاوارثوں کی طرح کمرے میں پھینک دیا گیا تھا۔کسی نے پانی کا ایک گھونٹ تک نہی دیا کسی نے۔

وہ صبح بنا ناشتہ کیے ہی یونیورسٹی جا رہی تھی اس غرض سے کہ وہاں جا کر ناشتہ کر لے گی مگر ایسا ممکن ہی نہی ہو سکا۔

وہ بہ مشکل اپنے بے جان وجود کو سنبھالتی ہوئی سائیڈ ٹیبل تک پہنچی۔

جگ سے بہ مشکل ایک گلاس پانی نکالا زرتشہ نے پانی پیا اور بیڈ پر گر سی گئی۔

اس کا پیٹ تو مار کھا کر ہی بھر چکا تھا۔

کب اس کی آنکھ لگ گئی اسے پتہ ہی نہی چلا۔

رات کے کسی پہر زرتشہ کو اپنے سر پر کسی لمس کا احساس سا ہوا۔

وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔

کون ہے؟

زرتشہ میں ہوں، گھبرانے کی ضرورت نہی ہے!

فون کی ٹارچ روشن ہوئی اور سمیر کا چہرہ زرتشہ کی آنکھوں میں جگمگانے لگا۔

سمیر تم آ گئے۔

وہ جلدی سے سمیر کی گلے لگ کر آنسو بہانے لگی۔

سمیر کو زرتشہ سے اس حرکت کی بلکل امید نہی تھی اس نے مسکراتے ہوئے زرتشہ کے گرد بانہیں پھیلا دی۔

New Era Magazine

اسے اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔

زرتشہ میں یہی ہوں تمہارے پاس۔۔۔اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں لیے بولا۔

سمیر مجھے چھوڑ کر مت جانا یہ لوگ مجھے مارنا چاہتے ہیں۔

لالہ نے آج پہلی دفعہ مجھ پر ہاتھ اٹھایا اور دونوں بھابیوں نے مل کر مجھے بہت مارا۔

یہ دیکھو سمیر۔۔۔۔یہ نشان دیکھو۔۔۔وہ کسی بچے کی طرح گھبرائی ہوئی آواز میں آنسو بہاتی ہوئی بول رہی تھی۔

سمیر نے اسے خود میں بھینچ لیا۔۔۔ششش چپ بلکل چپ!

زرتشہ میں ہوں تمہارے ساتھ!

"تم پر اٹھے ایک ایک ہاتھ کو کاٹ ڈالوں گا میں،،

زرتشہ خود میں سکون اترتا محسوس کرنے لگی یونہی سمیر کے سینے پر سر ٹکائے بہت دیر آنسو بہاتی رہی۔

سمیر نے اسے رونے سے نہیں روکا وہ زرتشہ کے آنسو اپنے دل پر گرتے محسوس کر رہا تھا۔

زرتشہ نے اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑ رکھا تھا جیسے ڈر ہو کہ وہ پھر سے دور نہ چلا جائے۔

سمیر خود کو زرتشہ کا گنہگار محسوس کر رہا تھا۔

زرتشہ کی آنکھ کب لگ گئی اسے پتہ ہی نہیں چلا اب وہ مطمئن سی تھی۔

سمیر جو اس کے ساتھ تھا اسے یقین تھا کہ وہ اسے کچھ نہیں ہونے دے گا۔

New Era Magazine

وہ سو گئی تو سمیر نے اسے تکیے پر لٹا دیا اور خود کھڑکی کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ زرتشہ نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

اس نے مسکرا کر زرتشہ کے ماتھے پر ہونٹ رکھ دیئے۔ایک سکون سا محسوس ہوا اس کے دل کو وہ بھی وہی لیٹ گیا اور مسکرا دیا۔

زرتشہ کی آنکھ کھلی تو سمیر کی نظریں اسی پر جمی تھیں۔

وہ سویا ہی نہی بس زرتشہ کو سوتے دیکھتا رہا۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

زرتشہ سمیر کے پیچھے چھپ گئی۔

نہی سمیر تم چھپ جاو۔

سمیر نے اس کے اپنی شرٹ کو مٹھی میں جکڑے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اپنے ہونے کا یقین دلایا۔

اب وقت آگیا ہے سامنے آنے کا سمیر مطمئن سا بولا۔

کمرے کا دروازہ کھلا تھا خضر کی بیوی نے دروازہ کھولا اور سامنے کا منظر دیکھ کر وہ چلا اٹھی۔

زرتشہ سمیر کے پیچھے کھڑی تھی اور سمیر بنا ڈرے خضر کی بیوی کو دیکھ رہا تھا۔

چہرے پر غصے کے واضح آثار تھے۔تب ہی خضر اور بشر بھی وہاں آپہنچے اور سامنے کا منظر دیکھ کر ان کا خون کھول اٹھا۔

سمیر اپنی جگہ سے نہی ہلا،ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھنے لگا۔

New Era Magazine

تیری اتنی ہمت ہمارے ہی گھر میں کھڑا ہو کر ہمیں ہی آنکھیں دکھا رہا ہے۔۔۔ خضر غصے سے سمیر کی طرف بڑھا۔

خبردار جو قدم بھی آگے بڑھایا آپ نے۔۔۔۔

سمیر کی جیب سے گن نکالنے کی دیر تھی کہ خضر کے بڑھتے قدم وہی رک گئے۔

اچھا تو اب توں ہمیں اس کھلونے سے ڈرائے گا۔

ایک تو ہماری عزت سے کھیلا توں، نکاح کر لیا اس سے۔۔۔ ارے اسے تو اب بہن کہنے کو بھی دل نہی کر رہا۔

تم دونوں کو زندہ نہی چھوڑوں گا میں بشر بندوق کا رخ سمیر کی طرف موڑتے ہوئے بولا۔

لو کر لو اپنا شوق پورا!

سمیر گن واپس جیب میں رکھتے ہوئے بولا۔

بشر نے گولی چلائی مگر بندوق میں گولیاں ہی نہی تھیں۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

کیسے چلاو گے؟

یہ تو گولیاں تو میرے پاس ہیں۔

تم بڑی پلاننگ سے یہاں آئے ہو بیٹا مگر ہم نے بھی چوڑیاں نہی پہن رکھی، آج تم یہاں سے زندہ واپس نہی جا سکو گے۔

خضر غصے سے سمیر کی طرف بڑھا اسے مارنے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ سمیر نے اس کا ہاتھ تھام کر پیچھے دھکیلا۔

خضر لڑکھڑاتے ہوئے دیوار سے جا ٹکرایا۔

یہ مار پیٹ آپ کے بس کی بات نہی سالے صاحب!

بہتر ہے کہ ہم یہ معاملہ پیار سے نمٹا لیں۔

ہمارا نکاح تو ہو چکا ہے۔۔۔زرتشہ اب میری بیوی ہے۔

پچاس لاکھ دو اور اپنی بیوی کو یہاں سے لے جاو ہمیشہ کے لیے۔

بشر کی بات پر زرتشہ نے چونک کر اپنے بھائی کی طرف دیکھا۔

وہ بھائی جس سے اس کا خون کا رشتہ تھا۔

ہاں پورا پچاس لاکھ دو اور اسے ابھی یہاں سے لے جاو۔

ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہی ہے۔۔۔خضر بھی بول پڑا۔

لالہ۔۔۔آپ یہ سب کیا کہہ رہے ہیں؟

میں آپ کی بہن ہوں!

میرا سودا طے کر رہے ہیں آپ لوگ؟

یہ کیسا رشتہ ہے؟

کوئی رشتہ نہی ہے ہمارا تم سے سمجھی!

تم ہماری بہن نہی ہو۔۔۔۔بس ہمارے باپ کی بیٹی ہو۔

New Era Magazine

بابا نے ہماری ماں کے مرنے کے بعد تمہاری ماں سے شادی کر لی تھی۔

پھر جب تم اس دنیا میں آئی تو بابا ہم دونوں کو تو جیسے بھول ہی گئے۔

تم ان کی آنکھ کا تارا بن گئی اور ہم لاوارثوں کی طرح گھر کے کسی کونے میں پڑے رہتے۔

بہت ناانصافیاں ہوئیں ہمارے ساتھ۔۔۔ پھر ہمیں تمہاری اماں کو مارنا پڑا۔

وہ دونوں بھائی ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرا دیئے۔

خود نہی مری تھی وہ ہم نے مارا تھا اسے گلہ دبا کر اور تمہیں بھی مار دیتے اسی دن اگر بابا اچانک گھر نہ آجاتے۔

اس دن کے بعد ہمیں کبھی موقع ہی نہی ملا ورنہ تمہیں کب کا مار دیا ہوتا۔

ہمیں تو کبھی باپ کا پیار نصیب نہی ہو سکا۔ ہم نے سوچا تھا کہ تمہاری ماں مر گئی ہے تو بابا پھر سے شادی کر لیں گے تمہاری خاطر اور تم بھی گھر کے کسی کونے میں پڑی رہو گی۔

مگر ایسا نہی ہو سکا!

ابا نے تیسری شادی نہی کی۔۔۔ انہوں نے ساری زندگی تمہارے نام وقف کر دی۔

بزنس میں بھی اچھا خاصہ نقصان پہنچا ان کو صرف اور صرف تمہاری وجہ سے اور بابا نے ہمیں سکول سے ہٹا کر دکان سنبھالنے کو بول دیا۔

ہمارا مستقبل بس اس چھوٹی سی دکان کے سہارے رہ گیا۔

لیکن تمہاری پڑھائی میں انہوں نے کوئی خلل نہی آنے دیا۔

بس ان کی وجہ سے چپ تھے ہم دونوں ورنہ تمہیں کبھی بھی گھر سے قدم باہر نہ نکالنے دیتے۔

New Era Magazine

اور بابا نے ساری جائیداد بھی تمہارے نام کر دی،بشر نفرت بھرے انداز میں بولا۔

ہمیں وہ زمین و جائیداد اور پچاس لاکھ چاہیے۔۔۔اگر دے سکتے ہو تو بتاؤ ورنہ تم یہاں سے چلتے بنو۔

یہی رسم ہے جو ہمارے ہاں برسوں سے چلتی آ رہی ہے۔

"باپ کی وراثت میں بیٹی کا کوئی حق نہی ہوتا اور شادی سے پہلے شوہر اپنی ہونے والی بیوی کے لیے جہیز کی رقم خود ادا کرتا ہے،،

میں ان فضول رسموں کو نہی مانتا خضر صاحب!

یہ ساری رسمی آپ کی اپنی پیداوار ہیں اسلام میں تو ایسا کچھ نہی ہے۔

سمیر جواب تک چپ چاپ سب سن رہا تھا غصے سے بول پڑا۔

بات پیسوں کی نہی ہے!

"میں اپنی بیوی کی خاطر اپنے خون کا ایک ایک قطرہ بیچ سکتا ہوں،پیسے تو بہت چھوٹی بات ہے،،

مگر میں ختم کرنا چاہتا ہوں ان جعلی رسومات کو اور شروع تم سے ہو گا۔

میں تمہیں ایک پیسہ نہی دوں گا،شرعی اور قانونی طور پر زرتشہ میری بیوی ہے اور تم لوگ مجھے اسے ساتھ لے جانے سے نہی روک سکتے۔

لالہ آپ لوگ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟

میں آپ کی بہن ہوں،آپ دونوں میرے سگے بھائی ہیں وہ خضر کے پاس جا رکی۔

دونوں کی بیویاں بھی یہاں آ چکی تھیں۔

تم ہماری بہن نہی ہو سمجھی۔۔۔؟

خضر نے اسے دور دھکیلا زرتشہ گر جاتی مگر سمیر نے اسے تھام لیا۔

"اب میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی برداشت نہی کروگا،،

بس بہت ہو گیا تم دونوں کا تماشہ۔۔۔

"یہ میری بیوی ہے کوئی سامان نہی جو تم دونوں اس کی قیمت لگا رہے ہو!

اچھا اگر ایسا کروگے تو یہاں سے واپس نہی جا سکوگے کبھی بھی۔۔۔خضر پھر سے اس کی جانب بڑھا۔

"میں یہاں سے جا رہا ہوں ابھی اپنی بیوی کو لے کر،ہمت ہو تو روک لینا مجھے،،

وہ دونوں کو چیلنج کرتا ہوا زرتشہ کا ہاتھ تھامے باہر کی طرف بڑھا۔

وہ دونوں بھائی ان کے راستے میں آرکے۔

خبردار جو یہاں سے جانے کی کوشش کی تو جان سے ماردوں گا تم دونوں کو۔

ایک بار کہہ دیا ناں کہ میری شرطیں پوری کرو اور شوق سے اپنی بیوی کو یہاں سے لے جاو۔

اب سمیر سے مزید ضبط کرنا مشکل ہو چکا تھا۔

اس نے اپنی شرٹ کے بازو فولڈ کیے اور تیزی سے بشر کی جانب بڑھا۔

ایک زوردار مکا اس کے پیٹ میں مارا جس پر وہ اپنا پیٹ تھامے دیوار سے ٹیک لگائے زمین پر بیٹھ گیا۔

اس کی بیوی بھاگتی ہوئی اس کے پاس آکر چیخ پکار کرنے لگی۔

New Era Magazine

خضر غصے سے سمیر کی طرف بڑھا اور سمیر بھی اتنے ہی غصے سے اس کی جانب بڑھا۔

اسے گریبان سے تھامتے اس کا سر دیوار میں دے مارا۔

سمیر نہی چھوڑ دو لالہ کو ان کو چوٹ لگ جائے گی زرتشہ چلا رہی تھی مگر سمیر پر اس کی کسی بات کا کوئی اثر نہی پڑا۔

"ایک بار کہا ناں میری بیوی ہے کو سامان نہی!

ایک بار کی کہی بات سمجھ نہی آئی تمہیں؟

نہی سمیر چھوڑ دو!

زرتشہ چلا رہی تھی اور خضر کی بیوی بھی مگر سمیر اندھا دھند اسے مار رہا تھا۔

رک جاو سمیر!

سمیر کے کانوں میں جب یہ آواز پڑی تو وہ اسے چھوڑتے ہوئے واپس پلٹا۔

نازیہ تم یہاں کیسے؟

اور یہ کون ہیں تمہارے ساتھ؟

فیصل اور نوید تم دونوں بھی یہاں۔۔۔زرتشہ ان سب کو اچانک یہاں دیکھ کر حیران رہ گئی۔

"میجر زویا اذنان۔۔۔نازیہ نہی!

مطلب۔۔۔زرتشہ کو اس کے جواب پر حیرت ہوئی اس کی نظر اس کی آنکھوں پر پڑی وہ بنا عینک پہنے گن تانے کھڑی تھی۔

ہاں میجر زویا اذنان ہوں میں اور یہ ہیں میجر اذنان۔۔۔باقی سب کو تو جانتی ہی ہو تم۔

یہ سب کیا کہہ رہی ہو تم میں کچھ سمجھ نہی پا رہی۔۔۔زرتشہ کا سر چکرا رہا تھا۔

بہت جلدی سمجھ آ جائے گا تمہیں سب کچھ۔۔وہ بولتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔

سارا بیان ریکارڈ ہو چکا ہے ان سب کی گرفتاری کے آرڈرز آ چکے ہیں۔

بس کچھ دیر میں پولیس یہاں پہنچ جائے گی۔

جیسے آپ کو بہتر لگے میجر اذان۔۔۔۔سمیر اپنا غصہ کنٹرول کرتے ہوئے زرتشہ کی طرف بڑھا۔

تم ٹھیک ہو؟

ہاں۔۔۔زرتشہ نے سر ہاں میں ہلایا۔

چند لمحوں بعد ہی پولیس وہاں آ پہنچی اور خضرا اور بشر دونوں کو گرفتار کرنے لگی۔

ان کے ساتھ لیڈیز پولیس بھی تھی جو کہ زرتشہ کی دونوں بھابیوں کی گرفتاری کے لیے آئیں تھی۔

سمیر یہ سب کیا ہو رہا ہے؟

پولیس ان سب کو کہاں لے کر جا رہی ہے۔۔زرتشہ کے آنسو تھے کہ رکنے کا نام ہی نہی لے رہے تھے۔

یہ لوگ جیل جا رہے ہیں شاید عمر بھر قید کی سزا ملے انہیں۔

زرتشہ تم اپنے کمرے میں چلو آرام سے بیٹھو سب بتاتا ہوں۔

سمیر اسے ساتھ لیے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

زرتشہ کو صوفے پر بٹھا دیا اور پانی کا گلاس اس کی طرف بڑھایا۔

لیکن کیوں سمیر؟

ان کا گناہ اتنا بڑا تو نہی تھا۔۔

ان کا گناہ بہت بڑا تھا زرتشہ۔۔۔ابھی تم سچ نہی جانتی۔وہ گلاس واپس میز پر رکھتے ہوئے بولا۔

خود بھی زرتشہ کے پاس بیٹھ گیا۔

تمہارے دونوں بھائی اور بھابیاں ایک بہت بڑا گینگ چلا رہے تھے۔

جس میں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو نشے کی لت لگانا اور پھر ان سے بھی یہی کام کروانا اپنے مزید دوستوں کو اس کام پر آمادہ کرنا۔

قتل وغارت،لڑکیوں کی سمگلنگ اور کڈنیپنگ۔۔۔یہ سب بہت عرصے سے چل رہا تھا مگر تمہیں کبھی خبر ہی نہی ہوئی۔

ان سب میں ان کی مدد باسط کرتا تھا جو یونیورسٹیز اور کالجز کے ٹین ایجرز کو اس بری عادت میں ڈالتا اور پھر ان سے بھی اسمگلنگ کرواتا۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے سمیر؟

مجھے لگتا ہے میں آج پاگل ہو جاوں گی۔

ایک طرف رشتوں کا اتنا بھیانک چہرہ اور دوسری طرف یہ سب۔۔۔کیسے سنبھالوں گی میں یہ سب۔

تمہیں سب سنبھالنا ہو گا زرتشہ!

"تم میجر سمیر کی بیوی ہو،تمہیں بہادر بننا ہو گا پہلے کی طرح۔۔۔

تمہاری بہادری نے ہی تو مجھے مجبور کیا تم سے محبت کرنے کے لیے۔۔۔ سنبھالو خود کو میں ہوں ناں تمہارے ساتھ۔

زرتشہ نے آنسو سے بھیگی پلکیں اٹھا کر سمیر کی طرف دیکھا اور آنسو پونچھتے ہوئے مسکرادی۔

سمیر بھی مسکرادیا۔

باسط کی سچائی تو دیکھ ہی لی ہو گی تم نے میرے کمرے میں اگر اس دن میں تم سے نکاح نہی کرتا تو باسط تمہیں کڈنیپ کروا کر تمہارا ابھی سودا کروانے والا تھا۔

اور وہ لڑکیوں کو ایسے ہی نہی بیچتے ان کا نکاح کروادیتے ہیں تاکہ اگر ان کے گھر والے ان تک پہنچ بھی جائیں تو وہ نکاح نامہ دکھا کر ان کو یہ کہہ سکیں کہ ان کی بیٹی اپنی مرضی سے ان کے ساتھ ہے۔

اگر کوئی لڑکی پہلے سے شادی شدہ ہو تو ایسی لڑکی ان کے کسی کام کی نہی ہوتی۔اسے یا تو یہ لوگ مار کر اس کے عضا بیچ دیتے ہیں یا پھر اپنے ساتھ اسی کام میں ملوث کر لیتے ہیں۔

کیونکہ باسط کا فون میں نے ہیک کیا تھا تو اسے تمہارے بارے میں کسی سے بات کرتے سن لیا اور اسی دن تم سے نکاح کرنے کا سوچ لیا۔

مگر جیسا سوچا تھا ویسا نہی ہو سکا۔۔۔ باسط خود وہاں آگیا تمہارے ساتھ۔

تمہیں میرے بارے میں مزید بد گمان کر رہا تھا وہ۔

اس سے پہلے کہ میں تمہیں کھو دیتا مجھے اسی وقت نکاح کرنا پڑا۔

سمیر لیکن تم نے یہ کیوں کہا تھا کہ باسط کا نکاح مجھ سے ہو گا؟' اگر وہ مان جاتا تو؟

ایسا نہی ہو سکتا تھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ وہ کبھی یہ نکاح نہی کرے گا۔

اپنی بہنوں کی مرضی کے بغیر وہ کوئی کام نہی کرتا اور اس کی بہنیں اس شادی سے کبھی راضی نہی تھیں۔

ان کا مقصد تو بس تم سے جائیداد اپنے نام کروا کر تمہیں کسی سے نکاح کروا کر اس گھر سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رخصت کروانا تھا۔

جو میں کبھی نہی ہونے دے سکتا تھا۔

میں تمہیں سب سچ بتا کر اپنے گھر میں یہ نکاح کرنا چاہتا تھا مگر ایسا نہی ہو سکا۔

اس کے بعد مجھے ایمرجنسی جانا پڑ گیا۔میرے وہم و گمان میں بھی نہی تھا کہ تم اپنے گھر واپس چلی جاو گی۔

آخر ایک ہفتے بعد مجھے نازیہ۔۔۔میرا مطلب میجر زویا اذنان کی کال آئی اور انہوں نے مجھے بتایا تمہارے بارے میں۔

تو پھر کیا۔۔۔آنا پڑا مجھے جناب کو لینے۔

وہ گھٹنوں کے بل زرتشہ کے سامنے بیٹھ گیا۔

اس کے دونوں ہاتھ تھام لیے۔

"تو کیا معاف کر دیا اپنے اس نادان دیوانے کو؟

نہی۔۔۔۔زرتشہ نے سر نفی میں ہلایا۔

اچھا۔۔۔اگر معاف نہی کیا تو گاوں سے واپس آتے ہوئے سارے راستے آنسو کیوں بہا رہی تھی؟

تم نے کب دیکھا مجھے روتے ہوئے زرتشہ حیران ہوتے ہوئی بولی۔

سمیر مسکرا دیا۔

وہ اس لیے کہ ڈرائیور کو سب نظر آتا ہے اور بیک مرر میں مجھے تمہارا رونی صورت صاف نظر آ رہی تھی۔

تمہارے آنسو مجھے اپنے دل پر گرتے محسوس ہو رہے تھے۔

مگر اس وقت میں مجبور تھا۔یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ واقعی تم نے مجھے معاف کر دیا یا نہی۔

تمہارا بار بار میرا نمبر ڈائل کرنا اور آنسو بہانا مجھے اسی وقت یقین ہو چکا تھا کہ تم نے معاف کر دیا ہے مجھے۔

اس کے بعد مجھے واپس مشن پر جانا پڑا۔

اب ہمارے لیے باسط کی گرفتاری بہت ضروری ہو چکی تھی۔

اس وقت ہم سب یونٹ پر تھے اور باسط کے ایک ساتھی سے پوچھ گچھ میں مصروف تھے کہ میجر زویا وہاں آئی اور مجھے بتایا کہ میرے لیے ایک بری خبر ہے۔

میں کچھ دیر بعد فری ہوا تو ان کو کال کی تو پتہ چلا کہ تمہارے بھائی تمہیں گھر لے گئے ہیں۔

میں اسی وقت باسط کے پاس پہنچا۔کیونکہ میرا فون بند ہونے کی وجہ سے باسط کی وہ کال نہی سن سکا جس میں اس نے خضر کو کال کی اور ہمارے نکاح کے باررے میں بتایا تھا۔

مگر میجر زویا کو باسط پر شک تھا اور مجھے پورا یقین تھا کہ یہ کام باسط کا ہی ہے۔

باسط کو کسی طرح ہاسٹل سے یونٹ تک لانا تھا ہمیں اور مجھے بہت غصہ بھی تھا اس پر تو اسی وقت ہاسٹل پہنچا اور اس سے ہاتھا پائی کرتے ہوئے اسے بے ہوش کر دیا میں نے۔

فیصل اور نوید اسے ہاسپٹل لے جانے کے بہانے اسے یونٹ لے گئے۔

مار پیٹ اور چند گھنٹوں کی بھوک پیاس کے نتیجے میں باسط نے اپنا منہ کھول ہی دیا۔

خضر، بشر اور اپنی دونوں کی ساری پول اس نے خود کھول دی۔

ہمارا پلان تھا صبح آنے کا مگر میں صبح تک انتظار نہی کر سکتا تھا تو رات میں ہی آ گیا تمہارے پاس۔

باقی سب تو یاد ہے تمہیں۔۔۔

اب تم آرام سے بیٹھو گھر میں، ناشتہ کر لینا۔

میں کچھ دیر تک واپس آ جاوں گا۔

مشن کامیاب ہو چکا ہے اور میرا ابھی جانا بہت ضروری ہے۔

وہ زرتشہ کو حیران کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

زرتشہ بس حیران سی اسے جاتے دیکھتی رہ گئی۔

اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہی تھا کہ اس وقت سمیر گاڑی چلا رہا تھا۔

چٹکی بجنے کی آواز پر زرتشہ نے چونک کر اوپر دیکھا۔

سمیر پھر سے اس کے سامنے تھا۔

میں نے کہا تھا کہ تھا کہ ناشتہ کرو اور تم ابھی تک یہی بیٹھی ہو۔

میں بس جا ہی رہی تھی۔۔۔زرتشہ اٹھ کر باہر کی طرف بڑھی سمیر نے اسے بازو سے تھام کر رخ اپنی جانب کیا۔

"میں ہمیشہ ساتھ ہوں تمہارے،،

آج کے بعد یہ اداسی نظر نا آئے مجھے،وہی پہلے والی ہنستی مسکراتی زرتشہ واپس چاہیے مجھے وہ جو بات بات پر مجھ پر پانی الٹ دے۔

سمیر کی آخری بات پر زرتشہ مسکرائے بغیر نا رہ سکی۔

بس یہی والی مسکراہٹ دیکھنا چاہتا ہوں میں ہمیشہ وہ آگے بڑھا اور زرتشہ کے ماتھے پر ہونٹ رکھتے ہوئے واپس پلٹا۔

زرتشہ حیران رہ گئی سمیر کی اس حرکت پر۔۔۔سمیر مسکرا دیا۔

جلدی واپس آرہا ہوں میں۔۔۔وہی دلفریب مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے کمرے سے باہر نکل گیا۔

زرتشہ بھی مسکراتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔

سارا گھر ویران سا ہو گیا۔زرتشہ اداسی میں اپنے لیے ناشتہ بنا کر کمرے میں واپس آگئی۔

بہ مشکل آدھا پراٹھا ہی کھا سکی وہ۔۔۔آنسو تھے کہ رکنے کا نام ہی نہی لے رہے تھے۔

یہ سب جتنا آسان لگ رہا تھا اتنا آسان نہی تھا۔

وہ بھائی جن کے ساتھ میرا بچپن گزرا وہ کیسے میرے دشمن بن سکتے ہیں۔

ہماری مائیں الگ تھیں مگر باپ تو ایک ہی تھا ناں۔۔ایک ہی باپ کی اولاد تھے ہم تو پھر کیوں

لالہ۔۔؟

کیوں؟

کیوں کیا آپ سب نے میرے ساتھ ایسا؟

مجھ سے ماں کی محبت چھین لی اور بابا کے بعد آپ دونوں ہی میرے لیے ماں اور بابا تھے۔

یہ حق بھی چھین لیا مجھ سے۔۔۔میں آپ سب کو کبھی معاف نہی کروں گی۔

****

"میجر سمیر صاحب نہی آئے ہمارے ساتھ؟

گاڑی چلاتے ہوئے اذنان نے زویا سے سوال کیا۔

مگر زویا نے کوئی جواب نہی دیا الٹا منہ دوسری طرف موڑ لیا۔

زویا کچھ پوچھا ہے میں نے یار!

اب کی بار اذنان کا لہجہ تھوڑا اچھا تھا۔

آخ کو اس بات سے مطلب میجر اذنان؟

زویا روٹھے روٹھے سے لہجے میں بولی۔

مطلب تو ہے میری مسز کی اتنی محنت لگی ہے اس مشن میں۔۔۔میرا مطلب سمیر کو زرتشہ سے

ملانے میں۔۔آخری بات پر اذنان اپنی ہنسی نا روک سکا۔

آپ مزاق بنا رہے ہیں میرا؟

New Era Magazine

ارے نہی نہی میں تو یہ کہہ رہا تھا بہت اچھا کام کیا ہے میری وائف نے، میں بہت خوش ہوں۔

?Oh really

زویا کو جیسے شاک لگا۔

جی میں بہت خوش ہوں اور مشن بھی مکمل ہوا۔

FinALLY۔... یہ مشن ختم ہو ہی گی

مگر میں زرتشہ کو لیے بہت دکھی ہوں۔

اس کے ساتھ جتنا بھی وقت گزرا بہت اچھا گزرا ہے میرا، وہ بہت اچھی لڑکی ہے۔

اس کے بھائیوں کی اصلیت سامنے آنے پر وہ ٹوٹ چکی ہے۔

!Don't worry zoya

سمیر ہے اس کے ساتھ۔۔۔وہ سنبھال لے گا۔

وہ خود بہت اچھا انسان ہے، بس تھوڑا اکڑو ہے مگر محبت انسان کو بدل دیتی ہے اور میں یہ بدلاو سمیر میں دیکھ بھی چکا ہوں۔

امید ہے ان کی آنے والی زندگی خوشیوں سے بھری ہو۔

آمین۔۔۔زویا نے دل سے آمین بولا۔

جو بھی ہو سمیر اپنا کام بہت لگن سے کرتا ہے ہر مشن پورے دل سے مکمل کرتا ہے۔

اتنی آسانی سے اپنا رہن سہن بدلتا ہے کہ کوئی دیکھنے والا سوچ بھی نہی سکتا کہ یہ ایک آرمی آفیسر ہے۔

بس اس کی یہی ادا مجھے بہت پسند ہے اسی لیے تو ہر بار اسی کے ساتھ مشن پر نکلتا ہوں۔

پہلے تو آپ بہت خلاف ہو رہے تھے میرے اب کیسے سمجھ لگی آپ کو؟

وہ اس لیے کہ میں نے جب ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھا اور زرتشہ کے لیے سمیر کی فکر مندی دیکھی تو احساس ہوا کہ میری زویا نے دو دلوں کو ملا کر بہت اچھا کام کیا ہے۔

اذنان نے اس کا ہاتھ تھام کر ہونٹوں سے لگا لیا۔

زویا نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

میجر صاحب ڈرائیونگ پر دھیان دیں یہ رومانس کا وقت نہی ہے۔

زویا کی بات پر اذنان مسکرا دیا مگر زویا کا ہاتھ پھر سے تھام لیا۔

اب کی بار اس نے ہاتھ واپس نہی کھینچا۔۔دونوں خوشی خوشی اپنی منزل کی جانب بڑھ رہے تھے۔

****

ظہر کا وقت ہو چکا تھا اور سمیر ابھی تک واپس نہی آیا تھا۔

زرتشہ اکیلی بیٹھ بیٹھ کر اکتا چکی تھی۔

وضو کرنے کے بعد نماز ادا کی اور نیچے صحن میں آ کر بیٹھ گئی سمیر کے انتظار میں۔

کچھ دیر بعد ہی گیٹ پر دستک ہوئی۔

زرتشہ ڈرتی ہوئی گیٹ تک پہنچی۔

ککککون۔۔۔؟

بہ مشکل اتنا ہی بول سکی۔

سمیر۔۔۔دوسری طرف سے سمیر کی آواز پر زرتشہ نے سکھ کا سانس لیا اور دروازہ کھول دیا۔

سمیر مسکراتے ہوئے اندر آیا اور زرتشہ نے گیٹ بند کر دیا۔

تیار ہو جاو زرتشہ ہمیں نکلنا ہے ابھی،وہ تھکا تھکا سا صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

کہاں جانا ہے ہمیں؟

زرتشہ پوچھے بنا نہ رہ سکی۔

ارے بھئی اپنے گھر جانا ہے اور کہاں!

اماں کو کال کر دی ہے وہ سب ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔

جلدی کر لو بہت لمبا سفر ہے یار اور واپسی پر یونیورسٹی سے تمہارا سامان بھی لینا ہے۔

میرا سامان لیکن کیوں سمیر؟

گھر کیوں جانا ہے میں ہاسٹل میں رہ لوں گی۔بار بار اچھا نہی لگتا۔

!...impossible

کوئی ضرورت نہی ہاسٹل جانے کی۔۔۔کیوں اچھا نہی لگتا زرتشہ؟

وہ تمہارا گھر ہے اچھا برا لگنے والی تو کوئی بات ہی نہی۔

لیکن سمیر۔۔۔۔!

کیا سمیر؟

جتنا کلا ہے اتنا کرو،چپ چاپ جا کر تیار ہو جاو اور کچھ نہی سننا چاہتا میں،انداز حکمانہ تھا۔

لیکن میری پڑھائی کا کیا ہو گا؟

میں پڑھنا چاہتی ہوں سمیر۔

تو پڑھو ناں کس نے روکا ہے پڑھنے سے مگر اب تم ہاسٹل میں نہی رہو گی۔

گھر بیٹھ کر پڑھنا جو دل چاہے۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں ایڈمیشن ہو جائے گا تمہارا گھر بیٹھ کر اسائمنٹس بنا کر سینڈ کرو آن لائن لیکچرز دیکھو اور پھر بھی کوئی پرابلم ہو تو میں حاضر ہوں۔

حنا بھی وہی سے ایف اے کر رہی ہے۔اس کو جو مدد چاہیے ہو میں کرتا ہوں،تمہاری بھی کر دیا کروں گا۔

اب تو کوئی مسلہ نہی ہے ناں؟

نہی۔۔۔زرتشہ غصے سے پیر پٹختی اوپر چلی گئی۔

سارے کپڑے تو ہاسٹل لے گئی ہوں میں اب یہ تو فنکشنز والے سوٹ ہیں یہ کیسے پہنوں میں۔۔اف۔۔کیا مصیبت ہے۔

زرتشہ الماری کھولے پریشان سی کھڑی تھی۔

آخر کار ایک ہلکے سے کام والا کالا سوٹ پہن کر نیچے چلی آئی۔

اسے آتے دیکھ سمیر مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھا۔

Black color waooo...

میرا فیورٹ کلر میری مسز پر بہت اچھا لگ رہا ہے۔

New Era Magazine

وہ چند لمحوں کے لیے زرتشہ کے چہرے میں کھس سا گیا۔

اس کی جھکیں لمبی گھنی پلکیں۔۔آنکھیں بنا کاجل کے ہی بہت گہری تھیں اور بلش کرتے گال۔۔۔وہ بنا میک اپ کیے بہت پیاری لگ رہی تھی۔

سمیر پلکیں جھپکائے بنا دیکھتا رہ گیا۔

آج سے پہلے شاید کبھی اتنے غور سے دیکھا ہی نہی اس نے زرتشہ کو یا پھر زرتشہ کو کالا رنگ بہت سوٹ کرتا ہے وہ فیصلہ نہی کر پا رہا تھا۔

کیا ہوا؟

ابھی تو کہہ رہے تھے جلدی کرو اور اب ملنے کا نام ہی نہی لے رہے۔

ہاں وہ میں کہہ رہا تھا کہ۔۔۔کہ۔۔۔کہ۔۔دروازے وغیرہ اچھی طرح بند کر دو۔

اب ہمیں دوبارہ یہاں نہی آنا۔

کیوں نہی آنا ہمیں دوبارہ یہاں۔۔؟

یہ میرا گھر ہے میرے بابا کا گھر ہے۔۔زرتشہ آنسو بہانے لگی۔

وہ اس لیے کہ اب یہاں کوئی ہے نہی ہمارا۔۔۔جب جب یہاں آئیں گے پرانے زخم پھر سے تازہ ہو گے۔

گاڑی میں بیٹھو میں آ رہا ہوں۔

سمیر کے کہنے پر بھی زرتشہ وہی کھڑی آنسو بہاتی رہی۔

زرتشہ میں نے کہا گاڑی میں بیٹھو جا کر۔۔اب کی بار اس کا لہجہ تھوڑا سخت تھا۔

وہ آنسو پونچھتی ہوئی ایک آخری نظر گھر پر ڈالتی ہوئی باہر کی طرف بڑھ گئی۔

سمیر سارے دروازے اور کھڑکیاں بند کرتے ہوئے چابیاں اٹھائے باہر کی طرف بڑھا۔

زرتشہ گاڑی سے ٹیک لگائے آنسو بہا رہی تھی۔

اف یہ لڑکی پاگل ہے مجھ سے گاڑی کی چابیاں تو لے جاتی۔

اس نے گیٹ بند کر دیا اور زرتشہ کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا۔

وہ چپ چاپ گاڑی میں بیٹھ گئی۔ سمیر نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور گاڑی سٹارٹ کر دی۔

کچھ دیر بعد گاڑی ایک ریسٹورنٹ کے باہر روکی دونوں نے وہاں سے کھانا کھایا اور سفر پر روانہ ہو گئے۔

کافی دیر تک گاڑی میں خاموشی رہی آخر اس خاموشی کو سمیر کی آواز نے ختم کیا۔

"""I love you

زرتشہ نے چونک کر سمیر کی طرف دیکھا اور مسکرا دی۔

سمیر بھی مسکرا دیا اور زرتشہ کا ہاتھ ہونٹوں سے لگا کر سینے سے لگا لیا۔

دونوں مسکرا دیئے۔

سہانا لگے ہر سفر

توں جو ساتھ ہے

نہی منزل کی فکر

توں جو ساتھ ہے

اب پانی نہی پھینکو گی؟

سمیر یونہی اس کا ہاتھ تھامے بولا۔

اگر آپ کی دل چاہ رہا ہے تو میں آپ کی یہ شدید خواہش ابھی پوری کر سکتی ہوں۔

وہ سامنے پڑی پانی کی بوتل کی طرف اشارہ کرے ہوئے بولی۔

اب اتنی بھی شدید خواہش نہی ہے یہ میری سمیر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

تو پھر کیا ہے آپ کی شدید خواہش؟

ہمم۔۔۔۔میری شدید خواہش!

"میری خواہش ہے کہ یونہی تمہارا ہاتھ تھامے لمبے سفر پر چلتا جاوں اور زندگی کے لمحے

خوبصورت بنتے جائیں، بس تم ہو اور میں ہوں اور یہ تنہا راستے ہو،،

اتنی محبت کرتے ہیں مجھ سے تو اب تک مجھے تنگ کیوں کر رہے تھے آپ؟

آپ۔۔۔۔۔؟

تم نے مجھے آپ کہا؟

سمیر بہت شاکڈ ہوا۔

جی۔۔۔اب مجھے شرمندہ تو نا کریں وہ منہ دوسری طرف موڑتے ہوئے بولی۔

ہمم۔۔۔لیکن تم مجھے آپ کی بجائے تم بھی کہہ سکتی ہو۔

لیکن آپ نے ہی تو کہا تھا کہ آپ کہوں، اب کہہ رہے ہیں تم کہوں!

ہاں تو اب بھی میں ہی کہہ رہا ہوں۔ تمہیں جیسے اچھا لگے بولا کرو۔

میں تم پر کوئی پابندی عائد نہی کرنا چاہتا۔

"محبت غلامی نہی بلکہ آزادی کا نام ہے، میں ان شوہروں میں سے نہی ہوں جو اپنی بیوی پر پابندیاں لگاتے ہیں، یہ نہی کرنا وہ نہی کرنا وغیرہ وغیرہ،،

میں چاہتا ہوں تم مجھے دل سے اپناو۔۔۔خود کو میری امانت سمجھ کر غیر نظروں سے خود کو بچاو اور بس مجھ سے محبت کرو، تم اور آپ کہنے سے مجھے فرق نہی پڑتا جیسے دل چاہے مجھے پکارو۔

لیکن میں چاہتی ہوں کہ آپ مجھ پر پابندیاں لگائیں،

"شوہر کی عزت کرنا، اس کی ہر بات ماننا، خدمت کرنا اور اچھے برے ہر طرح کے حالات میں اپنے شوہر کا ساتھ دینا، اس کی خوشی میں خوش اور غم میں اس کا حوصلہ بننا یہ سب تو میرے فرائض ہیں،،

سمیر نے اچانک گاڑی کو بریک لگائی۔

زرتشہ مجھے یقین نہی ہو رہا کہ یہ سب تم بول رہی ہو، مطلب وہ زرتشہ جو ہر وقت لڑنے کو تیار رہتی تھی وہ اتنی بڑی بڑی باتیں کرنا کیسے سیکھ گئی؟

زرتشہ مسکرا دی۔

آپ گاڑی سٹارٹ کریں میں بتاتی ہوں۔

ہاں ضرور۔۔۔سمیر نے مسکراتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کر دی۔

جب میں سیکنڈ ائیر میں تھی تو میری ایک کلاس فیلو تھی۔

وہ عبایا پہن کر آتی تھی یہاں تک کہ ہاتھوں اور پیروں پر گلوز پہنتی تھی۔

ہم فرینڈز اکثر اسے تنگ کرتی تھیں جب وہ ہماری دوست نہی تھی۔

ہم اسے اکثر اس کے عبایا پہننے کی وجہ سے تنگ کرتی تھیں۔

ایک دن وہ لائبریری میں اکیلی بیٹھی تھی کہ ہم ساری فرینڈز لائبریری پہنچی۔

اس وقت اس نے چہرے سے نقاب ہٹا رکھا تھا اور ہمارا یہ گمان تھا کہ وہ ایک بد صورت لڑکی ہے اسی لیے خود کو چھپا کر رکھتی ہے۔

ہم تو بس اسے دیکھتی ہی رہ گئیں وہ بہت پیاری تھی۔اتنی پیاری کہ جتنا ہم کبھی سوچ بھی نہی سکتی تھیں۔

وہ ہمیں دیکھ کر مسکرا دی اور ہمیں اپنے ساتھ بیٹھنے کو کہا۔

ہم سب حیران ہوئیں کہ ہم نے آج تک کبھی اس سے اچھا برتاؤ نہی کیا پھر بھی وہ مسکرا رہی تھی۔

اس نے کتاب بند کر دی اور ہماری طرف متوجہ ہو گئی۔

میں جانتی ہوں آپ سب کے ذہن میں کئی سوال ہیں میرے لیے اگر کچھ پوچھنا چاہیں تو پوچھ سکتی ہیں۔

آپ اتنی پیاری ہیں تو پھر آپ پردہ کیوں کرتی ہوں، میں نے وہی سوال کیا جو اس وقت میرے ذہن میں تھا۔

میرے سوال پر وہ مسکرا دی۔

"میں پردہ اس لیے کرتی ہوں کیونکہ میں پیاری ہوں، میں کسی کی امانت ہوں اور میں نہی چاہتی کہ کسی غیر مرد کی نظر مجھ پر پڑے اور امانت میں خیانت ہو جائے،،

ہماری سمجھ میں تو کچھ نہی آیا۔ ہم نے ناسمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔

کس کی امانت ہیں آپ؟

میرے سوال پر وہ پھر سے مسکرا دی۔

"میں اپنے شوہر کی امانت ہوں، ان کے سوا مجھے کوئی نا دیکھے یہی میرا فرض ہے اور یہ اللہ کا حکم ہے،

"شوہر کی خدمت کرنا، شوہر کی ہر بات ماننا اور ہر طرح کے اچھے برے حالات میں ان کا ساتھ دینا، ان کی خوشی میں خوش اور غم میں حوصلہ بننا یہ مجھ پر فرض ہے، ورنہ میں خسارے میں ہوں،

"اللہ نے میرے شوہر کو میرا حاکم بنایا ہے اور محافظ بھی۔ اللہ کی رضا میں خوش ہوں میں،،

وہ ہم سب کو حیران چھوڑ کر نقاب ٹھیک کرتی ہوئی لائبریری سے باہر نکل گئی۔

اس دن تو مجھے اس کی بات کا مطلب سمجھ نہی آیا مگر آج سمجھ آگیا شوہر کا کیا مقام ہے۔

اس کا مطلب اب تم مجھ پر پانی نہی پھینکو گی؟

سمیر کے سوال پر زرتشہ کو حیرت ہوئی کہ میں نے اتنی اچھی بات بتائی ہے اور اس کی سوئی ابھی تک پانی پر ہی اٹکی ہے۔

اف میرے خدا۔۔۔اس کا دل چاہا سامنے پڑی پانی کی بوتل خود پر ہی الٹ لے۔

New Era Magazine

ضرورت پڑنے پر میں یہ حربہ استعمال کر بھی سکتی ہوں، کسی خوش فہمی میں نہ رہنا تم۔۔۔

میرا مطلب آپ۔۔!

مطلب یہ کہ تم نہی بدلنے والی سمیر نے افسوس سے سر ہلایا۔

میں کوشش کروں گی خود کو بدلنے کی۔۔۔وہ سمیر کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔

سمیر کو ایک خوشگوار سا احساس محسوس ہوا وہ اپنے پر موجود زرتشہ کا ہاتھ دیکھ کر مسکرا دیا۔

لیکن اگر میں چاہوں کہ تم خود کو نہ بدلو۔۔۔؟

میرے لیے ویسی ہی رہو جیسی تم ہو۔

میں نے تمہاری انہی عادتوں کی وجہ سے تو پسند کیا ہے۔

"جو لڑکی کسی غیر مرد کے اپنی طرف بڑھتے قدم روک سکتی ہے وہ اپنے محرم رشتوں سے بہت محبت کرتی ہے،،

وہ دن جب ہم پہلی دفعہ ملے تھے کینٹین میں جب تم نے مجھ پر جوس گرایا تھا اور پھر اس کے بعد جب میں نے تمہاری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا تو تم نے صاف انکار کر دیا۔

میں اس دن سے تمہارے آس پاس رہنے لگا کہ شاید تمہارے دل میں میرے لیے کوئی نرم گوشہ پیدا ہو مگر نہی۔۔تم نہی بدلی۔

پھر وہ چوڑیاں۔۔۔۔سمیر خاموش ہو گیا۔

زرتشہ کے چہرے پر اداسی چھا گئی۔

I am sorry....

وہ شرمندہ سی بولی۔

نہی۔۔سوری نہی بولنا آئیندہ۔

اس دن میں بہت پریشان تھا کیس کا کوئی سرا ہاتھ لگ ہی نہی رہا تھا اور اوپر سے تم مجھ پر تپ چکی تھی۔

وہ لمبے بال مجھے اس مشن کے لیے بڑھانے پڑے تھے۔۔۔ایک طرف فرض تھا اور دوسری طرف محبت۔

خیر میں نے بال کٹوا دیئے کیونکہ تمہیں پسند نہی تھے۔

پھر کچھ دن میں یونیورسٹی نہی آ سکا مصروفیات کی وجہ سے۔

جب یونیورسٹی آیا تو تم گیٹ کے پاس ہی نظر آ گئی۔پہلے سوچا تم سے بات کروں۔

پھر سوچا نہی۔۔۔ تھوڑا رعب تو دکھانا پڑے گا۔

مگر نہی جب تمہیں لائبریری میں جاتے دیکھا تو پاگل دل کے ہاتھوں مجبور میں بھی پیچھے پیچھے چل دیا۔

تم نے پھر سے مجھے غلط سمجھا۔۔میں تو تم سے بات کرنا چاہتا تھا ہمارے نکاح کی مگر یہ ممکن نہک ہو سکا۔

یہ سفر بہت خوبصورت تھا میرے لیے،محبت کا احساس بلکل نیا تھا میرے لیے ورنہ میں بہت خود غرض سا انسان ہوا کرتا تھا۔

New Era Magazine

تمہاری محبت نے مجھے بدل ڈالا۔۔۔میں کسی بھی صورت تمہیں کھونا نہی چاہتا تھا اسی لیے اتنا بڑا قدم اٹھانا پڑا۔

"ہر مشکل کے بعد آسانی ہوتی ہے اور دیکھ لو اتنی مشکلات کے بعد آخر تم نے مجھے قبول کر ہی لیا،،

بس اسی طرح میرا اعتبار کرنا، حالات چاہے جیسے بھی ہو بس اتنا یاد رکھنا یہ بندہ بس تمہارا ہے بس زرتشہ خان کا۔

زرتشہ نے مسکراتے ہوئے سمیر کے کندھے پر سر رکھ دیا۔

یونہی باتیں کرتے کرتے سفر کٹ ہی گیا۔وہ دونوں گھر پہنچے تو ہر طرف اندھیرا چھا چکا تھا۔

ان دونوں کا استقبال بہت خوشدلی سے کیا گیا۔

زرتشہ کو ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی ریاست کی شہزادی ہو۔

آج سارا کھانا زرتشہ کی پسند کا بنا تھا۔

وہ دونوں فریش ہو کر آئے اور کھانا کھانے کے لیے بیٹھ گئے۔

تب ہی اچانک ندا وہاں آگئی اور سمیر کے ساتھ والی کرسی گھسیٹتے ہوئے بیٹھ گئی اور کھانے سے انصاف کرنے لگی۔

زرتشہ کو ندا کا یہاں آنا بلکل اچھا نہی لگا اور سمیر بھی تو اس کے ساتھ ہنس ہنس کر باتیں کر رہا تھا۔

زرتشہ کرتی بھی تو کیا!

بے دلی سے کھانا کھایا اور اپنے یعنی سمیر کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

تھک چکی تھی اتنے لمبے سفر سے تکیہ درست کرتے ہوئے لیٹ گئی مگر سمیر کا ندا کے ساتھ باتءں کرتے ہوئے مسکراتا چہرہ آنکھوں کے سامنے منڈلانے لگا۔

نہی مجھے ایسا نہی سوچنا چاہیے سمیر کے بارے میں وہ تو بس اسے اپنی چھوٹی بہن سمجھتا ہے۔اس نے دماغ میں آنے والے فضول خیالات کو جھٹکا اور آنکھیں بند کیے سو گئی۔

ندا چلی گئی تو سمیر کو زرتشہ کا خیال آیا وہ مسکراتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

زرتشہ کو سوتے دیکھ کمرے کی لائٹ بند کرتے ہوئے باہر نکل آیا۔

باہر آیا تو حنا اسی کے انتظار میں باہر کھڑی تھی۔

بھائی آپ یہ ٹھیک نہی کر رہے!

کیا۔۔۔؟

سمیر کو حیرت ہوئی بہن کے اس سوال پر۔

بھائی آپ ندا سے زیادہ بات مت کیا کریں اب۔۔۔آپ کا نکاح ہو چکا ہے۔

سمیر ہنس پڑا حنا کی بات پر۔۔۔تو اس میں بتانے والی کونسی بات ہے میں جانتا ہوں۔

مگر یہ ندا سے کیا مسئلہ ہے اب تمہیں؟

مسئلہ ہے بھائی۔۔۔!

ندا کا یہاں آنا مجھے ٹھیک نہی لگتا اور بھابی کو بھی۔۔

کیا۔۔۔؟

زرتشہ نے ایسا کہا کیا تم سے؟

New Era Magazine

نہی انہوں نے تو ایسا کچھ نہی بولا مگر میں آپ کو وارن کر رہی ہوں۔

کھانا کھاتے وقت بھابی کا سارا دھیان آپ پر اور ندا پر تھا وہ خود کو بہت کم تر محسوس کر رہی تھیں۔اسی لیے اپنے کمرے میں چلی گئیں مگر آپ کو تو ندا سے ہی فرصت نہی تھی۔

بس کر دو حنا!

جو منہ میں آتا ہے بول دیتی ہو، جیسا تم سوچ رہی ہو ویسا کچھ بھی نہی ہے۔

تم اچھی طرح جانتی ہو کہ میں نے آج تک تمہیں اور حنا کو ایک جیسا سمجھا ہے کبھی تم دونوں میں کوئی فرق نہی کیا۔

یہ سب تمہارے دماغ کے پیدا کیے وسوسے ہیں انہیں ختم کر دو۔

بھائی میں جانتی ہوں آپ ندا کو بہن سمجھتے ہیں مگر وہ آپ کو بھائی نہی سمجھتی۔

حنا جاو سو جاو چپ چاپ پتہ نہی کیا کیا سوچتی رہتی ہو وہ اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

حنا غصے سے پیر پٹختی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

صبح زرتشہ فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد نیچے آئی تو حنا اور سمیر کی امی ناشتہ بنانے میں مصروف تھیں۔

وہ بھی ان کے ساتھ ہٹانا چاہتی تھی مگر انہوں نے اسے کام نہی کرنے دیا۔

یہ کیا بات ہوئی بھلا آپ دونوں مجھے کسی کام کو ہاتھ ہی نہی لگانے دیتیں۔

وہ اس لیے کہ ابھی آپ کے عیاشی کے دن ہیں بھابی ایک بار آپ کی شادی ہو گئی تو سب آپ ہی کو سنبھالنا ہے۔۔۔حنا پراٹھا پلیٹ میں رکھتے ہوئے بولی۔

حنا کی بات پر زرتشہ شرما کر نظریں جھکا گئی۔

بھابی آپ شرما رہی ہیں۔۔۔حنا کوئی موقع نہی چھوڑنے والی تھی۔

نہنہی تو۔۔۔میں تو بس ایسے ہی وہ انکل جی کہاں ہیں؟

وہ تو کب کے چلے گئے باغات پر۔۔فجر کی نماز پڑھنے کے بعد ناشتہ کرتے ہیں اور چلے جاتے ہیں اب شام کو آئیں گے واپس۔۔جواب سمیر کی امی کی طرف آیا۔

اب انکل،آنٹی نہی ہمیں اماں اور ابا کہنے کی عادت ڈال لو بیٹا۔

جی آنٹی۔۔۔ہمم میرا مطلب اماں جی۔

زرتشہ کے اماں جی کہنے پر وہ دونوں ماں بیٹی مسکرا دیں اور ان کو مسکراتے دیکھ زرتشہ بھی مسکرا دی۔

تینوں ناشتہ کرنے بیٹھ گئیں مگر زرتشہ کو سمیر نظر نہی آیا۔

کیا ہوا بھابی آپ پریشان لگ رہی ہیں مجھے؟

اوہ اچھا اچھا سمجھ گئی آپ کی نظریں جن کے انتظار میں ہیں وہ یہاں نہی ہیں۔

بھائی تو صبح ہی چلے گئے تھے ڈیوٹی پر۔

کیا۔۔۔؟

مجھے تو بتایا ہی نہی کہ صبح چلے جائیں گے وہ،زرتشہ کو حیرت ہوئی۔

اوہ یہ تو برا ہوا۔۔!

سمیر کو تمہیں بتا کر جانا چاہیے تھا۔ کیوں سہی کہا ناں میں نے تائی جان؟

یہ ندا تھی جو صبح صبح یہاں آ ٹپکی۔

مجھے تو بتایا تھا اس نے کل رات مگر کمال ہے اپنی بیوی کو نہی بتایا۔

جلے پر نمک چھڑک رہی تھی وہ۔

تم فکر مت کرو بیٹا سمیر ایسا ہی ہے۔۔کب آ جائے کب چلا جائے کچھ پتہ نہی ہوتا۔

شاید جلدی میں بتانا بھول گیا ہو گا تم ناشتہ کرو آرام سے آ جائے گا جلدی۔۔وہ ندا کی بات نظر انداز کرتے ہوئے بولیں۔

زرتشہ بس پھیکا سا مسکرا دی اور ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گئی۔

ارے حنا امی سے نہی ملاو گی اپنی بھابی کو؟

اپنی۔۔۔حنا نے ندا کے الفاظ دہرائے۔

ہاں میرا مطلب ہماری۔۔۔ایک ہی بات ہے۔

حنا ناشتہ کرنے کے بعد لے جاو بھابی کو چچی سے ملوانے۔

حنا نے سر ہلا دیا۔

وہ تینوں ناشتہ کرنے کے بعد گھر کے درمیانی راستے سے گھر کی دوسری طرف بڑھ گئیں۔

سامنے ایک خاتون بیٹھی تھی صوفے پر۔

New Era Magazine

سلام چچی جی۔۔۔یہ زرتشہ ہے سمیر بھائی کی دلہن۔۔۔حنا نے بہت اچھے انداز میں زرتشہ کا تعارف کرایا۔

اسلام و علیکم۔۔۔زرتشہ نے ان کو سلام کیا۔

وہ پہلے تو زرتشہ کو سر سے پاوں تک دیکھتی رہی پھر ہنس دیں یہ تو پٹھانی لگ رہی ہے مجھے۔

جی چچی یہ پٹھان ہی ہیں۔۔۔بہت پیاری ہیں میری بھابی۔

لیکن میں نے تو سنا ہے کہ پٹھان بہت غیرت مند ہوتے ہیں۔اس نے اپنے ماں باپ کا نام مٹی میں ملا دیا ہے اور کیسے بے شرمی سے پھر رہی ہے۔

چچی آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں؟حنا نے ٹوکا مگر ان پر کوئی اثر نہی ہوا۔

ارے امی چھوڑیں آجکل سب چلتا ہے ندا نے بھی ماں کی ہاں میں ہاں ملائی۔

ان دونوں ماں بیٹی کی حقارت بھری نظریں زرتشہ پر ہی جمی تھیں مگر وہ سر جھکائے کھڑی تھی۔

توبہ توبہ کیا زمانہ آگیا ہے سمیر کو اور کوئی لڑکی نہی ملی تھی جو پٹھانی بیاہ لایا ہے۔

ارے میں پوچھتی ہوں آخر کیا کمی تھی میری بیٹی میں؟

عقل اور تہزیب کی کمی تھی ورنہ سمیر بھائی اسی سے شادی کر لیتے شاید۔

حنا کے جواب پر دونوں کے چہرے کے تیور بدلے۔

تو چپ رہ بد تمیز۔۔۔وہ غصے سے حنا کی طرف بڑھیں۔

میں نے کچھ غلط تو نہی کہا۔۔اور ایک بات سمیر بھائی نے یہ نکاح اماں اور ابا کی رضامندی سے کیا ہے تو آپ کو کوئی مسئلہ نہی ہونا چاہیے۔

میری بھابی لاکھوں میں ایک ہے۔ہیرا ہے ہیرا"

آپ اپنا کھوٹا سکہ سنبھال کر رکھیں اپنے پاس۔۔۔وہ زرتشہ کا ہاتھ تھامے اپنے گھر کی طرف بڑھ گئی اور جا کر ماں کو ساری بات بتا دی۔

چھوڑو بیٹا ان ماں، بیٹی کی عادت ہی ایسی ہے۔بہت کوشش کی انہوں نے کہ سمیر کی ندا سے بات چلا سکیں مگر میرا بیٹا ان کی باتوں میں نہی آیا اور وہ ندا کو چھوٹی بہن سمجھتا ہے۔

زرتشہ نے بس مسکرانے پر ہی اکتفا کیا۔

سمیر ایک ہفتے بعد اچانک گھر آیا۔۔زرتشہ کی خوشی کی انتہا نہ رہی اسے دیکھ کر، سب کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے۔

اس دن والی بات کا کسی نے کوئی ذکر نہی کیا گھر میں البتہ سمیر کے ابا نے ولیمے کے ایک فنکشن کا اعلان کر دیا تا کہ سب کو ان کی بہو سے ملوایا جا سکے اور دونوں ہنسی خوشی اپنی زندگی گزار سکیں۔

حنا کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہی تھا آج بھائی کو دلہا بنا دیکھنے کی اس کی خواہش پوری ہونے جا رہی تھی۔

آج دونوں کی مہندی کا چھوٹا سا فنکشن گھر میں ہی ارینج کیا گیا تھا۔

ندا جلی بھنک سی بیٹھی تھی اپنی ماں کے ساتھ ان دونوں کو کوئی منہ نہی لگا رہا تھا کیونکہ ان کی زبان ہمیشہ کڑوے بول ہی اگلتی ہے۔

ندا نے بہت کوشش کی ان دونوں کے درمیان دوریاں پیدا کرنے کی مگر ناکام رہی۔

"اگر شوہر اور بیوی کا ایک دوسرے پر بھروسہ قائم رہے تو کسی تیسرے کی کیا جرات ان کے درمیان رکاوٹ بن سکے،،

مہندی کا فنکشن گھر میں ہی تھا مگر سمیر اور زرتشہ کو اجازت نہی تھی ایک دوسرے کس دیکھنے کی۔

گاوں کے رواج کے مطابق عورتوں کا فنکشن الگ تھا اور مردوں کا الگ۔

سمیر اکتا چکا تھا ان رسموں سے۔۔۔اب یہ کیا بات ہوئی بھلا بندہ اپنی بیوی کو دیکھ بھی نہی سکتا وہ فیصل اور نوید کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

ان دونوں نے سمیر کی حالت دیکھتے ہوئے قہقہ لگایا۔

سمیر نے افسوس سے سر ہلایا۔۔ہنس لو بدتمیزوں جب تم لوگوں کا وقت آئے گا تب میں بھی ایسے ہی ہنسوں گا۔

یہ تینوں بچپن کے دوست ہیں ان کے گھر بھی اسی گاوں میں ہیں۔تینوں نے ایک ساتھ ہی آرمی جوائن کی۔

ول البم جو زرتشہ کو سمیر کے خفیہ کمرے سے ملا تھا اس میں ان کی بچپن سے لے کر آرمی جوائینگ اسرٹرینگ وغیرہ کی پکس تھیں۔

اس کمرے میں زرتشہ اور سمیر کی بہت ساری تصویریں دیواروں ہر چسپاں تھیں۔جو جب جب ان دونوں کی ملاقات ہوتی نازیہ۔۔میرا مطلب میجر زویا نے اپنے کیمرے میں قید کی تھیں۔

کہ ساری تصویریں سمیر کی محبت کا منہ بلتا ثبوت تھیں۔

زویا وہ تصویریں سمیر کو بھیجتی رہی اور سہ مذاق میں زرتشہ زے محبت کر بیٹھا۔

دوسری طرف عافیہ اور نیلم بھی زرتشہ کو تنگ کرنے میں مصروف تھیں۔

ہنسی خوشی خوشیوں کی یہ رات اپنے اختتام کو پہنچی مگر سمیر کی زرتشہ کو دیکھنے کی خواہش دل میں ہی رہ گئی۔

خیر اگلے دن سمیر دلہابن بہت جچ رہا تھا۔ بللک پینٹ کوٹ پہنے وہ بہت اچھا لگ رہا تھا۔

اس کے اماں، ابا تو بلائیں لیے نہی تھک رہے تھے اور حنا کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہی تھا۔

بارات ہال پہنچی۔۔۔ سمیر سٹیج پر براجمان ہو چکا تھا مگر اس کی نظریں بس زرتشہ کے انتظار میں تھیں۔

زرتشہ کو سٹیج کی طرف آتے دیکھ سمیر کے چہرے پر اداسی چھا گئی کیونکہ زرتشہ نے چہرہ گھونگٹ میں چھپا رکھا تھا۔

زرتشہ کو سٹیج کی طرف بڑھتے دیکھا تو اس نے آگے بڑھ کر اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

زرتشہ نے سمیر کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور اس کے ساتھ آ رکی۔

سمیر کی امی ان کے پاس آئیں اور دونوں کو بیٹھنے کو بولا۔

دونوں بیٹھ گئے اور گفتس کا دور چلا اس کے بعد کھانے کا دور چلا اور پھر رخصتی کا وقت آ پہنچا۔

زرتشہ کو شدت سے اپنے بابا اور بھائیوں کی یاد آئی۔

مگر وقت بہت آگے بڑھ چکا تھا رشتے بہت پیچھے رہ گئے تھے۔

بس بے بسی باقی تھی۔

وہ بس دل ہی دل میں آنسو بہاتی رہی کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کے رونے کی وجہ سے سمیر یا پھر گھر والے اداس ہوں۔

یادوں کے سمندر سے باہر تب نکلی جب سمیر نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

اس نے وہ ہاتھ مظبوطی سے تھام لیا۔اب یہی سہارا تھا جس کے ساتھ زندگی گزارنی تھی اسے۔

زرتشہ کو حنا اس کے کمرے میں چھوڑ آئی۔

وہ بہت دیر تک سمیر کا انتظار کرتی رہی مگر وہ کمرے میں نہیں آیا۔

اب وہ گھونگٹ بھی نہیں ہٹا سکتی تھی اور سو بھی نہیں سکتی تھی۔

آخر ایک گھنٹے بعد وہ کمرے میں داخل ہوا۔

الماری سے ٹراوزر اور ٹی شرٹ نکالتے ہوئے واشروم کی طرف بڑھ گیا۔

چینج کرنے کے بعد آرام سے بیڈ کی دوسری طرف تکیہ درست کرتے ہوئے لیٹ گیا۔

زرتشہ کو مکمل نظر انداز کیے ہوئے تھا وہ۔

زرتشہ جو پہلے سے ہی دکھی تھی، سمیر کا رویہ دیکھ کر وہ مزید دکھی ہو گئی۔

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آخر ہوا کیا ہے سمیر کو، کیوں کر رہا ہے وہ ایسا۔

آخر کار اس نے ہمت کی اور سمیر کے کندھے پر ہاتھ رکھا جو سمیر نے تیزی سے ہٹا دیا۔

سمیر۔۔۔۔!

آخر ہوا کیا ہے؟

آپ کیوں ناراض ہیں مجھ سے ؟

زرتشہ بس رونے کو تیار تھی۔

سمیر ٹس سے مس نہی ہوا۔ تو پھر ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی۔۔۔

جا رہی ہوں میں چینج کرنے۔۔۔ایک تو آپ کے لیے اتنے ہیوی کپڑے پہنے، تیار ہوئی مگر آپ کو پرواہ ہی نہی ہے۔

وہ اپنا بھاری لہنگا سنبھالتی ہوئی الماری کی طرف بڑھی۔

تھوڑا سا گھونگٹ اٹھایا اور اپنا ایک جوڑا نکالا۔

جیسے ہی پلٹی سمیر اس کے پیچھے ہی کھڑا تھا۔

ایک دم پلٹنے پر زرتشہ کا پاوں لہنگے میں اٹکا اور وہ گرتے گرتے بچی۔

سمیر کو کندھوں سے تھام رکھا تھا اس نے اور آنکھیں بند کر رکھی تھیں۔ گھونگٹ پھر سے نیچے گر چکا تھا۔

سمیر نے دونوں ہاتھ آگے بڑھائے اور گھونگٹ اٹھا دیا۔

زرتشہ نظریں جھکا گئی۔

سمیر کی نظریں اس کے چہرے پر جم سی گئیں وہ بنا پلکیں جھپکائے اسے دیکھنے لگا۔

کیا ہے اب ایسے کیا دیکھ رہے ہیں؟

جانے دیں مجھے چینج کرنا ہے، وہ ناراضگی سے واش روم کی طرف بڑھی مگر سمیر اس کے راستے میں آ رکا۔

بہت تڑپایا ہے تم نے، اب جی بھر کر دیکھ تو لینے دو مجھے۔

کل سے ترس گیا ہوں تمہارا چہرہ دیکھنے کو مگر اب سمجھ آ گئی ہے کیوں کہتے ہیں کہ صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔

...Looking so pretty

مدھم آواز میں زرتشہ کے کان میں بسلتا وہ اس کے دل کی دھڑکن میں ہلچل مچا گیا۔

زرتشہ شرما کر آگے بڑھی سمیر پھر سے اس کے راستے میں آ رکا۔

زرتشہ کا ہاتھ تھاما اور دراز سے رِنگ نکال کر اسے پہنا دی اور ہاتھ ہونٹوں تک لے گیا۔

زرتشہ نے اپنا ہاتھ تیزی سے واپس کھینچا اور پانی کا گلاس اٹھا کر سمیر پر الٹ دیا۔

وہ بس صدمے کی حالت میں کبھی زرتشہ کو اور کبھی اپنے کپڑوں کو دیکھتا۔

زرتشہ یہ کیا ہے یار۔۔۔ کم از کم آج کے دن تو چھوڑ دیتی۔۔ سمیر مسکرائے بنا نہ رہ سکا۔

سمیر کے مسکرانے پر زرتشہ بھی مسکرا دی۔۔ آپ مجھے تنگ کر رہے تھے اسی لیے کیا ایسا۔

اب اس میں تنگ کرنے والی کونسی بات تھی یار انگوٹھی ہی تو پہنا رہا تھا منہ دکھائی کا تحفہ۔

وہ بولتے ہوئے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا زرتشہ کے قریب آ پہنچا۔

اسے بازو سے تھامتے ہوئے اپنے قریب لایا اور اس کے ماتھے پر ہونٹ رکھ دیئے۔

بے قرار دھڑکنیں ہیں

تم جو رکھ دو سینے پے سر

تو قرار ان کو مل جائے

زرتشہ نے پر سکون ہو کر اپنے ہسفر کے زینے پر سر رکھ دیا۔

ایک خوبصورت زندگی کا آغاز ہوا۔ محبت کرنے والوں کی ان کی محبت مل ہی جاتی ہے اگر محبت میں خلوص ہو ورنہ محبت بس نام کی ہوتی ہے۔

صبح زرتشہ نماز ادا کرنے کے بعد نیچے آگئی سمیر بھی نماز ادا کر کے واپس آگیا۔

سب نے ایک ساتھ ناشتہ کیا۔۔۔سارے مہمان رات کو ہی جا چکے تھے۔

سب کے چہروں سے خوشی جھلک رہی تھی۔۔۔ناشتہ کرنے کے بعد سمیر اپنے کمرے میں چلا گیا اور زرتشہ کو بھی کمرے میں آنے کا اشارہ دیا۔

الماری سے ایک فون نکال کر زرتشہ کی طرف بڑھایا۔یہ فون کل رات دینا یاد نہی رہا مجھے۔

اسے ہمیشہ اپنے پاس رکھنا۔مجھے ابھی جانا ہو گا جلدی واپس آوں گا۔

ڈیوٹی کا وقت شروع ہو چکا ہے۔۔جا رہا ہوں ایک نئے مشن پر۔۔۔دعا کرنا کامیابی حاصل ہو۔

آمین۔۔۔میں آپ کے فرض کے راستے میں کبھی رکاوٹ نہی بنوں گی۔

مجھے فخر ہے کہ میں ایک آرمی آفیسر کی بیوی ہوں۔

وہ سمیر کے دونوں ہاتھ آنکھوں سے لگاتے ہوئے بولی۔

سمیر نے آگے بڑھ کر اس کے ماتھے پر پیار کی مہر ثبت کی اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

زرتشہ کو ایک مکمل گھر مل گیا۔۔حنا کی صورت میں چھوٹی بہن اور ماں باپ جیسے ساس سسر مل گئے اور ان سب سے زیادہ اسے چاہنے والا شوہر ملا۔

جو اس کے لیے کسی نعمت سے کم نہی تھا۔

(ختم شدہ)

نوٹ

جاتجھے معاف کیا پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیاہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہوا گر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تا کہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ(نیوایرا میگزین)

New Era Magazine